اکابر کا مقامِ عبادت

قیام اللیل اور تہجد کی فضیلت — رسولِ اکرم ﷺ کا طریقہ تہجد
رات کی مسنون زندگی — انبیاء علیہم السلام کی نفلی عبادت
صحابہؓ و تابعینؒ کی راتیں — مجتہدین و محدثین کا قیام اللیل
اولیاء کرام کی عبادت شبانہ — خواتین اولیاء کا شغفِ بندگی

تألیف

مولانا امداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دارُالمعارف، مُلتان رابطہ نمبر: 0300-6351350 0333-6196631

اکابر کا مقامِ عبادت
اکابر کی راتیں
تالیف
مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین تحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
دار المعارف ملتان

نام کتاب : اکابر کا مقام عبادت

تالیف : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 14403

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

فون نمبرز : 0300-6351350=0333-6196631

اشاعت اول : شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۰۱ء

اشاعت دوم : شوال ۱۴۲۸ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۰۷ء

صفحات : 352

ہدیہ : =/120 روپے

آئینۂ کتاب

صفحہ نمبر

کلمۂ تشکر ۱۸
آغازِ کتاب ۲۰
حضرت حاتم اصم کی نماز ۲۹
حضرت ذوالنون مصری کا قلب ۳۰
قابلِ رشک آدمی ۳۰
رات کٹ گئی لذت تلاوت نہ گئی ۳۱
تہجد گزاروں کے خوبصورت چہرے ۳۲
نیک اور بد کی نیند ۳۲
جنت کے بالا خانوں میں سکون سے آرام پانے والے ۳۲
اسلاف رات پر سوار رہتے تھے ۳۳
طلوعِ فجر غم میں ڈال دیتی ہے ۳۳
تو اکابرین کے نقشِ قدم پر چل پڑا ۳۳
آسمان سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں ۳۳
بے کار تاجر ۳۴
میرا قیام اللیل سے ابھی تک جی نہیں بھرا تھا ۳۴
عبادت دنیا میں نعمت اور آخرت میں انعام ہے ۳۴
لذتِ مناجات جنت کی نعمت ہے ۳۴
سُرور کیا ہے ۳۴

مقامِ نماز

نماز کی کثرت مطلوب ہے ۳۶
رات کے عبادت گذاروں کا انعام ۳۷
رات کی عبادت اخلاص کا مقام ہے ۳۸

اخلاص جھوٹی خواہش کا توڑ ہے ۳۸
دل پرندہ کی مثل ہے ۳۸
جہاد کی آبیاری تہجد کے آنسوؤں سے ہے ۳۹

وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون

نفس کو نیکی کی تکلیف کیوں دیتے ہو ۴۳
میرا نفس ترقی پسند ہے ۴۳

قرآن کریم میں نماز تہجد کی ترغیب اور ائمہ تفسیر سے بعض آیات کی تفسیر

پہلی آیت ۴۷
دوسری آیت ۴۸
تیسری آیت ۴۹
چوتھی آیت ۴۹
پانچویں آیت ۵۰
چھٹی آیت ۵۱
ساتویں آیت ۵۲
آٹھویں آیت ۵۲
نویں آیت ۵۳
دسویں آیت ۵۳
گیارہویں آیت ۵۳
بارہویں آیت ۵۳
تیرھویں آیت ۵۴
چودھویں آیت ۵۴
پندرھویں آیت ۵۵
زندگی کا کارآمد حصہ ۵۵

رات دن کی قدر ۵٦

قیام کی نیت کر کے طہارت کے ساتھ سونے کی فضیلت

فرشتہ اس لباس میں رات گذارتا ہے ۵۷
دعا قبول ہوتی ہے ۵۷
حضرت دیک فرشتہ تہجد کے لئے اٹھاتا ہے ۵۸

بیداری کے بعد کا ذکر

دعا بھی قبول نماز بھی قبول ۵۹
بیدار ہونے کے بعد کی دعا ۵۹
دس کروڑ نیکیاں ٦۰

قیام اللیل کی فضیلت

تمام نوافل سے افضل نماز ٦۰
تہجد مرتبے بڑھاتی ہے ٦۲
شیطان کی گرہیں توڑنے کا عمل ٦۲
اللہ کا بندہ سے سب سے زیادہ قرب کا وقت ٦۳
رات کے نوافل کے ثواب کا اندازہ ٦۴
جنت میں سلامتی سے داخلہ ٦۴
جنت کے بالاخانے ٦٦
جنت میں اڑنے والا گھوڑا ٦۷
تہجد میں سب سے پسندیدہ طریقہ ٦۸
اللہ دینے میں ملال نہیں کھاتا ٦۹
اللہ کی خاص توجہ کا وقت ٦۹
تہجد کے خاص فوائد ۷۰

مؤمن کا شرف وعزت ۷۲
قابل رشک دو چیزیں ہیں ۷۲
گناہ چھڑا دیتی ہے ۷۳
تین قسم کے لوگ اللہ کے محبوب ۷۵
اللہ کے زیادہ ذکر کرنے والے مرد وعورتیں ۷۶
قیامت میں تلاوت کا ثواب ۷۶
پوری رات کی عبادت کا ثواب ۷۷
رات کو تلاوت کا ثواب ۷۷
رات کو سونے والے کے کان میں شیطان کا پیشاب ۷۸
خدا کا مبغوض ۷۹
جماعت ابرار کی نماز ۷۹
تہجد کبھی نہ چھوڑو ۸۰
تہجد کا وقت ۸۰
مخلص عبادت گذاروں میں شمار ۸۱
اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر ۸۱
رات کے کثرت نوافل میں حضور ﷺ کے پاؤں پر ورم ۸۱
حضور ﷺ کے سونے اور اٹھنے کی دعائیں ۸۳
آخری تین سورتیں پڑھنے کا معمول ۸۳
آیۃ الکرسی کا عمل ۸۳

رسول اکرم ﷺ کا طریقہ تہجد

تہجد گذار کا بستر ۸۶
سونے کی کروٹ ۸۷
کفایت کرنے والی دو آیات ۸۷
لیٹنے کا مسنون عمل ۸۷
سوتے وقت کی آخری دعا ۸۹

مسواک ۹۱
بیدار ہونے کی سنت ۹۱

نماز تہجد کا مسنون طریقہ

وقت قیام ۹۳
تکبیر افتتاح کے بعد کی ایک ثناء ۹۳
افتتاح کے بعد کی دوسری ثناء ۹۴
بارگاہ خداوندی میں پیش ہونے کے لئے خوشبو لگانا ۹۶
تعداد رکعات تہجد ۹۶
تہجد کا حسن اور طوالت ۹۷
دو خفیف رکعات کی مقدار ۹۸
طویل رکعات کی مقدار ۹۸
طویل قیام افضل ہے ۹۹
قراءت کا انداز ۱۰۰
ہر آیت پر وقف ۱۰۰
جلدی پڑھنے سے جنت کے بہت سے درجات سے محرومی ۱۰۱
رونا ۱۰۲
اونچی آواز سے اور آہستہ سے قراءت کرنا ۱۰۳
حسین آواز میں قراءت ۱۰۴
زبور کی تلاوت میں حضرت داؤد کی خوش الحانی ۱۰۴
حسین انداز کیا ہے ۱۰۴
صرف ایک آیت پڑھتے رہنا ۱۰۵
رکوع کے اذکار ۱۰۶
اذکار قومہ ۱۰۷
اذکار سجدہ ۱۰۹
ذکر جلسہ ۱۱۰

بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر تہجد کی ادائیگی

آپ ﷺ کو بیٹھ کر پڑھنے سے بھی مکمل ثواب ملتا تھا ۱۱۱

رکعتین بعد الوتر

تہجد کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو ۱۱۳
مسائل ۱۱۴

شب بیداری کے مراتب

چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنے والے حضرات ... ۱۱۵
شب بیداری کے اسباب ۱۱۸
ظاہری اسباب ۱۱۸
باطنی اسباب ۱۲۰

قیام انبیاء کرام

حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۲۳
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۲۳
حضرت داؤد علیہ السلام ۱۲۴
حضرت سلیمان علیہ السلام ۱۲۶
حضرت یحیٰ علیہ السلام ۱۲۷
حضرت ادریس علیہ السلام ۱۲۸
حضرت یونس علیہ السلام ۱۲۹

قیام صحابہ کرام

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۳۴
سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱۳۴
سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۱۳۷
سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ ۱۳۸

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ۱۴۰
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۱۴۰
سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۱۴۴
سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ۱۴۴
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۴۵
سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ ۱۴۶
اشعریین قوم ابوموسی رضی اللہ عنہم ۱۴۷
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ۱۴۸
سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ ۱۴۹
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ۱۵۱
سیدنا ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ ۱۵۲
سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ۱۵۳
سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ۱۵۴
سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ ۱۵۵
حکایت ۱۵۶
سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ ۱۵۷
سیدنا سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ۱۵۸
سیدنا عمر بن العاص رضی اللہ عنہ ۱۵۹
سیدنا سعید بن عامر الجمحی رضی اللہ عنہ ۱۶۰
سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ عنہما ۱۶۱
سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ۱۶۱
سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ ۱۶۲
سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ۱۶۳
سیدنا حممہ رضی اللہ عنہ ۱۶۵
سیدنا کہمس الہلالی رضی اللہ عنہ ۱۶۶
سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ ۱۶۶
سیدنا عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ ۱۶۷

سیدنا محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ ۱۶۷

قیام تابعین
مجتہدین، محدثین، مفسرین، اولیاء کرام

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۰
حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۲
حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۳
حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۳
حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۶
حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۷
حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۸
حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۰
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۰
حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۴
حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۶
حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۶
حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۸
حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹
حضرت عمرو بن الاسود رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۰
حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۰
حضرت قتادہ بن دعامہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳
حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴
حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵
حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶
حضرت ابوقریش عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۸

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۹
حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۹
حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۰
حضرت ابو ہمام شمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۱
حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۲
حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۲
حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۴
حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۵
حضرت یزید بن ابان رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۵
حضرت عمر بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۶
حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۶
حضرت طاؤس بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۹
حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۹
حضرت ابو یزید عجلی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۱
حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۱
حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۲
حضرت زبید بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۳
حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۳
حضرت ابو حیان بن سعید تیمی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵
حضرت مکحول شامی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۵
حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم ۲۱۵
حضرت عطاء بن میسرہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۶
حضرت بلال بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۷
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۷
حضرت ابو عثمان بن النہدی رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۹
حضرت عبداللہ بن محیریز رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۰
حضرت عتبہ الغلام رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۰

حضرت مغیرہ بن حکیم صنعانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۲
حضرت عبدالعزیز بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۲
حضرت ھشام الدستوائی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۳
حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۳
حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۵
حضرت زیاد بن عبداللہ نمیری رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۶
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۲۷
حضرت ہارون الرشید رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۰
حضرت ابوجعفر المنصور رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۱
حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۱
حضرت ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۲
حضرت محمد بن الحسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۳
حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۴
حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۶
حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۷
حضرت علی وحضرت حسن ۲۳۷
حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۸
حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۹
حضرت عثمان بن ابی دہرش رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۱
حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۲
حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۰
حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۱
حضرت محمد بن النضر حارثی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۱
حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۲
حضرت ابومعاویہ الاسود رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۲
حضرت علی بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۳

حضرت بشر الحافی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۴
حضرت وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۵
حضرت شعبہ بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۶
حضرت یحیٰی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۷
حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۸
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۸
حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۰
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۴
حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۴
حضرت علی بن بکار رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۷
حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۸
حضرت یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۹
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۲۶۹
حضرت حکم بن ابان رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۱
حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۱
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۲
حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۴
حضرت محمد بن جحادہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۵
حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۵
حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۶
حضرت ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۸
حضرت احمد بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۸
حضرت عرفجہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۹
حضرت عابد کوفہ واقتیل جھنماہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۹
حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۲
حضرت ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۳

حضرت جحیر بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۴
حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۴
حضرت امام باقر	۲۸۶
سلطان نور الدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۶
سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۹
سلطان محمد مراد فاتح رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۹
حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۰
حضرت ریاح بن عمرو قیسی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۰
حضرت طلق بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۲
حضرت وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۳
حضرت یزید بن قعقاع رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۵
حضرت کرز بن وبرہ حارثی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۵
حضرت عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۶
حضرت سلیمان بن طرخان رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۷
حضرت عمران بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۸
حضرت حارث بن یعقوب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۸
حضرت مصعب بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۹
حضرت ابوبکر بن ابومریم رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۰
حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۰
حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۱
حضرت ابومعاویہ ہشیم سلیمی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۲
حضرت اسماعیل بن عیاشؒ	۳۰۲
حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۳
حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۴
حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۴
حضرت بشر بن مفضل رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۴

حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۵
حضرت ابوعبید قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۵
حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۶
حضرت داؤد بن رُشید رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۷
حضرت ہناد بن سری رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۷
حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۸
حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۹
حضرت علی بن حمشاذ رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۹
حضرت عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۰
حضرت ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۱
حضرت احمد بن مہدی بن رستم رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۲
حضرت ابوبکر ضریر ۳۱۲
حضرت زمعہ رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۳
حضرت ازہر بن مغیث رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۴
حضرت ابومحمد مغازلی جریری رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۴
حضرت عبدالعزیز بن عثمان رحمۃ اللہ عایہ ۳۱۵
حضرت صہیب عابد رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۵
حضرت ثوبان عابد رحمۃ اللہ علیہ ۳۱۶

قیام
مقدسات اسلام

ام المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ۳۱۹
ام المؤمنین حضرت عائشہ بنت [] بی بکر رضی اللہ عنہا ۳۲۰
ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ۳۲۱
ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ۳۲۲
دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا ۳۲۲
حضرت ام الصہباء معاذہ بنت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۳

حضرت حفصہ بنت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۴
حضرت ام الدرداء الصغریٰ بنت حیی رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۵
حضرت بنت ام حسان الاسدیہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۵
حضرت رابعہ عدویہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۶
حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۷
حضرت عفیرۃ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۸
حضرت عمرہ امراۃ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہا ۳۲۹
حضرت جاریہ خالد الوراق رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۰
حضرت شعوانہ مجنونہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۰
حضرت بردہ الصریمیہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۱
حضرت ام طلق رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۲
حضرت ام حبان سلمیہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۲
حضرت حسنہ عابدہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۳
حضرت زجلہ العابدہ مولاۃ سیدنا معاویہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۳
حضرت غصنہ وعالیہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۴
حضرت امراۃ ابی عمران الجونی رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۵
حضرت جاریہ قاضی البصرہ عبیداللہ بن الحسن العنبری رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۵
حضرت الماوردیہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۶
حضرت سیدہ رابعہ زوجہ احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۶
حضرت جوہرہ العابدہ البراثیہ زوجہ ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۸
حضرت عابدۃ من بنی عبدالقیس رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۹
حضرت فاطمۃ بنت محمد المنکدر رحمۃ اللہ علیہا ۳۳۹
حضرت جاریہ حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہا ۳۴۰
حضرت جاریہ عطاء ۳۴۰
اختتام ۳۴۴
فہرست کتب حضرت مفتی مولانا امداد اللہ انور دامت برکاتہم

کلمۂ تشکر

الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه، وصلوۃ اللہ وسلامه و تحیاته وبرکاته علی صفوۃ خلقه وخاتم انبیاءہ و رسله سیدنا محمد وآله وصحبه، و بعد!

انسان کی زندگی کا اصل سرمایہ محبت الٰہیہ ہے، اس کیلئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی عبادت کو سبب بنایا ہے اور عبادت میں نماز کو انسان کی معراج کا درجہ دیا ہے۔ فرائض کے بعد سب سے زیادہ فضیلت نماز تہجد کو حاصل ہے اکابرین اسلام نے اس کو اپنے لئے حرز جان بنا رکھا تھا سرور دو عالم ﷺ کے قدم اور پنڈلیاں ورما جاتی تھیں، صحابہ دن کو گھوڑوں کی پشت پر بیٹھ کر جہاد کرتے تو رات کو بارگاہ خداوندی میں نماز و تلاوت میں مشغول رہتے یہی حالت بعد کے اولیاء و صلحاء کی رہی، نماز تہجد کے ذریعہ جو قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے وہ شاید کسی دوسرے عمل سے نہیں ہوتا جیسا کہ آپ کتاب ہذا کے اندرونی صفحات سے اندازہ لگائیں گے۔

۱۴۲۰ھ کے حج کے سفر میں ایک نفیس کتاب ''رہبان اللیل'' بیت اللہ شریف باب العمرہ کے سامنے کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہوئی، کتاب دیکھ کر اس سے استفادہ اور اس سے کچھ اردو میں منتقل کرنے کا عزم پیدا ہوا، پھر ۱۴۲۱ھ کے ماہ رمضان المبارک کے عمرہ میں اس کا مسجد نبوی میں انتخاب اور ترجمہ شروع کیا اور آہستہ آہستہ اس پر کام ہوتا رہا، اس سے حسب منشا انتخاب کیا اور دیگر کتب جو مستقل اس موضوع پر تھیں جیسے علامہ عبدالحق اشبیلیؒ کی کتاب التہجد اور مفتی مظفر حسین سہارنپوری کی فضائل تہجد اس سے بھی استفادہ کیا اور کچھ اور کتب کی طرف بھی مراجعت کی جن میں سے کچھ کا ذکر کتاب ہذا کے اخیر کے صفحات میں مآخذ و مراجع کے عنوان کے تحت درج ہے ان کے مضامین کو

بھی شامل کیا، اس طرح سے "رہبان اللیل" کا انتخاب مع اضافہ اردو زبان میں منتقل ہو گیا، میں اس کتاب میں دکتور سید حسین العفانی صاحب رہبان اللیل کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موضوع پر اپنی کتاب میں بہت سا مواد مختلف کتب سے جمع کر کے ہماری مشکل کو آسان کر دیا، اور پاک و ہند کے اردو پڑھنے بولنے والوں کیلئے ایک زرین تحفہ تیار ہو گیا۔ چونکہ اس کتاب کے علاوہ اور بھی کئی کتب سے اس کتاب میں اضافہ کیا گیا ہے اس لئے رہبان اللیل کا نام ٹائٹل میں نہیں دیا گیا۔ قیام اللیل کا لفظ رات کی عبادت پر بولا جاتا ہے چاہے وہ نماز تہجد ہو، یا دیگر نوافل، تلاوت قرآن ہو، یا تسبیح و تہلیل اور درود شریف ہو۔ اس لئے ہم ہر بزرگ کی عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے نام سے اوپر قیام کا لفظ ذکر کرتے رہے۔

اس کتاب میں سب سے پہلے قرآن کریم اور احادیث سے تہجد اور قیام اللیل کی ترغیب نقل کی گئی پھر رات کے مسنون اعمال پھر آنحضرت ﷺ کا قیام پھر دیگر انبیاء کرام کا قیام، پھر صحابہ کرام کا، پھر تابعین اور دیگر اولیاء کرام، محدثین عظام فقہاء کرام، مفسرین وغیرہ کا قیام و عبادت ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ میری اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازیں گے اور اس منفرد مجموعہ سے سب مسلمانوں کو مستفید ہونے کی توفیق بخشیں گے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کی قساوت، ہماری آنکھوں کا جمود، ہماری نیند کا غلبہ اور سہو و غفلت کو دور کریں اور اپنے سامنے کچھ دیر رات کو مرتے دم تک عبادت کی ہمت عطاء فرمائیں تاکہ ہم بھی ان اکابر اولیاء و صلحاء کے ساتھ شریک ہو سکیں۔

امداد اللہ انور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی دل عباده بآیاته علیه، وجعل لهم من الایمان والصلوة سبیلا موصلا الیه، واعزهم بالسجود له والتذلل بین یدیه، وأجزل علی ذلك حظهم مما عنده ونصیبهم مما لدیه، وقسم لمن احب من عنایته ما وفقهم به لطاعته وجعل لهم احدی کراماته ان اقامهم لمناجاته فتمثلوا له قائمین وخضعوا له راکعین وتذللوا له ساجدین سألوه حاضرین ونادوه مخاطبین کأنهم نظروا إلیه معاینین وتحققوا وجود ذاته سبحانه وتعالی شاهدین، لم یرسل دونهم حجابا ولا أغلق بینه وبینهم بابا ولاخفض دون لقائه اودیة ولارفع عقابا، نعمة انعمها لایبلغ شکرها ومنة امتنها لایقدر قدرها، ولایفضی الی ساحل بحرها.

أحمده بمحامد الحامدین، وأذکره بأذکارالذاکرین، وأعتقدله شکرالشاکرین أبدالآبدین ودهرالداهرین.

وأشهد أن لا إله إلاالله الملك الحق المبین، وأن محمداً عبده المسکین، ورسوله الأمین الی الجنة والناس اجمعین، صلی الله علیه وعلی آله الطاهرین الطیبین، وعلی أصحابه الأکرمین الأعظمین، والتابعین لهم بإحسان الی یوم الدین وشرف وکرم - أما بعد!

ارکان اسلام میں سب سے بڑا رکن نماز ہے جو تمام اعمال ایمان میں ارفع ہے اور رحمٰن تک پہنچنے کا قریب ترین وسیلہ ہے۔ یہی توبہ تائب ہونے والوں کی اور خائفین کی جائے التجاء ہے، عاملین کا سرمایہ ہے، عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ان کے دلوں کا زنگ انوار نماز سے جلایا پاتا ہے، ان کے نفوس کے پردے اس کے اسرار سے پارہ پارہ ہو جاتے ہیں، نماز اپنی نورانیت سے ان کے قابل فخر

مقاصد کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ حضرات نماز کے انس گلستان میں مچلتے رہتے ہیں، اور اس کے سایہ دار درختوں میں گھومتے پھرتے ہیں، اس کی نسیم پاکیزہ سے خوشبو پاتے ہیں اور مراتب علیا میں پروان چڑھتے ہیں، اس کی تمام لذتوں سے سیراب ہوتے اور کھاتے پیتے رہتے ہیں۔

نماز مسلمان کا وہ پاکیزہ ترین عمل ہے جس میں اس کیلئے دنیا اور آخرت کے بڑے بڑے مزے مخفی ہیں، ہر دیدہ ور عالم جو نماز سے حضور نبی کریم ﷺ کی وابستگی اور راحت و دلبندی سے واقف ہے اور وہ صحابہ جو دن کو دشمنان اسلام کے سامنے داد شجاعت پاتے تھے راتوں کو بارگاہ خداوندی میں نماز و مناجات کیلئے کمربستہ ہوتے تھے، اللہ نے صحابہ کرامؓ کو وہ ایمان و یقین اور علم متین عطاء کیا تھا کہ وہ مقام رضا جو نبوت کے ارفع مقام کے بعد سب سے اونچا مقام ہے اس پر فائز تھے، دنیا کی فانی لذتیں اور عیش و عشرت کی ان کی نگاہ میں کوئی حیثیت نہ تھی انہوں نے لذتوں کو جنت پر اٹھا رکھا تھا دنیا میں تو بس اپنے نفوس میں اور دنیا کے باقی انسانوں میں اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ رکھتے تھے، ان کا ہر قدم اور ہر لمحہ عبادت اور رضائے خداوندی کیلئے اٹھتا تھا، بعد میں حضرات تابعین کرامؒ نے ان حضرات صحابہ کی کماحقہ پیروی کی اور عمل میں ان کے مثل ہوئے، یہی حالت اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں میں بدستور قائم رکھی اور ان کو خاصان خدا میں شامل کیا اس کتاب میں قارئین کرام اکابرین اسلام کی عبادت و ریاضت کو قابل تقلید شکل میں ملاحظہ کریں گے، اس کتاب میں جن اکابر کی عبادت کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی عبادت کو اور آپ ﷺ کی عبادت کے اطوار کو جمع کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ ہی کی ذات اور آپ ﷺ ہی کا طرز عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اس کے خلاف کھلی گمراہی ہے، اس میں آپ آنحضرت ﷺ کی عبادت اور طرز عبادت دونوں کو بالتفصیل ملاحظہ کریں گے، اس کے بعد کتاب ہذا میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عبادت شبانہ کا تذکرہ کیا گیا ہے، پھر تابعین، تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، فقہاء،

مجتہدین، محدثین، مفسرین، اور اولیاء عظام کی عبادت و تہجد اور تلاوت قرآن و ذکر و اذکار کا اس حد تک ذکر کیا گیا ہے کہ ناظرین کے دل میں ان کے احوال و عبادت کے انوار اتر جائیں اور ان کے آثار کا اظہار ہو، یہ چند صفحات خلوص دل کے ساتھ تحریر میں لائے گئے ہیں تاکہ وہ حضرات جن کے دل میں اس کی اتنی اہمیت نہیں یا کم علمی کی وجہ سے محروم ہیں ان کا شوق عبادت ترقی پذیر ہو کر رات کو راحت و آرام چھوڑ کر، سردی اور گرمی کی تکالیف برداشت کر کے وضو کر کے بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہوں اور وہ لمحات جن سے انسان اپنے رب کا قرب تلاش کرتا ہے اور رحمٰن کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اور اس کے خاص بندے اس کے قرب و لطف سے مالا مال ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کے سامنے ان پر اور ان کی عبادت پر رشک کرتے ہیں وہ ہم جیسے کاہلوں اور محروموں کو بھی سعادت مند کر دیں کاش رحمت خداوندی سے کچھ جھونکے ہمیں بھی لگ جائیں ہمارے دلوں میں بھی تہجد کا پھول کھلا جائیں، ہمارے دل بھی انوار الٰہی سے معمور ہوں، لذت یاد الٰہی سے مسرور ہوں وہ لمحات جو بندہ کے رب کے ساتھ محبت کو پیدا کرتے، قائم رکھتے بلکہ تیز کرتے ہیں نصیب ہوں۔
حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے اعمال بد نے ہمارے دلوں کو تاریک کر دیا ہے رہی سہی کسر دنیا کی آلائشوں نے پوری کر دی ہے جب تک آہ سحر گاہی سے یہ قفل نہیں ٹوٹیں گے ہماری یہ زندگی حسرت کا مجسمہ بنی رہے گی۔ کوئی بڑے سے بڑا جنتی کیوں نہ ہو اس کو یہ حسرت ضرور رہے گی کہ کاش میری زندگی کے خالی لمحات بھی عبادت خداوندی میں گذر جاتے۔
دنیا کا عاشق نامراد اپنے محبوب کی یاد میں رات دن مارا مارا پھرتا ہے اپنے خیالات کو اس میں گم کر دیتا ہے نہ اپنی جسمانی حالت کی پرواہ کرتا ہے نہ روحانی کی، زندگی بھی برباد اور آخرت بھی کبھی اس کے پیچھے مال و دولت گیا، کبھی عزت گئی، کبھی جان بھی دیدیتا ہے، یہ تو وہ حسن و عشق ہے جس کی داستانیں کم نہیں، یہ دنیا کا فریب ہے جس نے لاکھوں کروڑوں کا سب کچھ لوٹ لیا ہے۔ اس میں کیا کشش

ہے اس عاشق سے پوچھو لیکن کبھی یہ بھی غور کیا یہ تو صنعت کا کمال ہے خود کاریگر جس نے اس محبوب شے کو صرف کلمہ "کُن" کہہ کر پیدا کر دیا وہ خود کتنا حسین و جمیل ہے، ظاہر کو دیکھنے والی نگاہیں اس کے حسن و لذت کو نہیں پا سکتیں، گناہگار بدنظری میں مبتلا آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں، یہ آنکھیں اندھی ہیں۔ وہ آنکھیں پیدا کرو جو اصل محبوب کو دیکھ سکیں وہ خائن و صادق آنکھوں میں فرق رکھتا ہے اس کے مشاہدہ سے بڑی کوئی نعمت نہیں جنت کے لوگ بھی جب جنت میں اللہ کی زیارت سے مشرف ہوں گے تو جنت کی سب نعمتیں بھول جائیں گے تاوقتیکہ اللہ کی ذات خود پردہ میں نہ چلی جائے۔ یہ دیدار تو آخرت میں ہوگا، دنیا میں بھی اپنے دیدار کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ رکھا ہے اور وہ ہے اس کی یاد، صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے، توجہ سے، عشق و سرور سے، عقیدت و جذبات سے، اہمیت و اولویت سے، جب یاد اس طرح کی ہوگی تو تم اس کو تنہائی میں یاد کرو گے تو وہ بھی تم کو تنہائی میں یاد کرے گا، اگر تم اس کو جماعت میں یاد کرو گے تو وہ تم کو فرشتوں کی ایسی جماعت میں یاد کرے گا جو تمہاری جماعت سے افضل ہوگی، اے ناداں دنیا کے ظاہری حسن پر مرنے والے اس محبت و یقین کے ساتھ اللہ کی طرف ایک قدم چل کے دیکھ وہ فوراً تیری طرف متوجہ ہوگا۔ اس نے تجھے پیدا کیا، اس نے تیرے حسن کا نقشہ کھینچا اس نے تیری ضروریات کو پورا کیا، اس نے تیرے لئے تیرے ماں باپ میں مہربانی اور شفقت پیدا کی، اس نے تیرے لئے دودھ کی دو نہریں جاری کیں، اور تجھے اس قابل بنا دیا کہ تو دنیا کی ہر نعمت کو استعمال کر سکتا ہے، اپنے مقصد تخلیق کو بھی کبھی سوچا ہے اللہ نے فرمایا میں نے جن و انس کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے مجھے تمہاری کمائی نہیں چاہئے، اب اس کی مخلوق میں کچھ تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے اس حق کو جانا اور کچھ وہ ہیں جو سرے سے ایسے مہربان کو ہی بھول گئے اور زمانہ کی بھول بھلیوں میں ایسے محو ہوئے کہ نہ خالق و رازق یاد رہا اور نہ اپنا مقصد تخلیق، جن لوگوں کی کچھ زندگی باقی ہے اور وہ اپنے رب کو یاد کرنا چاہتے ہیں تو

پروردگار کے دروازے اس کیلئے کھلے ہیں جب چاہیں اپنی خطائیں قلمزد کرا سکتے ہیں، ایک اللہ والے نے تیس سال اللہ کی عبادت کی اور پھر تیس سال نافرمانی میں گذار دیئے پھر کبھی خدا کو یاد کیا تو لبیک کی آواز آئی حیران ہو کر عرض کیا خدایا میں تو تیس برس تک تیرا نافرمان رہا پھر بھی یہ عنایت ؟ ارشاد ہوا تم ہمیں بھول گئے تھے ہم نے تمہارے عبادت کے دن یاد رکھے ہیں ہمارے ہاں تمہارے ان اوقات کی قدردانی اب تک موجود ہے، جن حضرات نے اللہ کے حقوق پہچانے حقیقت میں ان لوگوں نے اپنی زندگی کی قدر کی وہ حضرات کتنے سیانے ہیں جنہوں نے خود کو دنیا کی رنگینی میں کھونے کی بجائے آخرت کی دائمی زندگی کو سنوارا آج ان کی زندگیاں ہمارے لئے قابل رشک بن گئیں، اور نیک اعمال نے ان کو دنیا میں بھی جاودانی عطاء کی، ہم بھی ان کی عبادت کی زندگی سے متاثر ہو کر آج صدیوں بعد ان کے یہ حالات عبادت چھیڑ بیٹھے ہیں، اور دل میں جنون کی حد تک تمنا اور فکر لاحق ہوتی ہے کہ ہم ان جیسے بن جاتے جنید و شبلی تو شاید آج پیدا نہ ہو سکتے ہوں مگر اللہ کے حق عبودیت کو دوام حاصل ہے جو ویسی عبادت چاہتا ہے جیسی اکابرین متقدمین سرانجام دیتے تھے۔ آج ویسے حضرات موجود ہوں گے مگر پردہ خفا میں۔ دنیا میں اللہ کے اربوں آدمی تخلیق شدہ ہیں ہر ایک کو اللہ سے جوڑنے کیلئے حضرات انبیاء کرام کی مقدس جماعت مبعوث ہوئی، اب ہمارے نصیب کی بات ہے کہ ہم حقیقت کی نگاہ سے کب قدم بڑھائیں گے اور اپنا مقدس نصیب پائیں گے۔

وان لیس للانسان الا ما سعی ہر انسان کو اس کے نیک اعمال کا پورا پورا بدلہ ملنا ہے کوئی زیادتی یا کمی نہ ہوگی خدا انصاف کرتا ہے کسی کے حق میں کوتاہی نہیں کرتا جب اس نے آپ کو پیدا ہی عبادت کیلئے کیا ہے تو جو بندہ اس کی عبادت کی طرف متوجہ ہو گا اللہ تعالیٰ اس پر کتنا مہربان ہوں گے کہ اس نے میرا مقصد تخلیق پورا کیا ہے، یہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے میرے اغیار سے کٹنا چاہتا ہے، جب یہ شخص ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کی طرف اس سے بھی زیادہ

متوجہ ہو جاتی ہے جوں جوں آدمی نیکی کی طرف پیش قدمی کرتا ہے توں توں اس پر رحمت خداوندی محیط ہوتی جاتی ہے، اس سبقت کی برکت سے اس کو گناہوں سے نفرت اور عبادت سے محبت ہونے لگتی ہے نماز باجماعت کی پابندی شروع کر دیتا ہے پھر سنن اور واجبات کی تکمیل کرتا ہے مستحبات کو اللہ کی حب کیلئے وسیلہ سمجھتا ہے، ان فرائض وواجبات کی پابندی سے اس کے گناہ چھوٹنا شروع ہو جاتے ہیں، نیکی اپنا اثر دکھاتی ہے، دل صاف ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جتنا نیکیاں بڑھتی ہیں گناہوں کو مٹاتی چلی جاتی ہیں حتی کہ ایک وقت ایسا آہی جاتا ہے کہ نیکیاں غالب اور گناہ مغلوب ہو کر رہ جاتے ہیں پھر یہ نیکیاں مزید بڑھ کر گناہوں کا صفایا کر دیتی ہیں اب دل مثل شفاف آئینہ کے ہو جاتا ہے جس سے انسان کا دل نیک عمل سے سرور حاصل کرتا ہے اور برے عمل سے نفرت اور تکلیف، اس وقت بندے کے سامنے اعمال صالحہ کی لطافت اور تاثیر ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے جب وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا درود پڑھتا ہے یا نماز میں ہوتا ہے تو اس کی زبان سے لیکر اس کے سینہ تک ایک مٹھاس ظاہر ہوتا ہے، یہ انسان کی زندگی کے قابل رشک احوال کا شاید پہلا درجہ ہے، جیسے اللہ نے دنیا میں نعمتوں کی لذت رکھی ہے اسی طرح سے عبادت میں بھی لذت رکھی ہے، اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر جنت کی کوئی نعمت دنیا میں ہے تو وہ لذت مناجات ہے، یہ لذت جتنا زیادہ بڑھتی ہے اتنا ہی نماز میں خشوع و خضوع بڑھتا ہے نماز کا قیام، رکوع، قومہ، جلسہ، سجدہ اور تشہد، ان میں تلاوت، تسبیح و تکبیر وغیرہ میں توجہ بھی دیدنی ہوتی ہے، جو شخص مرغے کی طرح جلدی جلدی نماز کے افعال کر کے جلدی جلدی نماز سے فارغ ہو جائے اس میں نہ نماز کا شوق ہوتا ہے نہ نماز کی طرف توجہ، نوافل کو (نوافل غیر ضروری) سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے نتیجتاً اس سے سنن چھوٹ جاتی ہیں پھر واجبات پھر جماعت کی نماز پھر خود نماز کو بھی سلام کر بیٹھتا ہے، یہ سب نماز میں خشوع و خضوع نہ کرنے کی اور نماز کے علاوہ دوسرے کاموں کو زیادہ اہمیت دینے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کے اعضاء ظاہر

نماز میں مصروف نظر آتے ہیں مگر اس کی توجہ نماز کی طرف نہیں ہوتی گویا کہ یہ نماز اس مشین کے ذریعہ سے ادا ہو رہی ہے جس کا بٹن دبا دیا گیا ہے اور اس کا عمل خود بخود ہو رہا ہے، ایسی نماز اپنے نہ تو قبولیت کے آثار دکھا سکتی ہے اور نہ ہی گناہوں سے روک سکتی ہے۔ ایسی نماز چوری کا درجہ رکھتی ہے اور نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ غور کریں کیا ہماری نماز ایسی تو نہیں، اگر ایسی ہے تو اس کو بدلنے کی کوشش کریں، نماز کی طرف توجہ کریں، نماز میں تلاوت، تسبیح، تکبیر وغیرہ ہوتی ہے ان کو زبان سے ادا کرتے وقت ان کی طرف توجہ دیں ان کے مفہوم کی طرف توجہ کرتے ہوئے ادا کریں۔

ہاں تو لذت عبادت کی بات چل رہی تھی اور لذت کا پہلا درجہ بیان کیا گیا تھا، یہ نماز تقریباً ان تمام اذکار و عبادات پر مشتمل ہے جن کو انسان خارج نماز متفرق طور پر ادا کرتا رہتا ہے، مثلاً تلاوت قرآن، ذکر واذکار، درود شریف، سجدہ اور رکوع، خشوع و خضوع، توجہ الی اللہ، قطع ماسوی اللہ، مناجات وغیرہ۔ چنانچہ جب کوئی شخص ان عبادات کو ایک مسنون طریقہ کے مطابق اللہ کی دی ہوئی ترتیب کے ساتھ ادا کرتا ہے تو عبادت کے جو اثرات اس شکل میں ظاہر ہوتے ہیں انفرادی طور پر ظاہر نہیں ہوتے، اسی وجہ سے نماز کو مؤمن کی معراج قرار دیا گیا ہے یہ معراج کسی عام چیز کا نام نہیں بلکہ وہ درجہ ہے جو انسان کو اللہ کے حضور میں پیش کرتا ہے اس کی بارگاہ میں کھڑا کرتا ہے، اور اس بارگاہ میں وہ مذکورہ عبادات سرانجام دیتا ہے جب وہ اس کو مسنون و مستحب شکل میں ادا کرے تو قبولیت کے آثار توجہ الٰہی کے انوار انسان کے دل و جان پر اثرانداز ہوتے ہیں اور انسان اگر اس معراج کا تحفظ کرے اور آلائشوں سے پاک رکھے تو ایسے انوار و اسرار سے لطف اندوز ہو جن کا بیان یہاں مشکل ہے، بس یوں سمجھئے کہ جب آدمی متبع سنت ہو جاتا ہے اور تمام روحانی امراض سے کنارہ کش ہوتا ہے لوگوں کے حقوق اس کے ذمہ نہیں ہوتے اور ہر طرح کی آلائشوں سے دور رہتا ہے اور اسلام کے موافق زندگی گذارتا ہے اور اس کے اعمال صالحہ عشق و محبت

سے عمل میں آتے ہیں تو اس کا دل مثل شفاف آئینہ کے ہو جاتا ہے اب اس کا دل برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت کرتا ہے اور بلکہ نیکی کی طرف اتنا راغب ہوتا ہے کہ اس کے بغیر اس کو چین نصیب نہیں ہوتا، اس مرتبہ میں آدمی کا جسم سراپا لطف و کیف میں ڈوب جاتا ہے، ہر لمحہ عبادت میں صرف کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے، رات کو نوافل اور تلاوت قرآن کریم میں گذارتا ہے، عبادت اس کی طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے، وہ کوشش کرتا ہے کہ مجھے دنیاوی مصروفیات نہ ہوں، صحت قائم رہے تاکہ عبادت میں چستی پیدا ہو، نیند کم ہو تاکہ زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکے، لوگوں سے میل ملاپ اور گفتگو نہ ہو تاکہ ان کے اثرات مجھ پر مرتب نہ ہوں اور وہ عبادت میں خلل انداز نہ ہو سکیں، کھانا بھی حسب ضرورت کھاتا ہے جس سے طبیعت میں سستی پیدا نہ ہو، دماغ میں اکتاہٹ نہ ہو، بلکہ ایک وقت وہ اس کا تقاضا کرتا ہے کہ بس میں ہوں اور عبادت ہو اس کے درمیان کوئی غیر اللہ مداخلت نہ کرے، اب اگر اس کی عبادت میں کوئی قدورت نہ ہو اور باقی انسانی عیوب سے بھی صاف ہو تو انوار الٰہی کے خوب مشاہدے ہوتے ہیں دل میں ایسی لذت محسوس ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے، بندے اور اللہ کے درمیان سے رکاوٹ کے حجابات اٹھ جاتے ہیں اور اس پر تجلیات کا ایسا عکس پڑتا ہے کہ وہ سراپا بندہ بن جاتا ہے، کیف و سرور سے لبریز ہو جاتا ہے اور ایسے ایسے انوار و مشاہدات ہوتے ہیں کہ پھر رات دن اس کی توجہ الٰہی میں اور عبادت خداوندی میں گذرتا ہے، وہ عمل صالح کا مشتاق ہوتا ہے، عبادت سے عشق کرتا ہے نافرمانی سے بغض اور ماسوی اللہ سے نفرت کرتا ہے ہاں کائنات کی وہ چیزیں اور حضرات جن سے وابستگی کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جیسے انبیاء ملائکہ کتابیں وغیرہ ان سے کبھی بے نیاز نہیں ہوتا۔ آپ اس کتاب میں پڑھیں گے کہ اولیاء کرام کس طرح سے اپنی زندگی کو تقسیم کرتے تھے اور اصلاحی تعلیم و تربیت کے عامل ہوتے تھے، ان کی اسلامی زندگی کے کسی گوشہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تھی۔ و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون۔

یہ کتاب عبادت خداوندی کیلئے ایسا جوش و جذبہ پیدا کرتی ہے جس کا اندازہ اس کو پڑھے بغیر نہیں لگایا جا سکتا۔ اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ ہمارے اندر اس کا احساس پیدا ہو اور عبادت کی خوب توفیق ہو ہم بھی آہ سحر گاہی اور عبادت شبانہ میں اپنی زندگی کو قابل رشک بنا سکیں اللہ تعالی ہمارے لئے اس کو آسان کرے اور توفیق وافر نصیب فرمائے، اپنا خاص بندہ بنائے اور اپنے خواص میں شامل کر دے، ہماری کدورتوں سے درگذر کرے، اور آئندہ کیلئے ان سے محفوظ رکھے، واللہ المستعان وعلیہ التکلان.

اب یہاں اکابرین اولیاء کے عبادت سے متعلق چند ملفوظات اور احوال بھی ملاحظہ فرمالیں۔

حضرت حاتم اصم کی نماز

حضرت یوسف بن عاصم سے منقول ہے کہ ان کے سامنے حضرت حاتم اصم کا ذکر کیا گیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ زہد و اخلاص کے متعلق کلام فرماتے ہیں تو حضرت یوسف نے اپنے مریدین سے فرمایا تم ہمیں ان کے پاس لے چلو ہم ان سے ان کی نماز کے بارہ میں سوال کریں گے اگر وہ اس کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں تو ٹھیک اگر اس کو پورے طور پر ادا نہیں کرتے تو ہم ان کو (اس زہد و اخلاص کی گفتگو سے) منع کریں گے۔

کہتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کو ان کے پاس لے گئے تو حضرت یوسف نے فرمایا اے حاتم ہم آپ کے پاس آپ کی نماز کے متعلق پوچھنے آئے ہیں۔

حضرت حاتم نے ان سے فرمایا اللہ آپ کو بخشے آپ کیا پوچھنے آئے ہیں۔ اس کی معرفت کے متعلق پوچھتے ہیں یا اس کی ادائیگی کا پوچھتے ہیں

تو حضرت یوسف اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا ہمیں حاتم نے بہت بتلا دیا ہے اتنا خوبی سے تو ہم ان سے سوال بھی نہیں کر سکے۔ پھر انہوں نے حضرت حاتم سے فرمایا ہم اس کی ادائیگی سے سوال کی ابتداء کرتے ہیں۔ تو حضرت حاتم نے ان حضرات سے فرمایا۔

نماز کے حکم ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو۔ احتساب کے ساتھ سکون اختیار کر۔ سنت طریقہ سے نماز میں داخل ہو۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر کہہ۔ ترتیل کے ساتھ قراءت کر۔ خشوع کے ساتھ رکوع کر۔ خضوع کے ساتھ سجدہ کر۔ سکینت کے ساتھ اُٹھ۔ اخلاص کے ساتھ تشہد ادا کر۔ رحمت کے ساتھ سلام پھیر۔

حضرت یوسف نے پوچھا یہ تو ادب ہو گیا اب معرفت نماز کیا ہے؟

فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ

ہے اور اپنے دل کی تصدیق کی جہت سے جان لے کہ وہ تیرے قریب ہے۔ تجھ پر قادر ہے جب تو رکوع کرے تو یہ امید نہ رکھ کہ تو قیام کر سکے گا اور جنت کو اپنی دائیں طرف سمجھ۔ دوزخ کو بائیں طرف پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے۔ جب تو نے یہ کیا تب تو نے نماز ادا کی۔

تو حضرت یوسف اپنے مریدوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہماری زندگیوں میں جتنی نمازیں گزری ہیں اٹھو ہم ان کو لوٹا لیں[۱]۔

حضرت ذوالنون مصری کا قلب

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے قلوب رات کے وقت اذکار اور ترنم قرآنی کے ساتھ اس طرح سے بلند ہوتے ہیں جس طرح سے پرندے گھونسلوں میں اگر تم ان کے قلوب کی تفتیش کرو گے تو ان میں محبوب کی محبت کے سوا کچھ نہ پاؤ گے۔

قابل رشک آدمی

حضرت یحییٰ بن معاذ کا ارشاد ہے خوش خبری ہو اس بندے کے لئے عبادت جس کا پیشہ ہو، فقر جس کا مقصد ہو، تنہائی اس کا حرص ہو، آخرت اس کی منتہائے مقصود ہو، گزارے کی روزی اس کی طلب ہو، موت اس کی سوچ بچار ہو، دنیا سے کنارہ کشی اس کی نیت ہو اور مسکینی کی موت اس کی عزت ہو، اس کی حاجت رب کے پاس ہو، تنہائیوں میں خطاؤں کو ذکر کرتا ہو، رخسار پر آنسو بہاتا ہو، اور اپنی بے وطنی کی اللہ سے التجا کرتا ہو، توبہ کے ساتھ اس کی رحمت کی طلب کرتا ہو، خوش خبری ہو اس بندے کے لئے جس کی یہ حالت ہو، گناہوں پر اس کو ندامت ہو، رات اور دن کو عبادت کے کام میں لانے والا ہو، اللہ کے سامنے اوقات سحر میں شدت سے رونے والا ہو، رحمان سے مناجات کرتا ہو،

۱۔ حلیۃ ابو نعیم (۷۴/٤)، آنسوؤں کا سمندر صفحہ ۱٦۳، (ترجمہ بحر الدموع لابن الجوزی)۔

جنتوں کا طلب گار ہو اور جہنم سے خائف ہو۔

رات کٹ گئی لذت تلاوت نہ گئی

حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرات عابدین نے رات کو ان پر تاریک ہوتے دیکھا اور اہلِ غفلت کو ان کے بستروں پر آرام کرتے دیکھا تو وہ نیند کو چھوڑ کر اپنی لذت اور قرار میں لوٹ آئے۔ اللہ کے سامنے شاداں و فرحاں اس لئے کھڑے ہو گئے کہ اللہ نے ان کو بیدار ہونے اور طول تہجد سے مزین فرمایا۔ وہ رات کا استقبال اپنے اجسام سے کرنے لگے اور اپنی جبین نیاز کو زمین پر ٹیکنے لگے۔ رات تو کٹ گئی مگر ان کی لذت تلاوت ابھی باقی تھی۔ ان کے بدن طول عبادت سے اکتائے نہ تھے۔ دونوں فریقوں نے صبح پائی کچھ لوگوں کو رات کثیر منافع دے گئی اور کچھ نیند اور راحت سے اکتا گئے۔ ہر فریق حسبِ عادت رات کے لوٹنے کی انتظار میں رہا۔ ان دونوں فریقوں میں بہت دور کا فاصلہ ہے۔ اللہ تم پر رحم فرمائے اس رات میں اپنے لئے عمل کر لو۔ وہ شخص بڑے نفع میں ہے جس نے رات اور دن کے منافع خیر لوٹے اور وہ شخص محروم ہے جو ان کی خیر سے محروم رہا۔ یہ رات دن تو مؤمنین کے لئے ان کے رب کی اطاعت کا سبب اور وسیلہ بنائے گئے ہیں اور دوسروں کے لئے وبال۔ لہذا تم اپنے نفوس کو اللہ کے ذکر کے لئے بیدار رکھو۔ اللہ کے ذکر سے دل زندگی پاتے ہیں۔ اس رات میں اللہ کے سامنے کھڑے ہونے والے کتنے حضرات ہیں جن پر قبر کے تاریک گڑھے میں اس قیام کی وجہ سے رشک کیا گیا۔ اور کتنے وہ لوگ ہیں جو اس رات میں سوتے رہے اور ان کی اس طویل نیند نے اس وقت شرمندہ کیا جب کل عابدین کو اللہ کی بارگاہ میں عزت اور سرخروئی نصیب ہو گی۔ ان ایام کے گزرنے والے اوقات کو غنیمت جان لو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ ۲/۱ے

۲/۱ے مختصر قیام اللیل ص ۱۷

تہجد گزاروں کے خوبصورت چہرے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا تہجد گزاروں میں وہ کیا خوبی ہے کہ یہ حضرات دیگر لوگوں سے چہروں کا زیادہ حسن رکھتے ہیں؟
ارشاد فرمایا اس لئے کہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر اپنے نور کا لباس چڑھا دیتے ہیں۔

نیک اور بد کی نیند

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کے برے حالات میں سے ہے کہ وہ سویا ہوا ہو اور بدکار کے اچھے حالات میں سے ہے کہ وہ سویا ہوا ہو، کیونکہ جب مؤمن بیدار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے نیند سے بہتر ہے اور بدکار جب جاگ رہا ہو تو اللہ کی نافرمانی میں ہوتا ہے تو اس کی نیند اس کی بیداری سے بہتر ہے۔

جنت کے بالاخانوں میں سکون سے آرام پانے والے

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اس نے دارالسلام (جنت) میں جگہ دی ہے۔ انہوں نے اپنے پیٹ حرام کے کھانوں سے خالی رکھے اور اپنی آنکھوں کو گناہوں کے مناظر دیکھنے سے بند رکھا۔ اپنے اعضاء کو فضول کلام سے بیزار کیا، اپنے بستر لپیٹ دیئے اور راتوں کو قیام میں گزارا۔ اللہ حی وقیوم نہ سونے والے سے خوبصورت حوروں کو طلب کیا، دن کو روزے رکھتے رہے اور رات کو عبادت میں گزارتے رہے حتی کہ ان کے پاس حضرت ملک الموت آپہنچا۔
اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے معرفت خداوندی کا راستہ پہچانا، اور کل اس کے سامنے پیش ہونے کو پہچانا تو ان کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف اڑنے لگے۔ پھر انہوں نے خوف کی کڑواہٹ کے گھونٹ بھی بھرے، انہوں نے رات کی تاریکیوں کو آسمانوں والے کی رضا میں استعمال کیا تو اس نے علم کے اور وافر

انعامات کے چشموں سے سیراب کیا اور سلامتیوں کے سمندروں میں غوطے دیئے۔ کل کو (قیامت میں) یہ حضرات ان زلزلوں اور ہنگاموں سے بے فکر جنت کے بالاخانوں میں سکون حاصل کر رہے ہوں گے۔

اسلاف رات پر سوار رہتے تھے

امام عاصم بن ابی النجود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے حضرات سے ملا ہوں جنہوں نے اس رات کو اونٹ بنا رکھا تھا۔ (اس پر اعمال صالحہ کے ذریعہ سوار ہو کر آخرت کی منازل تک پہنچتے تھے)

طلوعِ فجر غم میں ڈال دیتی ہے

حضرت علی بن بکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے مجھے کسی چیز نے غم میں مبتلا نہیں کیا سوائے طلوعِ فجر کے۔

تو اکابرین کے نقشِ قدم پر چل پڑا

حضرت طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کوئی بندہ رات کو تہجد کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کو دو فرشتے نداء کرتے ہیں "تجھے مبارک ہو تو اپنے سے پہلے کے اکابر کے نقوش قدم پر چل پڑا ہے۔"

آسمان سے نیکیاں نچھاور کی جاتی ہیں

حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کوئی شخص رات کو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس پر آسمان کے اطراف سے اس کے سر کی مانگ پر نیکیوں کو نچھاور کیا جاتا ہے، اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں تاکہ اس کی تلاوت سنیں، حضرت عمار نے بھی اپنے گھر میں ان کی آواز سنی تھی اور ہوا کے ساکنین بھی سنتے ہیں۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے اور دعا کے لئے التجاء کرتا ہے اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ جب وہ لیٹتا ہے تو اسکو پکارا جاتا ہے کہ مسرور ہو کر آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے سو جاؤ۔ عمدہ عمل پر عمدہ نیند کے لئے سو جاؤ۔

بے کار تاجر

بعض بزرگ فرماتے ہیں وہ تاجر برے حساب سے کیسے نجات پائے گا جو رات کو سوتا ہو اور دن میں بے کار رہتا ہو۔

میرا قیام اللیل سے ابھی تک جی نہیں بھرا تھا

جب حضرت ابو الشعثاء رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت آیا تو رو پڑے عرض کیا گیا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا میرا قیام اللیل سے جی نہیں بھرا۔

عبادت دنیا میں نعمت اور آخرت میں انعام ہے

حکمت میں لکھا ہے اے میرے صالح اور صدیق بندو! میری عبادت کے ساتھ سرور حاصل کرو یہ تمہارے لئے دنیا میں نعمت ہے اور آخرت میں انعام۔

حضرت ابو طالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سلف صالحین اس دل کی رقت اور رونے کو اور ان فتوحات کو جن کو نماز پڑھنے والا محسوس کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا بندے کے دل سے قرب کی علامت سمجھتے تھے۔

لذت مناجات جنت کی نعمت ہے

بعض بزرگ فرماتے ہیں لذت مناجات دنیا کی نعمتوں میں سے نہیں بلکہ یہ جنت کی نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے اولیاء کے لئے دنیا میں عطاء کر دیا اور ان کے لئے اس نعمت کو ظاہر کر دیا۔ اس لذت کو ان اولیاء کے سوا اور کوئی محسوس نہیں کر سکتا۔

سُرور کیا ہے

کہا گیا ہے سرور تو اللہ کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہے اور غیر اللہ کے ساتھ سرور دھوکہ اور غرور ہے۔

عبدہ المسکین

امداد اللہ انور

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ان الحمد للّٰہ تعالیٰ سبحانہ نحمدہ و نستعین بہ ونستغفرہ ونعوذ باللّٰہ تعالیٰ من شرور انفسنا وسیئات اعمالنا، من یھداللّٰہ تعالیٰ فلامضل لہ و من یضلل فلاھادی لہ واشھدان لا الہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ أمابعد ! فان اصدق الحدیث کتاب اللّٰہ تعالیٰ وأحسن الھدی ھدی محمد ﷺ وشر الامور محدثا تھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار.

مقام نماز

فرض نمازوں کے بعد افضل الطاعات اور اجل القربات کا درجہ نماز تہجد اور قیام اللیل کو حاصل ہے جب کہ آنحضرت سرورِ دوعالم فداہ ابی وامی کا ارشاد مبارک ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، انہ ﷺ سئل عن افضل الصلوٰۃ بعد المکتوبۃ ؟ فقال : ”افضل الصلوٰۃ بعد المکتوبۃ الصلوٰۃ فی جوف اللیل“ (رواہ مسلم : ۱۱۶۳/۲۰۳)

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز کون سی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرض نماز کے بعد افضل نمازرات کے درمیانی حصہ کی نماز (تہجد اور قیام اللیل) ہے۔

اس میں سب سے دل پسند حدیث وہ ہے جس کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جناب رسالتمآب ﷺ سے روایت کیا۔

”ثلاثۃ یحبھم اللّٰہ عزوجل ......“ فذکرمنھم : ”......وقوم ساروا.

ليلتهم حتى اذا كان النوم أحب اليهم ممايعدل به نزلوا فوضعوا رؤوسهم فقام يتملقني ويتلو آياتي.۲ـ

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو اللہ عزوجل پسند کرتے ہیں پھر آپ نے ان میں سے اس جماعت صلحاء کا ذکر کیا کہ لوگ رات بسر کرتے رہے حتی کہ جب ان کو نیند ہر چیز سے مرغوب ہونے لگی تو وہ سو گئے اور یہ کھڑا ہو گیا آہ وزاری کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا۔

ہم اس عنوان کے تحت آنحضرت ﷺ، حضرات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات نقل کریں گے کیونکہ ان پاکیزہ نفوس کا کلام اگرچہ مختصر ہوتا ہے مگر کثیر البرکۃ ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کا کلام بہت مگر قلیل البرکۃ ہوتا ہے۔

قليل منك يكفيني ولكن
قليلك لايقال له قليل

ان حضرات کی خاموشی اپنے اندر کتنی وضاحتیں رکھتی ہے تو ان کی گفتگو کا کیا حال ہوگا۔

بعض حضرات کی ایک بات ہمیں خوب متوجہ کر رہی ہے

نحن اولى بالرقائق من غير ناهذه بضاعتنا ردت الينا.

ہم دل کو نرم کرنے والی باتوں کے دوسروں سے زیادہ مستحق ہیں یہ وہ زاد راہ ہے جو ہماری طرف لوٹایا گیا ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے احسن شے وہ نفیس کلام ہے جو کسی گہرے سمندر سے صالح مرد کی زبان سے نکلا ہو۔

نماز کی کثرت مطلوب ہے

(حدیث) آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

۲ـ نسائی (۳/۲۰۷، ۲۰۸)، وصححه الترمذی (۲۵٦۸)، وابن خزيمه (۲٤٥٦) وابن حبان (۳۳٤۹، ۳۳٥۰، ٤۷۷۱) والحاکم (۲/۱۱۳)

الصلوۃ خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر فلیستکثر ۳؎

(ترجمہ) نماز بہترین عمل ہے جو اس کی کثرت کرنے کی طاقت رکھے تو اس کی کثرت کرلے۔

(فائدہ) کیونکہ اس سے اعضاء کو اکثر طور پر نماز کی حالت میں رکھنے سے قوت ایمانی ظاہر ہوتی ہے اور جو شخص ایمان میں مضبوط ہوتا ہے اس کی نماز بھی طویل اور کثیر ہوتی ہے اور بارگاہ خداوندی میں قیام (رات کی عبادت) اور یقین بھی طویل وکثیر ہوتا ہے۔

کثرت نماز، راتوں کا استغفار اور مناجات کے آنسو وہ خزانہ ہے جس کو مؤمنین ذخیرہ کرتے ہیں۔ اور دنیاوی تگ ودو کی بہاریں روپیہ پیسہ، عورتوں اور اونچے اونچے محلات میں ہے جبکہ مؤمن کی جنت اس کی نماز کی محراب میں ہے۔

قیام اللیل وہ نماز ہے جس میں نماز کے ایسے تمام مقاصد موجود ہیں جن سے انسان اپنی دنیا ہی میں بڑے بڑے مراتب پالیتا ہے، اسی وجہ سے ہمارے آقائے دوعالم فرمایا کرتے تھے یا بلال اقم الصلوۃ، ارحنا بھا ۴؎

(اے بلال)! اذان کہو اور اس سے ہمیں راحت پہنچاؤ۔

رات کے عبادت گزاروں کے انعامات کا کسی نبی اور فرشتہ کو بھی علم نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جن کے پہلو بستروں سے (رات کے وقت عبادت کی خاطر) الگ رہتے ہیں ایسی چیزیں (اور انعامات) تیار کئے ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آئیں اور نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ کوئی مرسل نبی (پھر) فرمایا

۳؎ حسن رواہ الطبرانی فی الاوسط : احمد : ابن حبان، حاکم، الجامع الصغیر، مناوی.

۴؎ مسند احمد، سنن ابو داؤد، مشکاۃ المصابیح حدیث نمبر (۱۲۰۳)

اور ہم اس کو یوں پڑھتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(ترجمہ) کوئی نفس نہیں جانتا جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈ میں سے چھپا کے رکھا گیا ہے ان کی جزاء کے طور پر جو وہ عمل کرتے تھے۔ ۵ ـ

رات کی عبادت اخلاص کا مقام ہے

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام کے زمانہ میں) کہا جاتا تھا کہ جو شخص رات کو اٹھ کر عبادت نہ کرتا ہو وہ منافق ہے۔ ٦ ـ

کیونکہ منافق زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں دکھاوے کیلئے فرض نمازیں ادا کرنے کے لئے مساجد میں جاتے تھے اندر اندر ہی سے وہ کافر تھے اس لئے وہ رات کی عبادت تہجد وغیرہ ادا نہیں کرتے تھے۔

اخلاص جھوٹی خواہش کا توڑ ہے

رات میں سب آسائش و آرام چھوڑ کر صرف اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو جانا اس کی دل سے بندگی کرنا دنیا کی جھوٹی خواہشات کو بھی مٹاتا ہے۔

دل پرندہ کی مثل ہے

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دل کی مثال پرندہ کی سی ہے جب بھی وہ اونچی اڑان میں ہوتا ہے آفات سے بعید ہو جاتا ہے اور جب نچلی اڑان میں ہوتا ہے اس کو کئی طرح کی آفات خوف میں مبتلا رکھتی ہیں۔ ۷ ـ

رات کی برکات بڑی قیمتی ہیں ان کو غفلت میں نہ کھوؤ۔

قیام اللیل سب سے بڑے تزکیہ کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں قد افلح من زکاها وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا۔

---

۵ ـ رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد . المتجر الرابح ص ۱۰۱

٦ ـ حلية الاولياء (۲/۳۳۸)

۷ ـ الجواب الكافي صفحه (۷۰)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
بحسبك ان قوما موتي تحيا القلوب بذكرهم وان قوما احياء تقسوا القلوب برؤيتهم ۸ ۔ تمہیں سمجھنے کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ کچھ حضرات وہ ہیں جو خود تو دنیا سے تشریف لے گئے۔ مگر ان کے ذکر سے دل زندگی پاتے ہیں، اور کچھ لوگ وہ ہیں جو باوجود زندہ ہونے ان کے دیکھنے سے دل سیاہ ہوتے ہیں۔
حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
ان تزكية النفوس والدعوة الى الاحسان وفقه الباطن شعبة من اهم شعب النبوة ۹ ۔
نفوس کا تزکیہ کرنا اور احسان کی دعوت دینا، اور باطن کو سمجھنا نبوت کے شعبوں میں سے اہم ترین شعبہ ہے۔
مولانا ندوی رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں۔
اخلاص اور عمدہ اخلاق کو زندہ کرنا اور ان کی تجدید کرنا اس زمانہ کے اہم واجبات میں سے ہے اور داعی کے فریضہ میں سے ہے۔ ۱۰ ۔

جہاد کی آبیاری تہجد کے آنسوؤں سے ہے

گناہ کی ندامت کے آنسو سے اور رات کے آنسو سے شجاعت اور جہاد کی آبیاری کی جاتی ہے اسلام تو ایسے ہی رجال کو جانتا ہے حافظ ابن قیم نے ان کے وصف میں کوئی غلط نہیں کہا۔

في الليل رهبان وعند جهادهم
لعدوهم من اشجع الشجعان

(ترجمہ) یہ حضرات رات کو اللہ کی طرف یکسو ہو جاتے ہیں اور جہاد کے وقت اپنے دشمن کے سامنے بہادروں سے بھی بڑے بہادر ہوتے ہیں۔

---

۸ ۔ الرقائق ص ۳٤
۹ ۔ ربانية لارهبانية ص ٤ ۱
۱۰ ۔ ربانية لارهبانية ص ٤٠

پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے تہجد گزاروں کو جگا دیا جبکہ دوسرے لوگ سوتے رہے، اور ان کی خلوتوں کو اپنے ساتھ انس کا مرتبہ دیا اور مناجات کو جلا اور خوشبو بنایا اور اپنے ذکر کو ان کی سیر اور باغ بنایا اور تلاوت قرآن کو ان کی نعمتیں، توجہ اور شوق کا درجہ دیا۔

بس اے بھائی راحت اور آرام پسندی کا دروازہ بند کر دے اور آخرت کے لئے محنت و مشقت اٹھانے کا دروازہ کھول دے۔ نیند کا دروازہ بند کر دے اور بیداری کا دروازہ کھول دے۔

یہ راحت طلبی کمزور کے لئے چھوڑ دے اور نیند میں نہ رہ محتاط شخص نیند میں نہیں رہتا۔ تو ان لوگوں میں سے مت ہو جن کے متعلق بعض صالحین نے فرمایا تھا۔

انکم تلبسون ثیاب الفراغ والراحة قبل ان تعملوا.

عمل سے پہلے ہی تم لوگوں نے فراغت اور راحت کا لباس پہن لیا ہے۔

حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ کی بات بھی سن لو فرماتے ہیں۔

میں نے بیس سال تک مشقت سے نماز پڑھی اور (اب) بیس سال سے اس سے منافع حاصل کر رہا ہوں۔

ستاروں کے ساتھ جاگ کر عبادت کرنے والوں کی صحبت حاصل کرو۔

عبادت کی محنت و مشقت پر صبر کر لو اجر تو اللہ نے ہی دینا ہے۔

وفی ذلك فلیتنافس المتنافسون

(ترجمہ) اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(آیت) فاستبقوا الخیرات (سورۃ البقرہ/۱٤٨)

(ترجمہ) سو تم نیک کاموں میں حرص کرو

(آیت) وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموات والارض اعدت للمتقین (آل عمران/۱۳۳)

(ترجمہ) اور دوڑو اس مغفرت کی طرف جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہو اور جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین، وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے۔

(آیت) واذکر اسم ربك وتبتل الیہ تبتیلا (سورۃ المزمل ٨)

(ترجمہ) اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔

(حدیث قدسی) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یاعبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم او فیکم ایاھا ۱۱

(ترجمہ) اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کی جزا دوں گا۔

کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

ان لم تکن للحق انت فمن یکون

والناس فی محراب لذات الدنایاعاکفون

اگر (اعمال صالحہ کا) تو حقدار نہیں ہے تو پھر کون ہے دیکھ لو دیگر لوگ گھٹیا چیزوں کی طلب میں مشغول ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ وہ تجھ سے دنیا کے اعتبار سے مقابلہ کر رہا ہے تو تو

۱۱۔ رھبان اللیل (۱/٤٧) ورواہ ابن عساکر بغیر لفظہ کما فی تھذیب تاریخ دمشق (٧/٢٠٦) ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ بلفظہ (٥/١٤٤)

اس سے آخرت کے اعتبار سے مقابلہ کر۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ
جو شخص تجھ سے دینداری میں مقابلہ کرے تو تو اس سے مقابلہ کر اور جو تجھ سے تیری دنیاداری میں مقابلہ کرے تو اس مقابلہ کو اس کے سینہ پر مار دے۔
حضرت وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر تجھ میں ہمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں تجھ سے آگے کوئی نہ نکل سکے تو ایسا کر لے۔
بعض سلف فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے کسی کے متعلق یہ سنا کہ وہ اس سے زیادہ اللہ کا تابعدار ہے اور اس سے اس کا دل پھٹ گیا تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے (اس کو ایسا غم کھانا چاہئے)
ایک شخص نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص یہ منادی کر رہا ہے۔ الرحیل، الرحیل، سامان سفر باندھ لو، سامان سفر باندھ لو (یعنی آخرت کی تیاری کر لو) تو میں نے سوائے حضرت محمد بن واسع کے اور کسی کو اس کی تیاری کرتے ہوئے نہ دیکھا۔ یہ بات سن کر حضرت مالک نے ایک چیخ ماری اور غشی کا دورہ پڑ گیا۔ والسابقون السابقون اولئک المقربون.

نفس کو نیکی کی تکلیف کیوں دیتے ہو؟

نیکی میں زیادہ محنت و مشقت اختیار کرنے والے ایک شخص سے کہا گیا کہ تم اپنے بدن کو کیوں ایذاء دے رہے ہو؟
اس نے کہا میں اس کی (اللہ کے ہاں، اور جنت کے لئے) عزت بڑھا رہا ہوں۔

وإذا كانت النفوس كبارا
تعبت في مرادها الأجسام

میرا نفس ترقی پسند ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا نفس ہمیشہ ترقی پسند رہا ہے جب بھی اس نے کوئی عمدہ چیز حاصل کی تو پھر اس سے بھی اعلیٰ درجہ کی طلب

میں مشغول ہو گیا، اور جب اس نے مرتبہ (خلافت) حاصل کر لیا تو دنیا کے اعتبار سے اس سے اعلیٰ کوئی مرتبہ نہیں تھا تو وہ اس سے اعلیٰ یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔

اہل عزیمت اور ہمت کے مطابق ہی عزائم حاصل ہوتی ہیں۔

اللہ تم پر رحم کرے یہ بات جان لو کہ ہر شخص کی قیمت اس کی طلب کے موافق ہے۔ ۱۲ے

دنیا کے طلب گار کی اللہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں اور آخرت کے طلب گار کی اس کی طلب اور نیک اعمال کے بقدر قیمت (عزت و مرتبہ) ہے۔

جب ہمت کا ستارہ طلوع ہوتا ہے تو تاریک رات کی سیاہی چھٹ جاتی ہے اس کے پیچھے عزیمت کا چاند ظاہر ہوتا ہے اور نفس اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھتا ہے۔ ۱۳ے

عابدوں میں سے جو شخص بارگاہ خداوندی میں اپنی قدر جاننا چاہے تو وہ دیکھ لے وہ کتنا عمل صالح کا پابند ہے اور کون سے کاموں میں مشغول ہے۔

دنیا کو چھوڑ دو یہ سڑا ہوا مردار ہے شیر مردار کا شکار نہیں کرتے نہ اس کی طرف چل کر جاتے ہیں چہ جائے کہ اس کے پیچھے دوڑ لگا دیں۔ ۱۴ے

جس نے محنت ومشقت اٹھائی کامیاب ہوا، جو بیدار رہا وہ سونے والے کی طرح کیسے ہو سکتا ہے۔

ایک نیک شخص سے کہا گیا کہ اپنے نفس پر نرمی کا برتاؤ کرو۔ فرمایا نرمی ہی تو طلب کر رہا ہوں ۱۵ے

مردوں کے لئے راحت کی طلب غفلت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں میں سب سے تھکا ہوا وہ

۱۲ے مدارج السالکین لابن القیم الجوزیہ

۱۳ے الفوائد لابن القیم الجوزیہ

۱۴ے الفوائد لابن القیم الجوزیہ

۱۵ے اللطف فی الوعظ ابن الجوزی (ص ۱۵)

شخص ہے جس کے مقاصد بلند ہوں۔
حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (عبادت سے) فارغ مت بیٹھو موت تمہاری طلب میں ہے۔
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ انسان راحت کی لذت کب حاصل کرے گا؟
فرمایا جب پہلا قدم جنت میں رکھے گا۔۱۶؎
طالب صادق کو جب بھی کوئی غم و حزن لاحق ہوتا ہے اس کو وہ آخرت کی لذت پر ٹال دیتا ہے۔
مبارک ہو اس شخص کے لئے جس نے اپنے نفس کو (دنیا میں) کامل پیاس والے دن کے لئے پیاسا رکھا (اور عبادت میں مشغول رہا تاکہ اس کی وجہ سے قیامت میں پیاس سے محفوظ رہے)
مبارک ہو اس شخص کے لئے جس نے بھوک کے بڑے دن کے لئے اپنے نفس کو بھوکا رکھا (اور عبادت میں مشغول رہا تاکہ اس کی وجہ سے قیامت میں بھوک سے محفوظ رہے)
مبارک ہو اس شخص کے لئے جس نے خواہشات نفس کو اس دنیاوی زندگی میں چھوڑ دیا تاکہ اس وجہ سے مابعد الموت کی زندگانی اور عیش و عشرت حاصل کر سکے۔

۱۶؎ الرقائق ص ۴۹-۶۲۔

قرآن مجید میں نمازِ تہجد کی ترغیب
اور
ائمہ تفسیر سے بعض آیات کی تفسیر

پہلی آیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(آیت) تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفاوطمعا ومما رزقنھم ینفقون فلا تعلم نفس مااخفیٰ لھم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون. (سورة السجده/۱۶-۱۷)

(ترجمہ) ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانۂ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے۔

(فائدہ) پہلو کو خوابگاہ سے علیحدہ کرنے کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے نقل کیا ہے مگر علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مشہور قول یہ ہے کہ یہاں نماز تہجد کے لئے پہلو کو خوابگاہ سے علیحدہ کرنا مراد ہے کیونکہ اخبار صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا میں تم کو ابواب خیر نہ بتاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے ابواب خیر کو شمار فرمایا (۱) روزہ (۲) صدقہ جو گناہوں کو دور کرتا ہے۔ (۳) درمیان شب میں نماز پڑھنا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے ذیل میں یہ حدیث نقل فرما کر لکھا ہے کہ اس میں تہجد کی فضیلت ہے۔

مطلب آیت شریفہ کا یہ ہے کہ جو لوگ رات کے پرسکون وقت میں آرام و راحت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز، تلاوت، دعا و استغفار وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اور خدا کی دی ہوئی چیزوں کو اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور ان سب عبادات کے کرتے وقت خدا کی رحمت سے مایوس

اوراس کے خوف سے مامون نہیں ہوتے۔وہی درحقیقت سچے مسلمان ہیں۔ان کے لئے حق تعالیٰ نے ایسے انعامات تیار فرمائے ہیں جن کا آج تک کسی شخص کو بھی علم نہیں۔خود حق تعالیٰ جل شانہ ' نے ان انعامات کے متعلق ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرمایاہے۔

اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر وماقرأوا ان شئتم فلا تعلم نفس مااخفی لھم من قرة أعین (مشکوۃ)

(ترجمہ) میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھاہے نہ کسی کان نے سُنااور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال گزرا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) چاہو تو (اس کی تائید کیلئے) یہ آیت پڑھ لو (فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قره المین) کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کون کون سا سامان خزانہ غیب میں موجود ہے۔

فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرة أعین کی تفسیر میں حضرت امام ابن سیرین ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنااور دیدار کرنا ہے۔

اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان حضرات نے اعمال صالحہ کو مخفی رکھا (ریاکاری نہ کی) تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے لئے ایسے ایسے انعام پوشیدہ رکھے۔جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھااور نہ کسی کان نے سنا۔

دوسری آیت

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے

(آیت) کانوا قلیلا من اللیل مایھجعون . وبالأ سحار ھم یستغفرون (سورة الذاریات/۱۷-۱۸)

(ترجمہ) وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔

(فائدہ) اس آیت سے پہلے قرآن پاک میں متقین پر خدا کے انعامات و احسانات کا تذکرہ ہو رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے والے لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے اور خوشی خوشی ان نعمتوں کو قبول کرنے والے ہوں گے جو اُن کے پروردگار نے ان کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اور اس کے بعد ان کی نیکیوں کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے اور ان میں سے ایک چیز یہ بھی ارشاد فرمائی، کہ وہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے یعنی رات کا اکثر حصہ عبادتِ الٰہی میں گزارتے اور سحر کے وقت اپنی تقصیرات اور گناہوں سے معافی مانگتے ہیں اور کہتے تھے، الٰہی حق عبودیت ادا نہ ہو سکا جو کوتاہی رہ گئی رحمت سے معاف فرما۔

تیسری آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

والذین یبیتون لربھم سجداو قیاما (سورۃ الفرقان/ ٦٤)

(ترجمہ) اور جو راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام میں لگے رہتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی رات کو جب غافل بندے نیند اور آرام کے مزے لوٹتے ہیں یہ خدا کے آگے کھڑے یا بحالتِ سجدہ پڑے ہوئے گزارتے ہیں۔ یہ اپنی راتیں شراب خانوں اور نشاط خانوں ناچ گھروں میں نہیں گزارتے۔ سینما، تھیٹروں میں مارے مارے نہیں پھرتے۔ جائز استراحت میں بھی توغل سے کام نہیں لیتے بلکہ نماز و عبادت میں پوری پوری راتیں گزار دیتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ

جس شخص نے نماز عشاء کے بعد دو رکعات یا اس سے زیادہ (نوافل کی شکل میں) ادا کیں تو (گویا) اس نے اللہ کے لئے سجدہ اور قیام میں رات گزاری۔

چوتھی آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یاایھا المزمل قم الیل الا قلیلا نصفه اوا نقص منهُ قلیلا أوزدعلیه

ورتل القرآن ترتيلا إنا سنلقي عليك قولا ثقيلا إن ناشئة الّيل هي أشدّ وطأ وأقوم قيلا إن لك في النهار سبحا طويلا واذكر اسم ربك وتبتل إليه تبتيلا. (سورة المزمل / ۱-۸)

(ترجمہ) اے کپڑوں میں لپٹنے والے! رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات یا اس نصف سے کسی قدر کم کر دو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو۔ ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں۔ بے شک رات کے اُٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔ بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ رات کا اٹھنا بڑی بھاری ریاضت اور نفس کشی ہے جس سے نفس خوب روندا جاتا ہے اور آرام وراحت، نیند وغیرہ خواہشات پامال کی جاتی ہیں۔ نیز اس وقت دعاء اور ذکر دل سے ادا ہوتا ہے۔ زبان اور دل موافق ہوتے ہیں۔ جو بات زبان سے نکلتی ہے ذہن میں خوب جمتی چلی جاتی ہے کیونکہ ہر قسم کے شور و غل اور چیخ و پکار سے یکسو ہونے اور خداوند قدوس کے سماء دنیا پر نزول فرمانے سے قلب کو ایک عجیب قسم کے سکون و قرار اور لذت و اشتیاق کی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن اسلمی سے منقول ہے کہ جب آیت یاأیها المزمل قم الليل إلا قليلا نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک سال تک قیام کرتے رہے حتی کہ ان کے قدم اور پنڈلیاں سوج گئیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا...... فاقرؤا ماتيسر من القرآن تک (تب آپ اور صحابہ کرام پر سہولت ہوئی)

پانچویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

(آیت) ومن اللیل فتهجد به نافلة لك عسى ان یبعثك ربك مقاما محمودا. (سورۃ الاسراء /۷۹)

(ترجمہ) اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی۔ سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو آپ کے لئے زائد چیز ہے۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔

(فائدہ) تہجد پہلے سب لوگوں پر فرض تھی۔ پھر اُمت سے فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن حضور ﷺ کے متعلق محدثین وفقہاء کے دو قول ہیں ایک یہ کہ اُمت سے فرضیت منسوخ ہونے کے باوجود آپ پر بدستور فرض رہی۔ اس صورت میں نَافِلَةً لَّكَ کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر پانچ نمازوں کے علاوہ ایک نماز یہ بھی فرض ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ رہا۔ اس صورت میں نفل کے معنی اصطلاحی ہوں گے۔ یعنی آپ کے لئے یہ نماز بطور نفل ہے فرض نہیں۔ دونوں قولوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اول نسخ صرف اُمت کے لئے ہوا اور پھر آپ کے لئے بھی۔

مقام محمود شفاعتِ عظمیٰ کا مقام ہے۔ جب کوئی پیغمبر نہ بول سکے گا تب آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کے مخلوق کو تکلیف سے چھڑائیں گے۔ اس وقت ہر شخص کی زبان پر آپ کی حمد ہو گی۔ حق تعالیٰ بھی آپ کی تعریف کرے گا۔ گویا شانِ محمدیت کا اس وقت پورا پورا ظہور ہو گا۔ مقامِ محمود کی یہ تفسیر صحیح حدیثوں میں وارد ہے۔

چھٹی آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لیسوا سوآء من أهل الكتاب أمة قائمة یتلون آیات الله آناء اللیل وهم یسجدون (سورۃ آل عمران /۱۱۳)

(ترجمہ) یہ سب برابر نہیں۔ ان اہلِ کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے جو قائم ہیں۔ اللہ کی آیتیں اوقات شب میں پڑھتے ہیں۔ اور وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

امن ھو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرۃ ویرجو رحمۃ ربہ، قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذ کر اولوا الالباب.

(سورۃ الزمر/۹)

(ترجمہ) بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کر رہا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو۔ آپ کہئے کہ کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں۔ وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقلِ (سلیم) ہیں۔

(فائدہ) یعنی جو بندہ رات کی نیند اور آرام چھوڑ کر اللہ کی عبادت میں لگا۔ کبھی اس کے سامنے دست بستہ کھڑا رہا اور کبھی اس کے لئے سجدہ کیا۔ ایک طرف آخرت کا خوف اس کے دل کو بیقرار کئے ہوئے ہے۔ اور دوسری اللہ کی رحمت نے ڈھارس بندھا رکھی ہے۔ کیا یہ سعید بندہ اور وہ بدبخت (مشرک) انسان جس کا اوپر ذکر ہوا کہ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتا ہے اور جہاں مصیبت کی گھڑی ٹلی، خدا کو چھوڑ بیٹھا، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! ایسا ہو تو یوں کہو کہ ایک عالم اور جاہل یا سمجھدار اور بے وقوف میں کچھ فرق نہ رہا۔ مگر اس بات کو بھی وہ سوچتے سمجھتے ہیں جن کو اللہ نے عقل دی ہے۔

آیت شریفہ میں آناء اللیل کی تفسیر علماء کی ایک جماعت نے وسطِ شب سے کی ہے اور بعض نے رات کے اول اور درمیانی اور اخیر حصہ سے کی ہے۔ (ابن کثیر)

آٹھویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

سیماھم فی وجوھھم من أثر السجود (سورۃ الفتح /الآیۃ الاخیرۃ)

(ترجمہ) ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔

نویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود (سورۃ ق / ٤٠)

(ترجمہ) اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے اور فرض نمازوں کے بعد بھی۔

دسویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ومن اللیل فاسجد له و سبحه لیلا طویلا (سورۃ الدھر / ٢٦)

(ترجمہ) اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اس کو سجدہ کیا کیجئے اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کیا کیجئے۔

(فائدہ) سجدہ سے مراد نماز پڑھنا ہے۔ اور یہ یا مغرب کی نماز ہے یا عشاء کی بعض نے تہجد پر بھی محمول کیا ہے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس سے تہجد مراد لیا جائے تو تسبیح سے اس کے ظاہر معنی مراد ہوں گے۔ یعنی شب کو تہجد کے علاوہ بہت زیادہ تسبیح و تہلیل میں مشغول رہئے۔ اور اگر مغرب و عشاء مراد ہو تو یہاں تسبیح سے تہجد مراد لے سکتے ہیں۔

گیارہویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وسبح بحمد ربك حین تقوم . ومن اللیل فسبحه وادبار النجوم

(سورۃ الطور / ٤٩)

(ترجمہ) اور اُٹھتے وقت اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے پیچھے بھی۔

بارہویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فاذا فرغت فانصب والی ربك فارغب (سورة الم نشرح۷-۸)

(ترجمہ) تو آپ جب (تبلیغ احکام) سے فارغ ہو جایا کریں تو دوسری عبادات (متعلقہ بذات خاص) میں محنت کیا کیجئے۔ (اور جو کچھ مانگنا ہو اس میں) اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم فرائض سے فارغ ہو جاؤ تو قیام اللیل کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ ۱۷ ؎

تیرہویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

(آیت) الصابرین والصادقین والقانتین والمنفقین والمستغفرین بالأسحار. (سورة آل عمران/۱۷)

(ترجمہ) (مؤمنوں کی کچھ صفات یہ ہیں کہ وہ) صبر کرنے والے ہیں راستباز ہیں فروتنی کرنے والے ہیں، خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

المستغفرین بالأسحار کے معنی میں مفسرین نے اختلاف فرمایا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مغفرت کے طلبگار ہیں۔ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (رات کو) نماز پڑھنے والے مراد ہیں۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا مرغ تم سے زیادہ عقلمند نہیں ہونا چاہئے وہ تو سحری کے وقت پکار رہا ہو اور تم سوتے رہو۔

چودھویں آیت

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

آیت) وجوه یومئذ مسفرة ضاحكة مستبشرة .(سورة عبس /۳۸-۳۹)

---

۱۷ ؎ الجامع لأحکام القرآن للقرطبی (ص۷۱۹۸-۷۱۱۹)

(ترجمہ) بہت سے چہرے اس روز روشن ہوں گے اور مسرت سے خنداں و شاداں ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے قیام اللیل (نفلی عبادت ذکر اذکار اور نماز تہجد) مراد ہے اھ

کیونکہ حدیث شریف میں مروی ہے

من کثرت صلاته باللیل حسن وجهه بالنهار (الحدیث)

(ترجمہ) جس کی رات کی نماز کثرت سے ہو اس کا چہرہ دن کو حسین ہوتا ہے۔

پندرھویں آیت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر اوأراد شکورا (سورۃ الفرقان / ٦٢)

(ترجمہ) اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کے لئے جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔

زندگی کا کارآمد حصہ

امام ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ذوالشہید الاکبر رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو زندہ جاننے والا پیدا کیا ہے اس زندگانی اور علم میں اس کا کمال ہے اس پر نیند کی آفت اور قضائے حاجت اور نقصان تخلیق کو اس پر مسلط کر دیا کیونکہ کمال تو خالق ہی کے لئے ہے۔ پس جو شخص کم کھانے اور بیدار رہنے سے جتنا بھی نیند کو دور کر سکتا ہے کر لے۔ عظیم نقصان انسان کا یہ ہے کہ وہ (تقریبا) ساٹھ سال کی زندگی گزارتا ہے اور رات کو سو جاتا ہے جس سے اس کی آدھی زندگی بے کار چلی گئی اور دن کے بھی چھٹے حصے میں آرام کے لئے (دوپہر کو) سو جاتا ہے اس طرح سے اس کی زندگی کی دو تہائیاں چلی گئیں اور صرف اس کی عمر کے بیس سال رہ گئے اب یہ انسان کی

جہالت اور حماقت ہو گی کہ وہ اپنی اس تہائی زندگی کو فانی لذت میں ضائع کر دے اور باقی رہنے والی لذت کے لئے خرچ نہ کرے۔ جس کے انعامات اللہ غنی پوری پوری جزا دینے والا ہے نہ تو وہ نادار ہے اور نہ کمی کرنے والا ہے۔ ۱۸؎

رات دن کی قدر

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضرت مالک بن دینار سے روایت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے یہ رات اور دن صندوق ہیں دیکھ لو ان میں کیا جمع کر رہے ہو۔ اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے رات میں وہ اعمال کرو جن کو اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور دن میں وہ اعمال کرو جن کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے ۱۹؎

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان یہ دن تیرا مہمان ہے اور مہمان تیری تعریف کرتے ہوئے رخصت ہوتا ہے یا تیری مذمت کرتے ہوئے اسی طرح سے تیری رات کا بھی یہی حال ہے۔ ۲۰؎

حضرت بکر المزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر دن جس کو اللہ نے دنیا والوں کے لئے طلوع کیا ہے وہ یہ منادی کرتا ہے اے انسان! مجھے غنیمت جانو شاید کہ میرے بعد تجھے اور دن دیکھنا نصیب نہ ہو اور اس طرح سے ہر رات بھی نداء کرتی ہے کہ اے ابن آدم مجھے غنیمت جانو شاید کہ میرے بعد تجھے اور رات دیکھنی نصیب نہ ہو۔ ۲۱؎

۱۸؎ الجامع لاحکام القرآن قرطبی ج ۷، ص ۴۷۸۱-۴۱۸۳.

۱۹؎-۲۱؎ لطائف المعارف لابن رجب الحنبلی ص ۷-۸.

قیام کی نیت کر کے طہارت کے ساتھ سونے کی فضیلت

فرشتہ اس لباس میں رات گزارتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من بات طاهرا بات في شعاره ملك فلايستيقظ الاقال الملك اللهم اغفر لعبدك فلان فانه بات طاهرا ۲۲۔

(ترجمہ) جو شخص باوضو ہو کر سویا اس کے جسم کے ساتھ لگنے والے لباس میں ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جب تک وہ نہیں جاگتا فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا رہتا ہے اے اللہ اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرما کیونکہ یہ طہارت کی حالت میں سویا ہے۔

دعا قبول ہوتی ہے

(حدیث) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مامن مسلم يبيت على ذكر طاهرا فيتعار من الليل فيسأل الله خيرا من امر الدنيا والآخرة الااعطاه اياه ۲۳۔

(ترجمہ) جو مسلمان بھی وضو کے ساتھ ذکر اللہ کر کے سوتا ہے پھر رات میں کسی وقت اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کے کسی معاملہ کی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطاء فرماتے ہیں۔

۲۲۔ صحيح ابن حبان ، الترغيب والترهيب

۲۳۔ ابو داود ، احمد ، عمل اليوم والليله للنسائى ، ابو داود طيالسى، فيض القدير شرح جامع الصغير ۸ /۵ ٤۹۷ ترغيب و ترهيب ، الجامع الصغير للسيوطى .

حضرت دیک فرشتہ تہجد وغیرہ کے لئے اٹھاتا ہے

یوسف بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے جس کے پنجے لؤلؤ کے ہیں اور کلغی سبز زبرجد کی ہے جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پر مارتا اور مرغ والی آواز نکالتا ہے اور کہتا ہے رات کو عبادت کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔ پھر جب آدھی رات گزرتی ہے تو بھی وہ اپنے پروں سے پھڑ پھڑاتا اور آواز نکالتا ہے اور کہتا ہے کہ تہجد پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے پھر جب رات کی دو تہائیاں گزر جاتی ہیں تو پھر مارتے ہوئے کہتا ہے نماز پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے پھر جب فجر طلوع ہوتی ہے تو پر مار کر کہتا ہے غافلوں کو کھڑے ہو جانا چاہئے اس حال میں کہ ان پر ان کے گناہوں کے بوجھ موجود ہیں۔ ۲۴۔

۲۴۔ المتجر الرابح ص ۱۰۱۔

بیداری کے بعد کا ذکر

دعا بھی قبول، نماز بھی قبول

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من تعار من الليل فقال "لا اله إلا الله، وحده ، لاشريك له ، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير ، الحمدلله وسبحان الله ولاإله إلا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة إلا بالله ، ثم قال اللهم اغفرلي أودعا استجيب له فإن توضأ ثم صلى قبلت صلوته .۲۵ے

(ترجمہ) جو شخص رات کو نیند سے بیدا ہوا اور یہ کہا

لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة الابالله.

پھر یہ کہا

اللهم اغفرلي .

پھر دعا کی تو اس کی دعا قبول ہو گی ،اور اگر وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہو گی۔

بیدار ہونے کے بعد کی دعا

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اذا استيقظ أحدكم فليقل : الحمد لله الذى ردّ على روحى ، وعافانى

۲۵ے بخاری ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ، ابن ماجه ، ومسند البخاری، اودعا استجیب ، فان توضأ قبلت صلاته . فتح الباری ج ۳.

فی جسدی، وأذن لی بذکرہ.۲۶ـ

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو یہ کہے

الحمدللّٰہ الذی رد علی روحی وعافانی فی جسدی واذن لی بذکرہ

(ترجمہ) سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری روح مجھ پر واپس لوٹائی اور مجھے میرے جسم میں عافیت بخشی، اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت عطا فرمائی۔

دس کروڑ نیکیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے رات کی عبادت میں یہ ذکر کیا سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولاالٰہ الااللّٰہ و اللّٰہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ اس کو دس کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ ۲۷ـ

قیام اللیل کی فضیلت

تمام نوافل سے افضل نماز

(حدیث ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

أَفْضَلُ الصيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهرُ اللّٰهِ الْمُحرمُ وأفضَلُ الصلَاةِ بَعْدَ الْفَريضَةِ صلاة اللَّيْلِ

(ترجمہ) رمضان شریف کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں۔اور فرضوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ ۲۸ـ

(مسلم شریف)

۲۶ـ ترمذی، نسائی، عمل الیوم واللیلہ ابن السنی، قال المناوی فی فیض القدیر ۱/ ۲۸۰ حدیث رقم ۴۳۷ وقال النووی سندہ صحیح.

۲۷ـ مختصر قیام اللیل ص ۴۷

۲۸ـ رواہ مسلم، المتجر الرابح ص ۹۵، رقم ۳۵۴

(فائدہ) محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اس کی دسویں تاریخ کو عربی میں عاشوارء کہتے ہیں۔ اس دن کے ساتھ بہت سی خصوصیات اور اہم تاریخی واقعات وابستہ ہیں فرعون کا غرق، یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ سے نجات عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور رفع الی السماء، ابراہیم علیہ السلام کی ولادت، یعقوب علیہ السلام کی بینائی کی واپسی، آدم علیہ السلام کی توبہ کا قبول ہونا۔ یوسف علیہ السلام کا کنویں سے نکلنا۔ نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑ کے کنارہ پر لگنا، داؤد علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت، حضور اقدس ﷺ کے تمام گناہوں کی معافی وغیرہ سب اسی دن میں واقع ہوئے ہیں۔ یہود اس دن کا بہت اہتمام سے روزہ رکھتے تھے بعض علماء نے لکھا ہے کہ رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھنا فرض تھا۔

روایات میں آتا ہے کہ اس دن روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ) فقہاء نے بھی اس دن کے روزہ رکھنے کو مستحب اور مندوب لکھا ہے مگر تنہا دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا یہود کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ ہے اس روزہ کے ساتھ نو یا گیارہ کا بھی روزہ رکھا جائے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جب عاشورہ کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا امر فرمایا۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس دن کا تو یہود اور نصاریٰ روزہ رکھتے ہیں (لہذا ہم ان کی موافقت اور ان کے ساتھ تشبیہ کیوں اختیار کریں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں محرم کو بھی روزہ رکھوں گا۔ (مشکوٰۃ)

دوسرا مضمون اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ فرض اور سنتوں کے بعد نفل نمازوں میں سب سے افضل اور بہتر نماز رات کی نماز (تہجد) ہے کیونکہ اس میں محنت ومشقت بھی زیادہ ہوتی ہے جو نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہے اور ریاو سمعہ بھی نہیں ہوتا جس کی ممانعت بکثرت روایات میں وارد ہے۔ نیز یہ وقت حق تعالیٰ کی مخصوص تجلی اور احسان کا ہے۔ فقہاء نے بھی تصریح کی ہے۔ رات کی نماز

(نفل) دن کی نماز (نفل) سے افضل ہے۔ (مراقی الفلاح)

تہجد مرتبے بڑھاتی ہے

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طویل حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

نعم الرجل عبداللّٰہ لو کان یصلی من اللیل. ۲۹۔

عبداللہ (ابن عمر بن الخطاب) خوب آدمی ہے اگر وہ رات کی نماز تہجد بھی پڑھے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (میرے ابا جان یعنی) حضرت عبداللہ رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر۔ آپ کے غلام حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر کثرت سے نماز پڑھتے رہتے تھے۔ صبح کے قریب مجھ سے دریافت فرماتے کہ سپیدہ صبح نمودار ہوا یا نہیں؟ اگر میں ہاں کہتا تو پھر طلوع سحر تک استغفار میں مشغول ہو جاتے اور اگر نہیں کہتا تو پھر نماز شروع کر دیتے۔

(فائدہ) معلوم ہوا رات کی عبادت تہجد وغیرہ نیک شخص کی عظمت کو دوبالا کر دیتی ہے

شیطان کی گرہیں توڑنے کا عمل

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم إذا ھونام ثلاث عقد، یضرب علی کل عقدۃ: علیک لیل طویل فارقد، فإن استیقظ فذکر اللّٰہ تعالیٰ انحلت عقدۃ، فإن توضأ انحلت عقدۃ ، فإن صلی انحلت عقدہ کلھا ، فأصبح نشیطا طیب النفس ، وإلا أصبح خبیث النفس کسلان. ۳۰۔

۲۹۔ رواہ البخاری و مسلم واللفظ لہ واحمد فی مسندہ.

۳۰۔ بخاری، مسلم، ابو داود، نسائی، احمد، ابن ماجہ

(ترجمہ) شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر ایک گرہ پر یہ حجاب لگاتا ہے کہ تجھ پر طویل رات مسلط رہے تم سوتے ہی رہو۔ پس اگر وہ جاگ گیا اور اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اور اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل گئیں اور چست اور پاکیزہ نفس ہو کر اٹھا ورنہ خبیث النفس سست ہو کر اٹھا۔

(فائدہ) اتحاف ۵ ص ۱۸۳ پر علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ یہ گرہ حقیقت پر محمول ہے یعنی حقیقتاً گرہ لگاتا ہے جیسے جادوگر جادو کرنے کے وقت دھاگے پر گرہ لگاتا ہے۔ بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوئی ہے۔ بعض علماء نے اس کو مجاز پر محمول کیا ہے۔ گویا شیطان کے ذکر اور صلوٰۃ سے روکنے کو جادوگر کے فعل کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جس طرح جادوگر جادو کے ذریعہ مسحور کو اس کے مقصد و مراد سے روکتا ہے۔ اسی طرح شیطان بھی ذکر و دعاء اور نماز وغیرہ سے روکتا ہے۔ ابن ملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گرہ سے مراد کسل سستی کی گرہ ہے یعنی شیطان سونے والے کے لئے کسل و سستی کا محرک بنتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ لفظ عقد القلب سے ماخوذ ہے جس کے معنی دل کو ایک چیز پر مصمم و مضبوط کرنے کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان سونے والے کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت پڑی ہے سو تا رہ۔ انسان سوتا رہتا ہے اور اس کا رات کا اُٹھنا چھوٹ جاتا ہے۔

اس حدیث میں نماز سے مراد اکثر علماءؒ کے نزدیک تہجد کی نماز ہے بعض علماء کے نزدیک عشاء کی نماز مراد ہے۔ کیونکہ اہلِ عرب کے یہاں عشاء کی نماز سے پہلے سونے کا معمول تھا۔ نیز اس حدیث سے تہجد، وضو، بیدار ہونے کے وقت ذکر اللہ کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

اللہ کا بندہ سے سب سے زیادہ قرب کا وقت

(حدیث عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُ جل جلا له مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ ۔۳۱

(ترجمہ) اللہ جل شانہ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخر درمیانہ حصہ میں ہوتے ہیں۔ اگر تم میں توفیق ہو کہ تم اس گھڑی میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں تو تم ایسا کر لو۔

رات کے نوافل کے ثواب کا اندازہ

(حدیث انس رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

صَلَاةُ فِي مسْجدِي تَعْدِلُ بعَشَرة آلافِ صلاةٍ وصَلوةُ فِي الْمَسْجدِ الْحَرام تَعْدِلُ بمائَةِ أَلفِ صَلَاةٍ وَالصلَاةُ بأَرْضِ الرِّبَاطِ تَعْدِلُ بألْفي أَلفِ صَلَاةٍ وَأَكثر مِنْ ذَلِكَ كُلِّهُ الرَّكْعَتَان يُصَلِّيْهِمَا الْعَبْدُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بهمَا إِلَّا مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وجَلَّ ۔۳۲

میری مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے (ثواب کے اعتبار سے) اور مسجد حرام (بیت اللہ) میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور میدانِ جنگ میں ایک نماز دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور ان سب سے زیادہ ثواب والی وہ دو رکعات ہیں جو انسان رات کے درمیانی حصہ میں ادا کرتا ہے اس کا اور کوئی منشا نہیں ہوتا بس وہ اللہ کے پاس جو انعامات ہیں ان کا طلب گار ہوتا ہے۔

جنت میں سلامتی سے داخلہ

(حدیث) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب پہلی دفعہ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ ان کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان آنے والوں میں شامل تھا، پس میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو پہچان لیا کہ

۳۱۔ رواہ ابن خزیمہ، ترمذی وقال حدیث حسن صحیح، المتجر الرابح ص۹۸۔

۳۲۔ رواہ ابو شیخ ابن حبان، المتجر الرابح ص ۹۷۔

آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے۔ سب سے پہلے جو کلام میں نے آپ سے سنا وہ یہ تھا۔

ایها الناس! افشواالسلام ، واطعموا الطعام وصلوا الارحام، و صلّوا باللیل والناس نیام ، تدخلوا الجنة بسلام ۔ ۳۳ ؎

(ترجمہ) اے لوگو! سلام پھیلاؤ، (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ، (رشتہ داروں سے) صلہ رحمی کرو، رات کو اس وقت نماز (تہجد) پڑھو جبکہ دیگر لوگ سو رہے ہوں (اگر تم نے یہ کام کئے تو) جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

(فائدہ) اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں اور ان پر دخول جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پہلی بات افشاء اسلام یعنی سلام کا آپس میں خوب پھیلانا۔ کیونکہ اس سے آپس میں محبت والفت پیدا ہوتی ہے۔ تعلقات مستحکم و مضبوط ہوتے ہیں۔ حضور کا ارشاد ہے کہ تم جب تک ایمان نہ لاؤ گے جنت میں داخل نہ ہو گے۔ اور جب تک تم آپس میں محبت و الفت نہ کرو گے تمہارا ایمان کامل نہ ہو گا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو اختیار کرو گے تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ۔ (مسلم)

دوسری چیز صلہ رحمی ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے والدین اور دوسرے اعزہ واقرباء کے ساتھ حُسن سلوک اور اچھا معاملہ کرنے کی کوشش کرے۔ بہت سی روایات میں اس کی اہمیت وفضیلت مذکور ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ ہوں میں ہی رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا، میں نے ہی اپنے نام رحمٰن سے اس کا نام نکالا ہے جو رحم کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو قطع کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔ (ترمذی)

---

۳۳ ؎ مسند احمد ، جامع ترمذی، سنن ابن ماجه ، مستدرك حاكم و قال الترمذی حدیث حسن صحیح وقال الحاكم : صحیح علی شرط الشیخین، المتجر الرابح ص ۹٦ ۔ رقم ۳۵۸۔

ایک حدیث میں ہے قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (ترمذی)
تیسری چیز غربا اور فقراء کو کھانا کھلانا، قرآن پاک کی مختلف آیات میں اس کا ذکر ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کھانا کھلائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور پانی پلائے یہاں تک کہ پیاس جاتی رہے حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں پیدا کر دیتے ہیں۔ ہر خندق اتنی بڑی ہے کہ سات سو سال میں طے ہو۔ (کنز العمال)
ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ (کنز العمال)
چوتھی چیز ایسے وقت نماز پڑھنا کہ جب سب لوگ آرام وراحت میں مشغول اور سو رہے ہوں۔ اس کی فضیلت واہمیت اور اجر وثواب بھی متعدد آیات وروایات میں وارد ہے۔ جس کے بعد کسی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس مضمون کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ فرماتے ہیں، میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا "مجھے ایسی چیز بتا دیجئے کہ جس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے تین باتیں ارشاد فرمائیں: اول سلام کا خوب پھیلانا۔ دوم غرباء ومساکین کو کھانا کھلانا۔ سوم رات میں نماز پڑھنا۔

جنت کے بالاخانے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فی الجنة غرفة یری ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها فقال أبو مالك الأشعری :لمن هی یا رسول الله؟ قال من اطاب الكلام ، وأطعم الطعام ، وبات قائما والناس نیام .۳۴ ؎

(ترجمہ) جنت میں ایک بالاخانہ ہے جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آئے گا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کس کے

۳۴ ؎ صحیح ابن حبان ، الترغیب و الترهیب ، المتجر الرابح ص ۹۶، رقم ۳۵۹

لئے ہو گا؟ فرمایا اس شخص کے لئے جو پاکیزہ گفتگو کرے اور (محتاجوں کو) کھانا کھلائے اور کھڑے ہو کر عبادات میں رات گزارے جبکہ باقی لوگ سو رہے ہوں۔
(فائدہ) یہ روایت متعدد صحابہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے اس سے بھی نماز تہجد کی فضیلت ظاہر ہے کہ جن اعمال پر حضور اکرم ﷺ نے جنت کے عمدہ اور آئینہ جیسے چمکدار روشن بالا خانوں کے ملنے کا وعدہ فرمایا ہے ان میں ایک عمل تہجد کی نماز بھی ہے۔ چونکہ یہ نماز رات کی تاریکی میں اداء کی جاتی ہے اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے اس کا بدلہ چمکدار اور روشن بالا خانوں سے عطا فرمایا۔
پاک ہے وہ ذات جس نے رات کی نماز کے لئے تہجد کی جزاء کے طور پر جنت میں بالا خانے بنائے۔

جنت میں اڑنے والا گھوڑا ملے گا

(حدیث علی رضی اللہ عنہ) جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
إنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَخرجُ مِنْ أعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ أسفلِهَا خَيْلٌ مِن ذَهَبٍ مُسرجَةٌ مُلْجمَةٌ مِنْ درٍ وَيَاقُوتٍ لَا تروثُ وَلَا تبولُ لَهَا أَجْنحَةٌ خطْوِسَامدالْبَصر فَيَركَبُهَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَتطيرُ بهِمْ حَيْثُ شَاء وا فَيقُولُ الَّذِيْنَ أَسْفَلَ مِنْهم درَجَةً يَارَبِّ بِمَ بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوا يُصلُّونَ بِاللَّيلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُونَ وَكَانُوا يَصُومُونَ وَكُنْتُمْ تَاكُلُونَ وَكَانُوا يُقَاتِلُونَ وَكُنْتُمْ تَجْبنُوْنَ
جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے اوپر کے حصہ سے پوشاکیں نکلیں گی اور نیچے سے سونے کا گھوڑا جس کو زین اور لگام موتی اور یاقوت کی لگی ہو گی نہ تو یہ لید کرے گا نہ پیشاب کرے گا۔ اس کے پر بھی ہوں گے اس کا قدم حد نگاہ تک پڑے گا اس پر جنتی سوار ہوں گے۔ اور یہ ان کو اٹھا کر اڑے گا جہاں یہ چاہیں گے۔ پس جو لوگ ان جنتیوں سے نچلے درجہ میں ہوں گے وہ عرض کریں گے یا رب تیرے یہ بندے اس بڑی عظمت کو کیسے پہنچے؟ ان کو کہا جائے گا یہ رات کو

نوافل پڑھتے تھے۔ جب تم سوتے تھے اور یہ (نفلی) روزے رکھا کرتے تھے جب تم کھاتے پیتے تھے اور یہ (اللہ کی راہ میں) جہاد کرتے تھے۔ جب تم بزدلی دکھاتے تھے۔ ۳۵۔

(فائدہ) علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رات کے درمیان لوگوں کی غفلت کی حالت میں اور ان کی نیند میں استغراق کی حالت میں تہجد ادا کرنا نزول رحمت اور حصول انوار کا وقت ہوتا ہے۔

تہجد میں سب سے پسندیدہ طریقہ

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أحب الصلاة إلى الله صلوة داود، وأحب الصيام إلى الله صيام داود، وكان ينام نصف الليل، ويقوم ثلثه، وينام سدسه، ويصوم يوما ويفطر يوما. ۳۶۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داود علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) روزہ حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپ آدھی رات آرام میں گزارتے تھے پھر تہائی رات عبادت میں پھر چھٹا حصہ رات کا نیند میں گزارتے تھے۔ آپ ایک دن کا (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک کا چھوڑ دیتے تھے۔

(فائدہ) چونکہ دو تہائی رات سونے کے بعد طبیعت کو نشاط و فرحت حاصل ہو جاتی ہے دل و دماغ حاضر رہتا ہے اور اس وقت عبادت بخوبی ادا ہوتی ہے اس لئے اس طرح نماز پڑھنے کو محبوب ترین نماز فرمایا گیا۔ ایسے ہی چونکہ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے میں نفس پر مشقت و دشواری زائد ہوتی ہے اور

۳۵۔ المتجر الرابح ص ۹۶. كتاب التهجد لابن أبي الدنيا.

۳۶۔ بخاری، مسلم، ابو داود، نسائی، ابن ماجه، مسند احمد، مشكاة المصابيح

یہ زیادتی اجر کا سبب ہے ،۔اس لئے اس روزہ کو بھی پسند فرمایا۔

اللہ دینے میں ملال نہیں کھاتے

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللّٰہ لایمل حتی تملوا ۳۷۔

(ترجمہ) اللہ (کسی عمل کا ثواب دیتے دیتے) نہیں اکتاتے حتی کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔

اللہ کی خاص توجہ کا وقت

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إذا مضی شطر اللیل أوثلثاہ ینزل اللّٰہ الی السماء الدنیا فیقول : ھل من سائل فیعطی ؟ ھل من داع فیستجاب لہ ھل من مستغفر فیغفرلہ ؟ حتی ینفجر الصبح. ۳۸۔

(ترجمہ) جب رات نصف یا تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتے اور فرماتے ہیں کوئی مانگنے والا ہے جس کو عطاء کیا جائے ، کوئی دعا کرنے والا ہے جس کو قبول کیا جائے ، کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کو بخشا جائے (اللہ کی طرف سے یہ نداء ہوتی رہتی ہے) حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(فائدہ) حق تعالیٰ کے آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کو متشابہات میں داخل مانتے ہیں کہ اس کا مطلب صحیح طور پر حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ہم لوگ اس کی صحیح حقیقت و کیفیت سے ناواقف ہیں۔

حضرت امام مالک و حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے دو مطلب بیان فرمائے ہیں ایک تو یہ کہ نزول رب سے مراد حق تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہے یعنی اس وقت میں حق تعالیٰ کی مخصوص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ

۳۷۔ فتح الباری

۳۸۔ مسلم

اس سے رحمت کے فرشتے مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اس وقت رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں تو نداء کا یہ وقت آدھی رات یا دو تہائی گزرنے پر بیان کیا گیا ہے مگر بعض روایتوں میں پچھلی تہائی رات باقی رہنے پر اس نداء کا شروع ہونا مذکور ہے اس لئے دونوں روایتوں میں تعارض ہے۔

ابنِ حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مختلف راتوں کے اعتبار سے یہ وقت بیان کیا گیا ہے۔ بعض راتوں میں آدھی رات کے بعد اور بعض میں دو تہائی رات کے بعد اور بعض میں اخیر رات کے تہائی باقی رہنے پر یہ نداء ہوتی ہے۔

دوسرا جواب حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے کہ ممکن ہے رات میں تین مرتبہ نداء ہوتی ہو۔ ۳۹

تہجد کے خاص فوائد

(حدیث) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عليكم بقيام الليل فانه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة الى ربكم ومكفرة للسيئات و منهاة عن الاثم وفي رواية ومطردة للحسد ۴۰

(ترجمہ) قیام اللیل کی پابندی کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے کے لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ تمہارے رب سے قربت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حسد کو دور کرنے والا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں رات کے قیام یعنی نماز تہجد کے چار اہم ترین

۳۹۔ مرقاة شرح مشكوة لملا على القارى

۴۰۔ ترمذى فى الدعوات معلقا وقد وصله الحا كم وصححه على شرط البخارى و وافقه الذهبى، وابن عدى فى الكامل و البيهقى فى السنن، والعراقى فى تخريج الاحياء وعزاه الى الطبرانى فى الكبير وايضا وسنده حسن، مشكاة المصابيح (۱۲۲۷) ورواه ابن خزيمة فى صحيحه بلفظه . ورواه الطبرانى فى الاوسط ايضا كما فى مجمع الزوائد (۲ ۲۵۱).

فائدے ذکر کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے یہ صالحین کا طریقہ ہے۔
پہلا فائدہ : قربة الی اللہ ہے یعنی نماز تہجد کے ذریعہ سے اللہ کا تقرب اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے تمام عبادات و طاعات اور دین و شرائع کا مقصود صرف یہی ہے کہ معبود حقیقی اور مربی راضی ہو جائے۔ ورضوان من اللہ اکبر۔
دوسرا امر تکفیر سیئات ہے۔ یعنی رات کو حق تعالیٰ کی عبادت وطاعت میں مشغولی سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے۔

من نگویم که طاعتم بپذیر
قلم عفو بر گناهم کش

مگر ایسے مقامات میں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ چھوٹے گناہ معاف ہوتے ہیں کبائر بلا توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ لیکن ایسے مواقع میں عام طور سے انسان کو توبہ واستغفار کی بھی توفیق ہو جاتی ہے۔ اس لئے حدیث میں اس قید کی تصریح نہیں کی جاتی۔
تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسانوں کو خدا کی نافرمانی اور گناہوں سے روکنے کا بہترین اور کامیاب ذریعہ ہے۔ اس کو اختیار کرنے کے بعد انسان گناہوں کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔
چوتھا فائدہ یہ ہے کہ حسد جو اہم ترین گناہوں سے ہے جس سے قرآن میں بھی پناہ مانگی گئی ہے رات کا جاگنا اس کو بھی دور کر دیتا ہے۔
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی ایک روایت ہے مگر اس میں حسد کو دور کرنے کی بجائے بدن سے بیماری دور ہونے کا ذکر ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیام لیل کو لازم پکڑلو اگرچہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو (دوسری رکعت اس کے ساتھ ملانا ضروری ہے)۔ کیونکہ رات کی نماز گناہوں سے روکنے والی

ہے۔ اور اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتی ہے۔ اور قیامت کے دن کی گرمی کو دفع کرتی ہے۔

مؤمن کا شرف اور عزت

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

أتاني جبريل ، فقال ، يا محمد عش ماشئت فإنك ميت واحبب من شئت فإنك مفارقهٗ واعمل ماشئت فإنك مجزى به ، واعلم أن شرف المؤمن قيامه بالليل ، وعزه استغناء ه عن الناس .۴۱؂

(ترجمہ) میرے پاس حضرت جبریل تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! جتنا وقت چاہو زندگی گزار لو بالآخر آپ پر (بھی) موت آکر ہی رہے گی۔ اور جس سے چاہیں محبت رکھیں بالآخر آپ نے اس سے جدا ہونا ہے، اور جو چاہیں عمل کریں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا، آپ جان لیں مؤمن کا شرف رات کی عبادت میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے استغناء ہے۔

قابلِ رشک دو چیزیں ہیں

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لاحسد إلافى اثنتين : رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به آناء الليل وآناء النهار ، ورجل آتاه الله مالا ينفقه آناء الليل وآناء النهار .۴۲؂

(ترجمہ) دو قسم کے لوگوں کے علاوہ اور کسی پر رشک نہیں کیا جاسکتا (۱) وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن عطاء فرمایا۔ اور وہ رات دن اس (کی تلاوت) کے ساتھ نماز میں مصروف ہو۔ (۲) وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ اس کو رات

۴۱؂ الجامع الصغير للسيوطى مع عزوه الى الشيرازى فى الالقاب والحاكم فى المستدرك فى الرقائق والبيهقى فى شعب الإيمان عن سهل و جابر وابو نعيم فى الحلية عن على والطبرانى فى الاوسط والسهمى فى تاريخ جرجان والطيالسى والترغيب للمنذرى والمناوى فى فيض القدير ، والعراقى فى الرد على الصاغانى .

۴۲؂ رواه البخارى و مسلم والترمذى وابن ماجة واحمد عن ابن عمر .

دن (اللہ کی راہ میں) خرچ کر رہا ہو۔

گناہ چھڑا دیتی ہے

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

انه سينهاه ما تقول ۴۳ ؎

(ترجمہ) جو تم کہہ رہے ہو یہ (نماز) اس کو اس سے عنقریب روک دے گی۔
(فائدہ) معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا شخص رفتہ رفتہ بُرے کاموں سے بچنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو توبہ و استغفار کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اسی کی طرف حق تعالیٰ نے آیت ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر میں ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک نماز بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روکتی ہے۔
حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تفسیری فوائد میں تحریر فرماتے ہیں نماز کا بُرائیوں سے روکنا دو معنی میں ہو سکتا ہے۔ ایک بطریق تسبب یعنی نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت و تاثیر رکھی ہو کہ نمازی کو گناہوں او رُبرائیوں سے روک دے جیسے کسی دوا کا استعمال کرنا بخار وغیرہ امراض کو روک دیتا ہے۔ اس صورت میں یاد رکھنا چاہئے کہ دوا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی ایک ہی خوراک بیماری کو روکنے کے لئے کافی ہو جائے بعض دوائیں خاص مقدار میں مدت تک التزام کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ اس وقت اس کا نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے بشرطیکہ مریض کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی خاصیت کے منافی ہو۔ پس نماز بھی بلاشبہ قوی التاثیر دوا ہے جو روحانی بیماریوں کو روکنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہاں ضرورت ہے اس کی کہ ٹھیک مقدار میں اسی احتیاط اور بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے جو اطباء روحانی نے تجویز کیا ہو،

---

۴۳ ؎ مسند احمد، شعب الایمان بیهقی ، مشکوۃ المصابیح (۱۲۳۷)

خاصی مدت تک اس پر مواظبت کی جائے۔ اس کے بعد مریض خود محسوس کرے گا کہ نماز کس طرح اس کی پرانی بیماریوں اور برسوں کے روگ کو دور کرتی ہے۔
دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ نماز کا برائیوں سے روکنا بطور اقتضاء کے ہو یعنی نماز کی ہر ہیئت اور اس کا ہر ذکر مقتضی ہے کہ جو انسان ابھی ابھی بارگاہِ الٰہی میں اپنی بندگی، فرمانبرداری، خضوع و تذلل اور حق تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار و اقرار کر کے آیا ہے۔ مسجد سے باہر آکر بھی بد عہدی اور شرارت نہ کرے، اور شہنشاہِ مطلق کے احکام سے منحرف نہ ہو گویا نماز کی ہر ادا مصلی کو پانچ وقت حکم دیتی ہے کہ اے بندگی اور غلامی کا دعویٰ کرنے والے واقعی بندوں اور غلاموں کی طرح رہ، اور بزبانِ حال مطالبہ کرتی ہے کہ بےحیائی اور شرارت و سرکشی سے باز آ۔ اب کوئی باز آئے یا نہ آئے۔ مگر اب نماز بلا شبہ اس کو روکتی اور منع کرتی ہے جیسے حق تعالیٰ خود روکتا اور منع فرماتا ہے ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان .
پس جو بد بخت اللہ تعالیٰ کے روکنے اور منع کرنے پر بھی برائی سے نہیں رکیں نماز کے روکنے پر ان کا نہ رکنا کوئی محلِ تعجب نہیں ہے۔ ہاں یہ واضح رہے کہ ہر نماز کا روکنا اور منع کرنا اسی درجہ تک ہے جہاں تک اس کے ادا کرنے میں خدا کی یاد سے غفلت نہ ہو۔ کیونکہ نماز محض چند مرتبہ اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔ سب سے بڑی چیز اس میں خدا کی یاد ہے نمازی ارکانِ صلوٰۃ ادا کرتے وقت اور قراءت قرآن یا دعا و تسبیح کی حالت میں جتنا حق تعالیٰ کے جلال کو مستحضر اور زبان و دل کو موافق رکھے گا اتنا ہی اس کا دل نماز کے منع کرنے کی آواز کو سنے گا اور اسی قدر نماز اس کی برائیوں کے چھڑانے میں مؤثر ثابت ہو گی۔ ورنہ جو نماز قلب غافل سے ادا ہو وہ صلوٰۃ منافق کے مشابہ ٹھہرے گی جس کی نسبت حدیث میں فرمایا لایذکر اللّٰہ الا قلیلا اسی نماز کی نسبت لم یزدد من اللّٰہ الا بعدا کی وعید آئی ہے۔

تین قسم کے لوگ اللہ کے محبوب

(حدیث) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ثلاثة يحبهم الله ، ويضحك إليهم ، ويستبشر بهم : الذى إذا انكشفت فئة قاتل وراء ها بنفسه لله عزوجل ، فإما أن يقتل وإما ان ينصره الله ويكفيه ، فيقول : انظروا إلى عبدى هذا كيف صبرلى بنفسه؟
والذى له إمراة حسنة وفراش لين حسن، فيقوم من الليل، فيقول : يذرشهوته ويذكرنى، ولوشاء رقد، والذى إذا كان فى سفر ، وكان معه ركب،فسهروا، ثم هجعوا ، فقام من السحر فى ضراء وسراء. ۴۴؎

(ترجمہ) تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اور ان کو دیکھ کر ہنستے اور خوش ہوتے ہیں (۱) وہ شخص جب اس کے سامنے کوئی لشکر (کفار) ظاہر ہو اس نے بذات خود صرف اللہ کی رضا کے لئے اس سے جہاد کیا پھر یا تو شہید ہو گیا یا اللہ نے اس کی مدد کی اور اس کی حفاظت کی۔ (اس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے) فرماتے ہیں میرے اس بندے کی طرف دیکھو اس نے میرے لئے اپنی جان پر کیسے صبر کیا۔
(۲) وہ شخص جس کی بیوی حسین ہو اور بستر نرم و گداز اور عمدہ ہو پھر بھی وہ رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی خواہش کو چھوڑا اور مجھے یاد کیا اگر یہ چاہتا تو سو جاتا۔
(۳) وہ شخص جو سفر میں تھا اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے جو کچھ دیر جاگتے رہے پھر سو گئے۔ مگر یہ شخص راحت و مشقت کے ساتھ تہجد کے لئے کھڑا ہو گیا۔

۴۴؎ معجم طبرانى كبير واسناده حسن وقال الهيثمى فى المجمع رجاله ثقات ترغيب و ترهيب المتجر الرابح ص ۹۸

اللہ کے زیادہ ذکر کرنے والے مرد و عورتیں

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إذا استيقظ الرجل من الليل ، وأيقظ اهله وصليا ركعتين كتبا من الذاكرين الله كثيراً والذاكرات. ۴۵ ـ

(ترجمہ) جب کوئی شخص رات کو خود بھی جاگتا ہے اور اپنی اہلیہ کو بھی جگاتا ہے پھر یہ دونوں دو رکعتیں پڑھتے ہیں ان دونوں کو اللہ کے زیادہ یاد کرنے والے مردوں اور زیادہ یاد کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) اہل سے مراد یا تو فقط بیوی ہے یا بیوی اور اولاد اقارب بھی۔ ذاکرین وذاکرات میں لکھے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتوں میں داخل کرنے کے متعلق لکھنے کا حکم فرما دیتے ہیں اور وہی اجر و ثواب عطاء فرماتے ہیں جو ذاکرین وذاکرات کو۔ ان کے متعلق قرآن میں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے یہی ان دو رکعت پڑھنے والے مرد اور عورتوں کو بھی عطاء فرمائیں گے۔

قیام میں تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ، ومن قام بمائة آية كتب من القانتين ، ومن قام بألف آية كتب من المقنطرين . ۴۶ ـ

(ترجمہ) جس نے رات کو (بیدار ہو کر) دس آیات کی (نماز میں یا ویسے ہی)

---

۴۵ ـ الجامع الصغير للسيوطي و عزاه لابي داود والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم في المستدرك ، المتجر الرابح ص ۹۷.

۴۶ ـ ترغيب و ترهيب بحواله ابو داود وابن خزيمه في صحيحه ١٥ ورواه ابن حبان في صحيحه ، الجامع الصغير للسيوطي.

تلاوت کی وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے رات کو (بیدار ہو کر) سو آیات کی تلاوت کی وہ عبادت گزاروں میں سے لکھا جائے گا۔ اور جس نے رات کو (بیدار ہو کر) ایک ہزار آیت تلاوت کی وہ قنطار والوں میں سے لکھا جائے گا۔

پوری رات کی عبادت کا ثواب

(حدیث) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من قرأ بمائة آية في ليلة كتب له قنوت ليلة ۔ ۴۷

(ترجمہ) جس نے کسی رات میں ایک سو آیت کی تلاوت کی اس کے لئے اس رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

رات کو تلاوت کا ثواب

(حدیث) حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سید دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من قرأعشر آيات في ليلة كتب له قنطار (من الأ جر) والقنطار خير من الدنيا و مافيها ، فإذا كان يوم القيامة يقول ربك عزوجل إقرأ وارق بكل آية درجة ، حتى ينتهي إل آخر آية معه ، يقول الله عزوجل للعبد : اقبض . فيقول العبد بيده : يارب ! انت اعلم . يقول بهذه الخلد وبهذه النعيم . ۴۸

(ترجمہ) جس نے کسی رات میں دس آیات کی تلاوت کی اس کے لئے ثواب کا ایک قنطار لکھا جائے گا اور ایک قنطار دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔ جب قیامت کا دن ہو گا تیرا پروردگار عزوجل ارشاد فرمائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجات) چڑھتا جا (تیرے لئے) ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ ہے، حتی کہ وہ

۴۷۔ مسند احمد، نسائی، وقال العراقی اسناده صحيح، الجامع الصغير.

۴۸۔ ترغیب و ترهيب، طبرانی كبير واوسط بسند حسن، المتجر الرابح ص ۹۹.

اپنی یادہ شدہ آیات کو پڑھ لے گا اور اپنے درجات جنت مکمل حاصل کر لے گا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل بندے سے فرمائیں گے قبضہ کرو بندہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا یارب! آپ بہتر جانتے ہیں (میں کس کو قبضہ میں لوں؟) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس داہنے ہاتھ میں میں جنت کو اور اس (بائیں) ہاتھ میں (اس کی) نعمتوں کو۔

رات کو سونے والے کے کانوں میں شیطان کا پیشاب

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سو گیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ (اس سے تہجد چھوٹ گئی تھی یا صبح کی نماز چھوٹ گئی تھی)۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

ذاک رجل بال الشیطان فی اذنہ او قال فی اذنیہ ۴۹۔

(ترجمہ) یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کیا ہے یا آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کیا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں نماز سے یا تو صبح کی نماز مراد ہے یا تہجد کی۔ شیطان کا پیشاب کرنا بعض علماء کے نزدیک حقیقت پر محمول ہے کہ شیطان واقعی پیشاب کر دیتا ہے چنانچہ بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ وہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد یا صبح کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکے تو انہوں نے خواب میں ایک سیاہ رنگ کے آدمی کو دیکھا کہ اُس نے اپنا پاؤں اُٹھا کر ان کے کان میں پیشاب کیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو اپنے کان کو ہاتھ لگائے تو شیطان کے پیشاب کی تری محسوس بھی ہو گی۔ مگر بعض علماء نے کہا کہ یہ شیطان کے حقیر سمجھنے کی طرف کنایہ ہے کیونکہ جب آدمی کسی چیز کو حقیر سمجھتا ہے تو اس پر پیشاب کر دیتا ہے۔ (مظاہر حق) مطلب یہ کہ ایسا شخص شیطان جیسی بدترین مخلوق کی نگاہ میں بھی حقیر ہوتا ہے۔ صاحب لوائح نے لکھا ہے، ہمارے ایک دوست کو ایک مرتبہ اس کا اتفاق ہوا ہے کہ جب وہ سو کر اُٹھا تو پیشاب اس کے دونوں کانوں

۴۹۔ البخاری و مسلم والنسائی۔

سے گردن کی طرف بہہ رہا تھا۔ پھر اس نے میرے سامنے پیشاب کو دھویا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ (شیطان کا پیشاب کرنا)، ایک معنوی چیز ہے لہذا مناسب ہے کہ جو شخص اس حدیث پر ایمان رکھتا ہو وہ جب سو کر اُٹھے تو اپنے کانوں کو پیشاب سے پاک صاف کر لیا کرے اگرچہ اس کا پیشاب نظر نہ آئے۔

خدا کا مبغوض

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إن اللّٰه يبغض كل جعظرى جواظ صخّاب فى الأسواق، جيفة بالليل، بالنهار، عالم بأمر الدنيا، جاهل بأمر الآخرة. ۵۰ ۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہر متکبر، تند مزاج اور بازاروں میں شور کرنے والے سے بغض رکھتے ہیں جو رات کو مردار ہی کی طرح پڑا رہے (عبادت کے لئے نہ اٹھے) اور دن میں گدھے (کی خصلتوں) کی طرح رہے۔ دنیا داری سے واقف ہو، آخرت کی تیاری سے جاہل ہو۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ جو آدمی خدا کی یاد سے غافل ہے۔ نہ ذکر اذکار میں مشغول ہوتا ہے نہ تسبیح و تہلیل میں نہ تہجد پڑھتا ہے نہ اور کوئی عبادت کرتا ہے، بلکہ اپنے آرام وراحت کی وجہ سے پڑا سوتا رہتا ہے تو وہ شخص مردہ ہے اس کو حقیقی حیات حاصل نہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ایک سخت مزاج، زیادہ کھانے والا اور بازاروں میں چیخنے والے شخص کی طرح مبغوض ہے، آخرت سے غافل ہے خدا کی نظر عنایت سے محروم ہے۔

جماعت ابرار کی نماز

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

---

۵۰ ۔ صحیح ابن حبان، سنن الکبری بیہقی، الجامع الصغیر للسیوطی۔

جعل اللّٰہ علیکم صلاۃ قوم أبرار، یقومون اللیل ویصومون النھار لیسوا بائمۃ ولافجار ۵۱ـ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نیک لوگوں کی نماز پسند کی ہے یہ لوگ رات بھر نماز پڑھتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں نہ تو یہ اثام ہیں اور نہ ہی بدکار۔

تہجد کبھی نہ چھوڑو

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم رات کی تہجد نہ چھوڑنا کیونکہ آنحضرت ﷺ بھی اس کو نہیں چھوڑا کرتے تھے، آپ جب بیمار ہوتے تھے یا تھکے ہوئے ہوتے تھے بیٹھ کر ادا کر لیتے تھے۔ ۵۲ـ

تہجد کا وقت

(حدیث) حضرت ابو مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا رات کے کون سے وقت میں تہجد ادا کرنا افضل ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سے سوال کیا تھا جس طرح سے آپ نے سوال کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا رات کے آخری حصہ کے درمیان میں یا رات کے درمیان میں مگر ایسا کرنے والے لوگ کم ہیں۔

(فائدہ) جوف اللیل الغابر اونصف اللیل میں راوی حدیث حضرت عوف کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے پہلا جملہ بیان فرمایا یا دوسرا۔ ۵۳ـ

۵۱ـ عبدبن حمید، المختارہ للضیاء المقدسی، الجامع الصغیر للسیوطی۔

۵۲ـ ابو داود و ابن خزیمہ جامع الاصول ج ٦ وقال الشیخ عبدالقادر الارناؤوط اسنادہ صحیح۔

۵۳ـ الفتح الربانی للساعاتی۔

مخلص عبادت گزاروں میں شمار

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من صلی فی لیلة بمائة آیة لم یکتب من الغافلین ، ومن صلی فی لیلة بمائتی آیة فإنه یکتب من القانتین المخلصین. ۵۴؎

(ترجمہ) جس شخص نے کسی رات میں سو آیات نماز میں تلاوت کیں وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے کسی رات میں دو سو آیات تلاوت کیں وہ مخلص عبادت گزاروں میں لکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے فخر

(حدیث موقوف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سن لو اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں کو دیکھ کر ہنستے ہیں (۱) وہ شخص جو سردی کی رات میں اپنے بستر، لحاف اور کمبل سے اُٹھا اور وضو کر کے نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے بندے کو جو کام اس نے کیا ہے کس چیز نے مجبور کیا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں جو کچھ آپ کے پاس ثواب ہے اس کی امید نے اور جو کچھ آپ کے پاس عذاب ہے اس کے خوف نے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس چیز کی اس نے امید کی وہ میں نے اس کو دے دی اور جس چیز سے اس نے خوف کھایا میں نے اس کو اس سے امن دیا۔ ۵۵؎

رات کے کثرت نوافل میں حضور ﷺ کے پاؤں پر ورم آجاتی تھی

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ میں

۵۴؎ مستدرك حاكم (۱/۳۰۹) صحيح على شرط مسلم و وافقه الذهبى ، وابن خزيمه ، المتجر الرابح ص ۹۹.

۵۵؎ طبرانى كبير ، مجمع الزوائد (ج ۲/ص ۲۵۷) واسناده حسن.

نے عرض کیا آپ اتنا قیام کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہیں ؟ آپ نے فرمایا کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ ۵۶ ۔

(فائدہ) یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں اور بھی زیادہ عبادت کرنی چاہیئے۔ تاکہ خدا کی شکر گزاری ہو اور اس کے سبب درجات و مراتب میں زیادتی ہو جائے کیونکہ نعمتوں کے شکر کرنے سے زیادتی کا وعدہ خود قرآن پاک میں مذکور ہے لئن شکر تم لا زید نکم (احیاء)۔

غور فرمایئے کہ حضور تو باوجود گناہوں کی مغفرت کے اسقدر اہتمام اور مجاہدہ و ریاضت فرمائیں۔ اور ہم لوگ باوجود گنہگار ہونے کے نہایت ہی بے فکری اور اطمینان کے ساتھ رات گزاریں۔ کیا امتی ہونے کا یہی تقاضا ہے ؟

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم نے خدا کی عبادت جنت اور ثواب کی اُمید سے کی یہ تاجروں اور سوداگروں کی عبادت ہے کہ ایک تاجر و سوداگر جس طرح اپنے مال کی تجارت کرتا اور بدلہ حاصل کرتا ہے اسی طرح یہ عبادت کرنے والے بھی بدلہ حاصل کرنے کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں۔

دوسری قوم نے خوف الٰہی کی وجہ سے عبادت کی یہ غلاموں کی عبادت ہے کہ غلام اپنے آقا اور سردار کی فرمانبرداری اور اطاعت محض خوف کی وجہ سے کرتا ہے۔

تیسری قوم نے محض شکر الٰہی کی وجہ سے خدا کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت کی۔ یہ بہترین لوگوں کی عبادت ہے۔ حافظ شیرازی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

تو بندگی چوں گدایان بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

---

۵۶ ۔ رواہ البخاری و مسلم المتجر الرابح ص ۱۰۰ وروی مثلہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انظر شمائل الترمذی۔

حضور ﷺ کے سونے اور اٹھنے کے وقت کی دعائیں

(حدیث) جب آنحضرت ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

باسمك اللهم أموت وأحيا

اے اللہ میں آپ کے نام پر سوتا اور جاگتا ہوں۔

اور جب آپ ﷺ اپنی نیند سے بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

الحمدلله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور ۵۷۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آخری تین سورتیں پڑھنے کا معمول

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بھی اپنے بستر پر سونے لگتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے ان پر پھونک مارتے پھر ان پر قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر ان دونوں کو اپنے جسم پر جتنا پھیر سکتے تھے پھیرتے ان کے پھیرنے کی ابتداء اپنے سر اور چہرے سے اور اپنے جسم کے اگلے حصے سے کرتے تھے۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔ ۵۸۔

آیۃ الکرسی کا عمل

(حدیث) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب آپ اپنے بستر کی ٹیک لگاتے تھے تو آیت الکرسی الله لا اله الا هوالحی القیوم اخیر تک تلاوت فرماتے تھے۔ (اگر تم بھی یہ عمل کرو تو اللہ کی طرف سے تم پر

۵۷۔ رواہ مسلم والنسائی واحمد فی مسندہ عن البراء والبخاری واحمد و ابو داود و الترمذی والنسائی وابن ماجة عن حذیفة واحمد والبخاری ومسلم عن ابی ذر۔

۵۸۔ رواہ البخاری و مسلم

بھی تمام رات کے لئے)ایک محافظ قائم رہے گا اور صبح تک شیطان بھی تمہارے قریب نہ آئے گا۔۵۹ ؎

---

۵۹ ؎ جزؤ من حديث البخاری .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ تہجد

تہجد گزار کا بستر

(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کھجور کی رسی سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ ﷺ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جو کھجور کی چھال سے بھر اگیا تھا۔ آپ کے پاس آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ حضرات حاضر ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے آنحضرت ﷺ نے اپنی کروٹ بدلی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے اور چارپائی کے بان کے درمیان کوئی کپڑا نہ دیکھا جبکہ اس بان نے حضور ﷺ کے پہلو پر نشان ڈال دیا تھا یہ دیکھ کر حضرت عمر رونے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں آپ اللہ عزوجل کے نزدیک قیصر و کسریٰ سے بھی زیادہ عزت و عظمت والے ہیں وہ دونوں دنیا میں بڑے عیش و آرام میں ہیں اور آپ یا رسول اللہ! اس حالت میں ہیں جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اماترضی ان تکون لھم الدنیا ولنا الآخرۃ؟ قال عمر: بلی، قال: فانہ کذلک۔

تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دنیا تو ان کے لئے ہو اور آخرت ہمارے لئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ ٦٠ ؎

(فائدہ) علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص پر سستی اور آرام پسندی کا غلبہ ہو تو وہ بستر کے آرام دہ ہونے میں مبالغہ نہ کرے کیونکہ یہ نیند اور غفلت کی کثرت کا اور خیر و برکات سے محروم رکھنے کا سبب ہے۔ ٦١ ؎

---

٦٠ ؎ اخرجہ احمد فی مسندہ وھو عند البخاری و مسلم وابن ماجۃ من حدیث عمر ....

٦١ ؎ فیض القدیر (٥/ ١٨٠)

سونے کی کروٹ

(حدیث) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب آپ لیٹتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔ ۶۲ ؎

(فائدہ) یہ حالت بھی انسان کو تہجد کے وقت بیدار کرنے کے لئے معاون ہے۔

کفایت کرنے والی دو آیات :

(حدیث) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من قرأ با لآیتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاه . ۶۳ ؎

(ترجمہ) جس شخص نے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات میں تلاوت کیں تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

لیٹنے کا مسنون عمل

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

إذا اوى أحدكم إلى فراشه، فلينفضه بداخلة إزاره ، فإنه لايدرى ماخلفه عليه ثم ليضطجع على شقه الأيمن ، ثم ليقل باسمك ربى وضعت جنبى، وبك أرفعه ، إن أمسكت نفسى فار حمها ، وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين . ۶۴ ؎

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنے بستر کے پاس آئے تو اپنی چادر کے اندرونی

---

۶۲ ؎ طبرانی فی الکبیر عن حفصة وخرجه الترمذی من البراء بزیادة 'وقال رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك قال المناوی واشار المؤلف ای السیوطی الی صحته کما فی فیض القدیر شرح الجا مع الصغیر.

۶۳ ؎ رواه البخاری و مسلم .

۶۴ ؎ رواه البخاری و مسلم و ابو داود

حصہ (وہ کنارے جو چادر باندھتے وقت اکٹھے کر کے اندر ڈال دیتے ہیں) سے بستر کو جھاڑ دے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اس کے جانے کے بعد اس میں کیا ہوا (کوئی موذی چیز تو اس میں داخل نہیں ہو گئی) پھر وہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے پھر یہ کہے بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ (اے میرے رب میں آپ کے پاک نام سے اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور آپ (کی توفیق) کے ساتھ میں اس کو اٹھا رہا ہوں۔ اگر آپ میری روح کو نیند آنے کے بعد اپنے پاس روک لیں (اور موت دے دیں) تو اس پر رحم فرمائیں اور اگر اس کو چھوڑ دیں تو اس کی اس چیز کے ساتھ حفاظت فرمائیں جس کے ساتھ آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

(حدیث) حضرت ابو الازہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رات کو سونا چاہتے تو یہ پڑھا کرتے تھے بسم اللّٰه وضعت جنبی ، اللهم اغفرلی ذنبی ، واخسأ شیطانی وفك رهانی وثقل میزانی واجعلنی فی الندی الاعلی۔ ۶۵؎

(ترجمہ) میں اللہ کے نام سے سوتا ہوں، اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو دور فرما دے، میری گردن کو (دوزخ سے) آزاد کر دے اور میری میزان کو بھاری کر دے اور مجھے ملأ اعلی کے فرشتوں میں شامل کر دے۔

(فائدہ) علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ دعا مشروع دعاؤں میں سے بڑی جلیل القدر اور جامع دعا ہے جب بھی سونا چاہیں اس کو ضرور پڑھ لیا کریں۔ ۶۶؎

(حدیث) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

۶۵؎ رواه ابو داود والحاكم فی المستدرك وحسنه المناوی وصححه الحاكم والسیوطی ، فیض القدیر (۵/۹۲). وكتاب الاذكار للنووی .

۶۶؎ فیض القدیر للمناوی .

جناب آقائے دو عالم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے پھر یہ فرماتے **اللهم قني عذابك يوم تبعث عبادك** (اے اللہ! آپ مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھئے جس دن آپ اپنے بندوں کو (حساب کتاب کے لئے قبروں سے) اٹھائیں گے)۔ یہ عمل آپ تین مرتبہ کرتے تھے۔ ٦٧ ـ

سونے کے وقت کی آخری دعا

(حدیث) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

إذا أتيت مضجعك، فتوضأ وضوئك للصلوة ثم اضطجع على شقك الأيمن وقل اللهم إني أسلمت نفسي إليك ، ووجهت وجهي إليك ، وفوضت أمري إليك وألجأت ظهري إليك،رغبة ورهبة إليك لا ملجأ ولامنجا منك إلا إليك آمنت بكتابك الذي أنزلت ، وبنبيك الذي أرسلت، فإن مت مت على الفطرة واجعلهن آخرماتقول . ٦٨ ـ

(ترجمہ) جب تم اپنے بستر پر آنا چاہو تو نماز والا وضو کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ پڑھو **اللهم اني اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لاملجأ ولامنجامنك الااليك آمنت بكتابك الذي انزلت و بنبيك الذي ارسلت** ۔ پس اگر تم (اس رات) میں فوت ہو گئے تو تم ایمان کی موت پر مرو گے۔ ان کلمات کو سب سے آخر میں پڑھا کرو۔

(مذکورہ دعاؤں کا ترجمہ) اے اللہ! میں نے اپنی روح کو آپ کے سپرد کیا، اور

---

٦٧ ـ رواه ابو داود والنسائي في اليوم والليلة ورمز السيوطي لحسنه في الجامع الصغير.

٦٨ ـ رواه البخاري و مسلم.

اپنا رخ آپ کی طرف پھیرا، اور اپنا معاملہ آپ پر چھوڑا، اور اپنی پشت آپ کی طرف پناہ میں دی آپ کی طرف رغبت سے اور آپ کے خوف سے، آپ کے علاوہ اور کوئی جائے التجاء اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے، میں آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی اور آپ کے اس نبی پر ایمان لایا جس کو آپ نے رسول بنا کر بھیجا۔

مسواک

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب رات میں اٹھتے تھے تو آپ دہن مبارک کو مسواک سے اچھی طرح سے صاف کرتے تھے۔ ۶۹؎

بیدار ہونے کی سنت

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نیند کو اپنے ہاتھ سے چہرہ سے ہٹاتے تھے۔ پھر آسمان کی طرف نگاہ فرما کر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرماتے تھے۔ ۷۰؎

(فائدہ) امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں چہرہ سے نیند کو ہاتھ سے مسح کر کے دور کرنے کا استحباب معلوم ہوتا ہے۔ اور اس نیند سے اٹھنے کے بعد ان آیات کے پڑھنے کا استحباب بھی ثابت ہوتا ہے۔ ۷۱؎

۶۹؎ رواہ البخاری و مسلم و ابو داود والنسائی وابن ماجه واحمدفی مسنده عن حذیفة و الاسناد عند البخاری کله کو فیون وفی روایة مسلم اذا قام لیتهجد.

۷۰؎ رواہ مسلم

۷۱؎ نووی شرح مسلم (۲/۴۱۶)

نمازِ تہجد کا مسنون طریقہ

وقتِ قیام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کے شروع حصہ میں سو جاتے تھے اور آخری حصے میں جاگتے تھے پھر اگر آپ کو اپنے اہلِ خانہ سے حاجت ہوتی تھی تو اس کو پورا کرتے تھے پھر سو جاتے تھے۔ پھر جب صبح کی اذان ہوتی تھی تو فوراً اٹھ جاتے تھے۔ ۷۲ ؎

(حدیث) حضرت ام سلمہ (ام المؤمنین) رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ نماز پڑھتے تھے پھر اتنی دیر کے لئے سو جاتے تھے پھر اتنی دیر نماز پڑھتے جتنی دیر سوتے تھے، پھر اتنی دیر سو جاتے جتنی دیر آپ نے نماز پڑھی تھی حتی کہ صبح طلوع ہو جاتی تھی۔

تکبیر افتتاح کے بعد کی ایک ثناء

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو (تکبیر افتتاح کے بعد نماز میں بطور ثناء کے) یہ پڑھا کرتے تھے **اللهم لك الحمد أنت قيم السماوات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد لك ملك السماوات ومن فيهن ، ولك الحمد انت نور السموات والأرض(ومن فيهن) ولك الحمد انت مَلِك السماوات والأرض (ومن فيهن) ولك الحمد أنت الحق، ووعدك الحق، ولقاء ك حق ، وقولك حق، والجنة حق، والنار حق، والنبيون حق، ومحمد ﷺ حق، و الساعة حق، اللهم لك أسلمت ، وبك آمنت ، وعليك توكلت، وإليك أنبت، وبك خاصمت، وإليك حاكمت، (أنت ربنا وإليك المصير) فاغفرلی ماقدمت وما أخرت ، وما أسررت و ماأعلنت (وماأنت أعلم به منی)، أنت المقدم وأنت**

---

۷۲ ؎ بخاری، مسلم ، ابو داود ، نسائی واللفظ لمسلم فی کتاب صلوة المسافرین باب صلوة الليل.

المؤخر (أنت إلهي) لاإله إلاأنت،ولاإله غيرك ، ولاحول ولاقوة إلابالله. ۴۳ـ

(ترجمہ) اے اللہ! سب تعریفیں صرف آپ کے لئے ہیں۔آپ سب آسمانوں، زمین اور ان میں جو کچھ ہے سب کو اپنی تدبیر کے ساتھ قائم رکھنے والے ہیں۔ آپ ہی کے لئے حمد ہے آپ ہی آسمانوں، زمین اور ان سب کی ہر چیز کو روشن کرنے والے ہیں۔ آپ کے لئے ہی حمد ہے، آپ ہی آسمانوں، زمین اور ان سب کی ہر چیز کے مالک ہیں، آپ کے لئے حمد ہو آپ حق ہیں، آپ کا وعدہ حق ہے آپ کی ملاقات حق ہے، آپ کی بات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد ﷺ حق ہیں، قیامت حق ہے___ اے اللہ! میں آپ کے لئے اسلام لایا، آپ پر ایمان لایا، آپ پر توکل کیا، آپ کی طرف متوجہ ہوا، تیری وجہ سے میں نے (تیرے دشمنوں سے) دشمنی کی، اور (اپنی زندگی وغیرہ کے مسائل میں) آپ کے دین سے فیصلے لیتا ہوں۔ آپ ہی ہمارے پروردگار ہیں اور انجام کار آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے، آپ میرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیں پوشیدہ بھی اور ظاہری بھی جن کو آپ مجھ سے جانتے ہیں، آپ مقدم بھی ہیں اور مؤخر بھی، آپ میرے الٰہ ہیں، آپ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، نہ حرکت ہے نہ قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے۔

افتتاح کے بعد کی دوسری ثناء

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر (تحریمہ) کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

سبحانك اللهم وبحمدك ، وتبارك اسمك، وتعالى جدك ولاإله غيرك ثم يقول، لااله إلا الله (ثلاثا) ثم يقول الله أكبر كبيرا (ثلاثا) أعوذ

۴۳ـ رواه البخاری واللفظ له (ماعدا بین الاقواس) ومسلم و ابو عوانة و ابو داود وابن نصر المروزی فی قیام اللیل و الدرامی .

باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ ثم یقرأ. ۷۴؎

(ترجمہ) اے اللہ ! آپ پاک ہیں اور اپنی حمد کے ساتھ ہیں ، آپ کا نام مبارک ہے، آپ کی بزرگی بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ پھر تین مرتبہ یہ عرض کرتے لاالہ الا اللہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کبیرا پڑھتے۔ پھر تین مرتبہ اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ پڑھتے پھر قراءت فرماتے۔

(فائدہ) ان دو دعاؤں کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ سے کچھ افتتاحی دعائیں منقول ہیں۔

۷۴؎ ابو داود، کتاب الصلوۃ باب من رأی الاستفتاح بسبحانك وصححه الألبانی فی مشکاۃ المصابیح رقم (١٢١٧) ولمزید الکلام علیه راجع بذل المجهود ج ٤ ص ٥١٣، ٥١٤.

بارگاہِ خداوندی میں پیش ہونے کے لئے خوشبو لگانا

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ایک برتن تھا جس میں آپ کے لئے مسواک پیش کیا جاتا تھا۔ جب آپ رات کو اٹھتے، رفع حاجت کے لئے جاتے، پھر استنجاء کرتے پھر مسواک کرتے پھر وضو کرتے پھر اپنی بیویوں کے عطردان سے خوشبو طلب کرتے تھے۔ ۷۵ ؎

تعداد رکعات تہجد

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی رات کی نماز (تہجد) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا سات بھی ہوتی تھیں، نو بھی، گیارہ بھی سوائے فجر کی دو سنتوں کے۔ ۷۶ ؎

(نوٹ) ان سات، نو، گیارہ میں وتر کی رکعات بھی شامل ہیں کیونکہ آپ نماز وتر تہجد کے آخر میں پڑھا کرتے تھے۔

---

۷۵ ؎ مختصر قیام اللیل محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ٤٨۔

۷۶ ؎ رواہ البخاری فی کتاب التھجد باب کیف کان صلوۃ النبی ﷺ۔

تہجد کا حسن اور طوالت

(حدیث) حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ کی رمضان المبارک میں (تہجد کی) نماز کیسی ہوتی تھی؟ توانہوں نے فرمایا۔

ماکان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولافی غیرہ علی إحدی عشرۃ رکعۃ یصلی أربعا فلاتسل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی أربعا فلاتبسل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلاثا۔ ۷۷ ؎

(ترجمہ) آنحضرت ﷺ کی نمازِ (تہجد) رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعتوں سے عام طور پر زائد نہیں ہوتی تھی۔ آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کے حسن اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو (آپ ان کو بہت بنا سنوار کر بڑے عمدہ طریقہ سے ادا کرتے تھے) پھر (اور) چار رکعات ادا کرتے تھے تم ان کے (بھی حسن) اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو (ان کو بھی بڑے حسین طریقہ سے ادا کرتے تھے) پھر اس کے بعد تین رکعات (وتر) ادا کرتے تھے۔

(فائدہ) آپ ﷺ کی عام طور پر تہجد کی نماز آٹھ رکعات اور تین وتر پر مشتمل ہوتی تھی کبھی اس سے دو رکعات زائد اور کبھی دو یا چار رکعات کم بھی پڑھ لیتے تھے حسبِ بشاشتِ طبع، خوب بنا سنوار کر پڑھتے تھے۔

کبھی آپ شروع میں ہلکی سی دو رکعات پھر دو طویل طویل رکعات پڑھتے پھر ان پہلی دو طویل رکعات سے کچھ ہلکی رکعات پڑھتے پھر ان سے بھی کچھ ہلکی دو رکعات پڑھتے پھر ان سے بھی ہلکی دو رکعات پڑھتے پھر ان سے بھی ہلکی دو رکعات پڑھتے، پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے اس طرح سے یہ ۱۳ رکعات ہو جاتی تھیں۔ ۷۸ ؎

---

۷۷ ؎ بخاری کتاب التہجد باب کیف کان صلوۃ النبی ﷺ

۷۸ ؎ المؤطا فی صلوۃ اللیل، مسلم صلوۃ المسافرین، وابو عوانہ وابو داود و ابن نصر۔

دو خفیف رکعات کی مقدار

حضرت ابن سیرین ان خفیف دو رکعات میں سے پہلی رکعت میں (یا ایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یأتی یوم لابیع فیه ولاخلة) سے لے کر (اصحاب النار هم فیها خالدون) تک اور دوسری رکعت میں (لله مافی السموٰات ومافی الارض) سے اخیر سورۃ تک پڑھا کرتے تھے۔۷۹ ؎

طویل رکعات کی مقدار

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنی (خالہ) ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا آنحضرت ﷺ رات کو تہجد کے لئے اُٹھے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف میں کھڑا ہو گیا آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا۔ پھر آپ نے تیرہ رکعات پڑھیں میں نے آپ کی ہر رکعات میں قیام کا اندازہ سورۃ "یاایھا المزمل" پڑھنے کی مقدار کے برابر لگایا۔ ۸۰ ؎

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھی، آپ نے سورۃ بقرہ شروع فرمائی میں نے سوچا کہ آپ پہلی سو رکعات پر رکوع کر لیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے سوچا کہ ایک رکعت کو اس میں پورا کریں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے مگر آپ نے سورۃ نساء شروع کر کے مکمل فرمائی پھر سورۃ آل عمران شروع کی اور پڑھ لی اور پڑھی بھی ٹھہر ٹھہر کر (جلدی نہ فرمائی) آپ جب بھی کسی تسبیح کی آیت پر سے گزرتے تو تسبیح ادا کرتے جب کسی سوال کی آیت سے گزرتے تھے اللہ سے سوال کرتے تھے، جب کسی پناہ کی آیت سے گزرتے تھے تو پناہ مانگتے

---

۷۹ ؎ مختصر قیام اللیل محمد بن نصر المروزی (صفحه ۵۵)

۸۰ ؎ رواه احمد فی مسنده وابو داود، وصححه احمد شاکر (۳۴۵۹) والساعاتی فی الفتح الربانی

تھے، پھر آپ نے رکوع کیا تو اس میں **سبحان ربی العظیم** پڑھا، آپ کا یہ رکوع بھی آپ کے قیام کے بقدر تھا پھر آپ نے **سمع الله لمن حمده** کہا، اور آپ نے اس میں اپنے رکوع کے بقدر قیام کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور اس میں **سبحان ربی الاعلی** پڑھا، آپ کا یہ سجدہ آپ کے قیام کے قریب تھا۔۸۱؎

طویل قیام افضل ہے

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

افضل الصلاة طول القنوت . ۸۲؎

(ترجمہ) افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(فائدہ) امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز میں رکوع اور سجدہ کی طوالت کی بجائے قیام کا طویل ہونا افضل ہے ان کی دلیل یہی مذکورہ حدیث ہے بعض حضرات کے ہاں سجدہ کا طویل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے **اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد** یعنی سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے ان دونوں احادیث میں یوں تطبیق دی ہے کہ دن کو قیام طویل کیا جائے رات کو سجدہ طویل کیا جائے۔ اس مسئلہ کی وضاحت ہماری کتاب معارف الحدیث میں ملاحظہ فرمائیں جس کے آئندہ چند سالوں میں اللہ کی توفیق سے لکھنے کا ارادہ ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

۸۱؎ رواه مسلم واللفظ له باب استحباب تطويل القراء ة فی صلوة الليل والنسائی وابو داود.

۸۲؎ مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن جابر، طبرانی كبير عن ابی موسی وعن عمرو بن عبسه وعن عمير بن قتاده الليثی، حديث صحيح.

رات کچھ زیادہ تھکاوٹ محسوس فرمائی جب صبح ہوئی تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ پر تکلیف کا اثر نمایاں ہو رہا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

انی علی ماترون، بحمد اللہ قد قرأت السبع الطوال۔ ۸۳؎

میں جس حالت میں ہوں تم دیکھ رہے ہو الحمد للہ میں نے (رات) سبع طوال کی قراءت کی ہے۔

(فائدہ) سبع طوال سورۃ بقرہ سے لے کر آگے تک کی وہ سات طویل سورتیں ہیں جن کی تعداد آیات سو سے زیادہ ہے۔ ۸۴؎

لیکن آپ سے ایک ہی رات میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت ثابت نہیں حضرت عثمان اور امام ابو حنیفہ وغیرہ سے ثابت ہے۔

قراءت کا انداز

(حدیث) حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سورۃ کو ترتیل سے پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ وہ اپنے طویل ہونے کے ساتھ مزید طویل ہو جاتی تھی۔ آپ کی قراءت ایک ایک حرف کو کھول کھول کر واضح پڑھنے کے ساتھ تھی۔ ۸۵؎

ہر آیت پر وقف

(حدیث) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہر آیت کو دوسری آیت سے جدا کرتے تھے، **الحمد للہ رب العالمین** پر بھی وقف کرتے تھے، **الرحمن الرحیم** پر بھی وقف کرتے تھے۔ ۸۶؎

۸۳؎ مسند ابو یعلی والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذهبی۔

۸۴؎ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح صفحه ۱۴۴ مع الطحطاوی۔

۸۵؎ مؤطا امام مالك و صحیح مسلم۔

۸۶؎ سنن ترمذی، احمد، ابو داود، ابن خزیمه، حاکم وقال علی شرط الشیخین واقره الذهبی۔

(فائدہ) ائمہ اسلاف اور قراء اسلاف میں سے ایک جماعت ہر آیت کو دوسری آیت سے جدا کر کے پڑھنے کو مستحب کہتی تھی اگرچہ بعض آیات کا تعلق بعض سے کیوں نہ ہو، اور یہ سنت سے ثابت ہے جس سے لوگوں نے اعراض کر رکھا ہے۔ ۸۷؎

جلدی پڑھنے سے جنت کے بہت سے درجات سے محرومی

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یقال لصاحب القرآن : اقرأ و ارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیة تقرؤھا. ۸۸؎

(ترجمہ) (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجات کی طرف) چڑھتا جا اور اس طرح سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح سے تو دنیا میں ٹھہر کر پڑھتا تھا تیری منزل اس آخری آیت (کے پڑھنے کی جگہ) پر ہوگی جس کو تو پڑھے گا۔

لہذا جس کی عادت دنیا میں جلدی پڑھنے کی ہوگی وہ جنت میں جلدی سے پڑھے گا اور ان بلند مقامات پر نہ پہنچ سکے گا جن کو اس نے آرام سے پڑھ کر حاصل کرنا تھا۔

۸۷؎ المکتفی لابی عمر الدانی رحمة اللہ علیه.

۸۸؎ اخرجه احمد و ابو د ود والترمذی ، وفی المشکوۃ (۲۱۳۴).

رونا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آپ کی نماز کی حالت میں حاضر ہوا آپ کے سینہ مبارک میں رونے کی وجہ سے ہانڈی کے ابال کی طرح کی آواز تھی۔ ۸۹ ؎

(حدیث) حضرت عطاء فرماتے ہیں میں اور حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبید بن عمیر نے عرض کیا آپ ہمیں کوئی ایسی عجیب بات سنائیں جو آپ نے رسول اکرم ﷺ میں دیکھی ہو تو وہ رو پڑیں پھر فرمایا آپ راتوں میں سے ایک رات میں اٹھے اور فرمایا اے عائشہ مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس کو بھی پسند کرتی ہوں جو چیز آپ کو خوشی پہنچائے، چنانچہ آپ اٹھے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے پھر آپ روتے ہی رہے حتی کہ آپ کا دامن تر ہو گیا پھر اتنا روئے کہ روتے روتے زمین بھیگ گئی۔ حضرت بلال نماز کی اذان دینے آئے تو آپ کو روتے ہوئے دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سابقہ اور آئندہ کی لغزشیں معاف فرمادی ہیں؟ تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

افلاا کون عبداشکورا، لقد نزلت علی اللیلة آیة ویل لمن قرأها و لم یتفکر فیها ان فی خلق السموات والارض. ۹۰ ؎

(ترجمہ) کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ مجھ پر آج رات ایسی

---

۸۹ ؎ ابو داود، ترمذی فی الشمائل، وقال النووی فی الاربعین اسناده صحیح، وابن حبان فی صحیحه فی موارد الظمآن. (۵۲۲)

۹۰ ؎ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان (۵۲۳) ورواه ابن حبان فی صحیحه وابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ.

آیت نازل ہوئی ہے ہلاکت ہو اس کے لئے جس نے ان کو پڑھا اور اس میں غور نہ کیا وہ آیت یہ ہے۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر بماینفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحیابه الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون (سورة البقره / ١٦٤)

(ترجمہ آیت) بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے میں اور جہازوں میں جو کہ سمندر میں چلتے ہیں آدمیوں کے نفع کی چیزیں لے کر اور پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو تروتازہ کیا اس کے خشک ہونے کے بعد اور ہر قسم کے حیوانات اس میں پھیلائے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ابر میں جو زمین و آسمان کے درمیان مقید رہتا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

اونچی آواز سے اور آہستہ سے قراءت کرنا

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کانت قراءة النبی ﷺ باللیل یرفع طورا ویخفض طورا۔ ۹۱؎

(ترجمہ) آنحضرت ﷺ کی رات کی قراءت کسی وقت بلند آواز سے ہوتی تھی اور کسی وقت آہستہ آہستہ آواز سے ہوتی تھی۔

(فائدہ) ایسی ہی روایات حضرت ابن عباس، حضرت ام ہانی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

۹۱؎ سنن ابی داود، حاکم فی المستدرك، صحیح ابن حبان، ابن نصر فی الصلوة، وسکت عنه ابو داود والمنذری والجامع الصغیر للسیوطی.

حسین آواز میں قراءت

(حدیث) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ماأذن اللّٰہ لشیٔ ماأذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھربه. ۹۲ ؎

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے اور کسی چیز کے لئے یہ حکم نہیں دیا جتنا کہ حسین اور غمگین آواز کے ساتھ اونچی آواز سے قرآن کریم پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

زبور کی تلاوت میں حضرت داود کی خوش الحانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت داود علیہ السلام زبور شریف کو خوبصورت آواز میں ستر انداز سے پڑھتے تھے اور ایسی قراءت سے پڑھتے تھے کہ مریض بھی وجد میں آجاتے تھے، اور حضرت داود جب خود کو رلاتے تھے تو ان کے ساتھ خشکی اور سمندر کے جانور بھی روتے تھے۔

حسین انداز کیا ہے

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ان من احسن الناس صوتا بالقرآن الذی اذا سمعته یقرأ رأیت انه یخشی اللّٰہ ۹۳ ؎

(ترجمہ) قرآن کریم کو سب سے زیادہ حسین آواز میں پڑھنے والا وہ ہے کہ جب تو اس کو پڑھتا ہوا دیکھے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوا دیکھے۔

(حدیث) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا. ۹۴ ؎

---

۹۲ ؎ رواہ البخاری ومسلم، وابن مندہ فی التوحید.

۹۳ ؎ اخرجه ابن ماجه والجامع الصغیر وسنده صحیح.

۹۴ ؎ رواہ الحاکم والدارمی عن البراء، وصححه الحاکم والسیوطی فی الجامع الصغیر

(ترجمہ) قرآن کریم کو (پڑھتے وقت) اپنی آوازوں سے مزین کیا کرو کیونکہ خوبصورت آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کر دیتی ہے۔
(لذت) قرآن کے حسن کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حسین آواز سے پڑھا جائے دوسرا یہ کہ غم کے ساتھ پڑھا جائے محدثین نے تغنی کے یہ معنی لکھے ہیں۔ ۹۵ ۔

صرف ایک آیت پڑھتے رہنا

(حدیث) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک رات صبح تک تہجد میں صرف یہی آیت پڑھتے رہے **ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم** ۔ ۹۶ ۔
(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہجد میں بعض دفعہ ایک ہی آیت کو بار بار دہرایا جا سکتا ہے۔

---

۹۵ ۔ فتح الباری شرح البخاری ج ۳ باب التهجد شرح باب من لم يتغن بالقرآن.
۹۶ ۔ نسائی، ابن ماجه، مسند احمد، ابن خزیمه، حاکم، ابن نصر، وقال الهيثمی اسناده صحیح.

رکوع کے اذکار

(١) سبحان ربی العظیم (تین مرتبہ) ٩٧ـ

(٢) سبحان ربی العظیم وبحمده (تین مرتبہ) ٩٨ـ

(٣) سبوح قدوس رب الملائكة والروح. ٩٩ـ

(٤) سبحانك اللهم و بحمدك اللهم اغفرلی. ١٠٠ـ
آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں اس کی بھی کثرت فرماتے تھے۔

(٥) اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت انت ربی خشع لك سمعی وبصری و مخی وعظمی وعظامی وعصبی وما استقلت به قدمی لله رب العالمين. ١٠١ـ

(٦) اللهم لك ركعت ،وبك آمنت ، ولك اسلمت، وعليك توكلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی لله رب العالمين. ١٠٢ـ

(٧) سبحانك وبحمدك لااله الاانت. ١٠٣ـ

(فائدہ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (نوافل میں اور تہجد میں) ان اذکار کو جمع کر سکتا ہے (اور کسی ایک ذکر کو بار بار دہرا بھی سکتا ہے)۔ ١٠٤ـ

٩٧ـ مسند احمد، ابو داود، ابن ماجه، دارقطنی، طحاوی، بزار، طبرانی فی الكبير عن سبعة من الصحابة.

٩٨ـ رواه ابو داود والدار قطنی واحمد والطبرانی والبيهقی.

٩٩ـ مسلم، ابو عوانه.

١٠٠ـ بخاری ، مسلم.

١٠١ـ مسلم، ابوعوانه، طحاوی، دارقطنی.

١٠٢ـ رهبان الليل ص ٢٥٥.

١٠٣ـ مسلم باب مايقول فی الركوع والسجود.

١٠٤ـ الاذكار-للنووی.

اذکار قومہ

رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑے کھڑے آنحضرت ﷺ یہ پڑھتے تھے۔

(۱) ربنا ولك الحمد ۱۰۵ـ

(۲) اور کبھی ربنا لك الحمد ۱۰٦ـ اور کبھی ان دونوں کے ساتھ اللھم کا لفظ بڑھا دیتے تھے۔ ۱۰۷ـ

اور کبھی یہ بھی بڑھا دیتے تھے۔

مل ء السموات ومل ء الارض ومل ء ماشئت من شئ بعد ۱۰۸ـ

یا یہ بڑھاتے تھے۔

مل ء السموات ومل والارض ومابينهما ومل ء ماشئت من شئ بعد. ۱۰۹ـ

یا کبھی یہ بڑھاتے تھے۔

أهل الثناء والمجدلامانع لمااعطيت ولامعطى لما منعت، ولاينفع ذاالجد منك الجد. ۱۱۰ـ

اور کبھی یہ اضافہ کرتے تھے۔

مل ء السموات ومل ء الارض ومل ء ماشئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق ماقال العبد وكلنا لك عبد، اللهم لامانع لما اعطيت ولامعطى لمامنعت ولاينفع ذا الجدمنك الجد ۱۱۱ـ

اور کبھی یہ بھی پڑھتے تھے۔

۱۰۵ـ بخاری، مسلم.

۱۰٦ـ بخاری مسلم.

۱۰۷ـ بخاری، احمد، النسائی، بیهقی.

۱۰۸ـ مسلم ابو عوانه.

۱۰۹ـ مسلم، ابو عوانه.

۱۱۰ـ مسلم أبو عوانه.

۱۱۱ـ ابو داود، نسائی بسند صحیح.

ربنا ولك الحمد حمد اکثیر اطیبا مبارکا فیه (مبارکا علیه کمایحب ربنا ویرضی) ۱۱۲؎

۱۱۲؎ موطا مالك، بخاری، ابو داود۔

اذکار سجدہ

(۱) سبحان ربی الاعلی (تین مرتبہ۔ کبھی اس کا تہجد میں بہت دفعہ تکرار فرماتے تھے)۔ ۱۱۳؎

(۲) سبحان ربی الاعلی وبحمدہ (تین مرتبہ) ۱۱۴؎

(۳) سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح۔

(۴) سبحانك اللھم ربنا و بحمدك اللھم اغفرلی۔

(۵) اللھم ربنا وبحمدك اللھم اغفرلی۔ ۱۱۵؎

(۶) اللھم لك سجدت وبك آمنت، ولك اسلمت. (وانت ربی) سجد وجھی للذی خلقه وصوره (فأحسن صوره) وشق سمعه وبصره (ف) تبارك الله أحسن الخالقین. ۱۱۶؎

(۷) اللھم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله واوله وآخره وعلانیته وسره. ۱۱۷؎

(۸) سجدلك سوادی وخیالی وآمن بك فؤادی وابوء بنعمتك علی، ھذا یدی وما جنیت علی نفسی. ۱۱۸؎

(۹) سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة.

(۱۰) اللھم (انی) اعوذ برضاك من سخطك، و(اعوذ) بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك، لا احصی ثناء علیك انت کما

۱۱۳؎ مسند احمد، ابو داود، ابن ماجه، معجم کبیر طبرانی، طحاوی، بزار، دارقطنی۔

۱۱۴؎ ابو داود، مسند احمد، بیھقی، طبرانی۔

۱۱۵؎ بخاری، مسلم۔

۱۱۶؎ مسلم ابو عوانه، طحاوی، دارقطنی۔

۱۱۷؎ مسلم، ابو عوانه۔

۱۱۸؎ ابن نصر، بزار، حاکم۔

اثنیت علی نفسك . ١١٩؎

(١١) سبحانك (اللهم) وبحمدك لااله الاانت. ١٢٠؎

(١٢) اللهم اغفرلی مااسررت وما اعلنت. ١٢١؎

(١٣) اللهم اجعل فی قلبی نورا، (وفی لسانی نورا) واجعل فی سمعی نورا، واجعل فی بصری نورا، واجعل من تحتی نورا، واجعل من فوقی نورا.وعن یمینی نورا وعن یساری نورا، واجعل أمامی نورا، واجعل خلفی نورا، واعظم لی نورا، وفی لفظ مسلم "واجعلنی نورا". ١٢٢؎

ذکر جلسہ

آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت یہ پڑھتے تھے۔

رب اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واهدنی. ١٢٣؎

١١٩؎ مسلم، ابو عوانہ، مصنف ابن ابی شیبہ۔

١٢٠؎ مسلم، ابو عوانہ، نسائی، ابن نصر۔

١٢١؎ ابن ابی شیبہ، النسائی، حاکم وصححہ ووافقہ الذہبی۔

١٢٢؎ مسلم، ابو عوانہ، ابن ابی شیبہ، نسائی۔

١٢٣؎ مسند احمد، ابو داود، ترمذی، حاکم، ابن ماجہ، بیہقی، التلخیص الحبیر۔

بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر تہجد کی ادئیگی

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نماز تہجد تین اقسام کی تھی۔

(۱) اکثر دفعہ نماز کھڑے ہو کر ہوتی تھی۔

(۲) کبھی بیٹھ کر نماز اور رکوع کو ادا کرتے تھے۔

(۳) قراءت بیٹھ کر کرتے تھے جب تھوڑا سا حصہ قراءت کا رہ جاتا تھا تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے۔ ان تینوں طریقوں سے آنحضرت ﷺ سے نماز تہجد ثابت ہے۔ ۱۲۴

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے بیٹھ کر تہجد میں قراءت کی ہو۔ حتیٰ کہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قراءت کرنے لگے، حتیٰ کہ جب (پڑھی جانے والی) سورۃ کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتی تھیں تو کھڑے ہو کر ان کی قراءت کرتے پھر رکوع کرتے۔ ۱۲۵

آپ ﷺ کو بیٹھ کر پڑھنے سے بھی مکمل ثواب ملتا تھا

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة قال فأتيته فوجدته يصلى جالسا، فوضعت يدى على رأسه ، فقال، مالك يا عبدالله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله أنك قلت صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة وأنت تصلى قاعداً قال : أجل ،ولكنى لست كأحد منكم. ۱۲۶

(ترجمہ) آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے (ثواب کے) برابر ہے۔ یہ

---

۱۲۴ زادالمعاد ۱/ ۳۳۱، ۳۳۲ طبع مؤة سسته الرسالة.

۱۲۵ بخاری ، مسلم.

۱۲۶ مسلم باب جواز النافلة قائما وقاعدا.

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے تو ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کی بیٹھ کر نماز ادا کرنا آدھی نماز کا ثواب رکھتی ہے جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ٹھیک ہے مگر میں تم میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہوں (مجھے بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے میں پورا ثواب ملتا ہے۔)

(فائدہ) اب بھی مسئلہ یہی ہے کہ جو شخص بیٹھ کر نوافل اور سنن غیر مؤکدہ ادا کرے گا تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ثواب ملے گا۔ ۱۲۷ھ

رکعتین بعد الوتر

(حدیث) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی نماز (تہجد) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔

كان يصلي ثلاث عشرة ركعة ،يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فإذا اراد أن يركع قام فركع ثم يصلي ركعتين بين النداء والإقامة من صلاة الصبح. ۱۲۸ھ

(ترجمہ) آنحضرت ﷺ (۱۳) رکعات ادا کرتے تھے آٹھ رکعات (تہجد کی) ہوتی تھیں پھر آپ وتر پڑھتے تھے، پھر بیٹھ کر دو رکعات (نوافل وتر) پڑھتے تھے جب آپ (ان میں) رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔ پھر فجر کے فرضوں کی اقامت اور اذان کے درمیان دو رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔

(نوٹ) اس مسئلہ کی تفصیل کے ثبوت اور رکعات کے لئے ہماری کتاب "رکعتین بعد الوتر" ملاحظہ فرمائیں۔

۱۲۷ھ فتاوی شامی۔

۱۲۸ھ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ۔

تہجد کے لئے بیدار نہ ہو سکے تو

(حدیث) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من نام عن حزبه اوعن شی ء منه فقرأه فیمابین صلوة الفجر وصلوة الظهر کتب له کأنما قرأه من اللیل ۔۱۲۹۔

(ترجمہ) جو شخص اپنے ورد یا اس جیسی کسی چیز کو ادا نہ کر سکا بلکہ نیند آگئی پھر اس کو نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیانے وقت میں قضاء کر لیا تو گویا کہ اس نے اس ورد کو رات ہی کے وقت پڑھا (یعنی اس کو اس شکل میں رات کے ثواب کے برابر ثواب ہوگا۔ نیند آجانے کی وجہ سے اور پھر دن کو پڑھنے کی وجہ سے ثواب میں کمی نہ آئے گی)۔

۱۲۹۔ صحیح مسلم فی کتاب صلوة المسافرین باب من نام عن صلوة اللیل او مرض واللفظ له ورواه ابو داود والنسائی وابن ماجه والترمذی و ابن خزیمه ۔

مسائل

مسئلہ : تہجد کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ عام طور سے فقہاء نے اس کو مندوباتِ لیل میں شمار کیا ہے مگر قاضی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تفسیر مظہری میں ومن اللیل فتهجد به نافلة لك کے تحت سنت مؤکدہ لکھا ہے۔

مسئلہ : فقہاء نے عام طور سے لکھا ہے کہ تہجد کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ہیں۔ مگر بعض روایات میں بارہ رکعات بھی وارد ہیں۔ بارہ سے زیادہ ثابت نہیں ہیں۔

مسئلہ : جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اس کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ : مفتی بہ قول کی بناء پر دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ : ثلث اخیر میں نماز تہجد زیادہ افضل ہے۔

شب بیداری کے مراتب

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے شب بیداری کے بلحاظ مقدار کے سات مرتبے بیان فرمائے ہیں پہلا مرتبہ پوری رات جاگنا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا طریقہ ہے جنہوں نے حق تعالیٰ کی عبادت ہی کو اپنا شعار و مقصود بنایا، خدا کی عبادت اور بندگی کے سوا ان کا کوئی مشغلہ نہیں۔ رات میں جب سب سو جاتے ہیں تو یہ لوگ خدا کی مناجات، ذکر، تلاوت سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ اور دن میں جبکہ لوگ کسب و اکتساب میں مشغول ہونے ہیں تو یہ لوگ آرام کرتے ہیں۔ متقدمین کی ایک بہت بڑی جماعت کے متعلق شہرت و تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ وہ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس حضرات کے نام شمار کئے ہیں جن میں سے بعض حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱۔ امام ابو محمد سعید بن المسیبؒ
۲۔ صفوان بن سلیمؒ
۳۔ فضیل بن عیاض مکیؒ
۴۔ وہیب بن الوردؒ
۵۔ امام طاؤسؒ
۶۔ وہب بن منبہؒ
۷۔ ربیع بن خثیمؒ
۸۔ حکم بن عیینہؒ
۹۔ ابو سلمان دارانیؒ
۱۰۔ علی بن بکارؒ
۱۱۔ ابو عبداللہ الخواصؒ
۱۲۔ ابو عاصم عبید اللہ یا عبداللہؒ
۱۳۔ حبیب بن محمد عجمیؒ
۱۴۔ ابو جابر السلمانی فارسیؒ
۱۵۔ مالک بن دینارؒ
۱۶۔ سلیمان تیمیؒ
۱۷۔ یزید رقاشیؒ
۱۸۔ حبیب بن ابی ثابتؒ
۱۹۔ یحییٰ البکاء البصریؒ
۲۰۔ کہمس بن المنہالؒ
۲۱۔ ابو حازم سلمہ بن دینارؒ
۲۲۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ

دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ آدھی رات عبادت میں صرف کرے۔ اور نصف رات

آرام وراحت میں گزارے۔ سلف صالحین کی ایک بڑی جماعت کا یہی طریقہ تھا۔ اوراس کی بہتر صورت یہ ہے کہ رات کے ثلث اول اور سدس اخیر میں آرام کرے اور درمیان میں عبادت وذکر تسبیح و تہلیل میں گزارے تاکہ یہ عبادت وسط لیل میں واقع ہو۔ اس کی حدیث پاک میں فضیلت وارد ہے۔

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ تہائی رات قیام کرے اور بقیہ میں آرام کرے۔ اس کی بہتر شکل یہ ہے کہ رات کے نصف اول اور اخیر کے چھٹے حصہ میں آرام کرے اور درمیان کا وقت عبادت میں گزارے۔

چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ رات کے پانچویں یا چھٹے حصہ میں بیدار رہے اور باقی حصہ میں آرام وراحت کرے۔ اس میں افضل یہ ہے کہ رات کے نصف اخیر اور چھٹے حصہ سے قبل متعین کرکے عبادت وغیرہ میں مشغول ہو۔

پانچواں مرتبہ یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص مقدار متعین نہ کی جائے۔ کیونکہ مخصوص وقت کا صحیح طور پر سوائے انبیاء اور ان لوگوں کے جو منازل قمر اور نجوم سے واقف ہیں علم نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جن راتوں میں بادل ہوگا ان میں اور زیادہ دشواری ہوگی۔ لہذا اول رات نماز پڑھی جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو جائے۔ تو سو جائے پھر جب آنکھ کھلے تو نماز وغیرہ میں مشغول ہو جائے جب دوبارہ نیند کا غلبہ ہو تو سو جائے۔ یہی طریقہ حضور اقدس ﷺ اور اولوالعزم صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا تھا۔

(فائدہ) اب تو ہر طرح کی گھڑیاں بآسانی مل جاتی ہیں ان کی وجہ سے صحیح صحیح تعیین ہو جاتی ہے۔ (امداداللہ)

یہ چھٹا مرتبہ جو بہت ہی ادنیٰ ہے یہ ہے کہ صرف چار رکعت یا دو رکعت کی بقدر قیام کرے۔ یا کسی مرض یا سخت سردی وغیرہ کی وجہ سے طہارت ممکن نہیں اور نماز نہیں پڑھ سکتا تو پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے، اور کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ اس پر بھی حق تعالیٰ قیام لیل کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

ساتواں مرتبہ جو چھٹے مرتبہ سے بھی کم ہے کہ اگر درمیان شب میں اُٹھنا ممکن نہ

ہو تو پھر مغرب و عشاء کے درمیان کچھ نفلیں پڑھے پھر صبح کے وقت بیدار ہو جائے اور یہ وقت کم از کم نیند کی حالت میں نہ گزارے۔ (احیاء)

الغرض رات کے جاگنے کے بارے میں علماء و مشائخ و حضرات صحابہ کے یہ مختلف معمولات تھے۔ مگر متعدد روایات میں حضور اقدس ﷺ نے عبادات کے اندر اعتدال و میانہ روی کو پسند فرمایا ہے۔ محدثین نے اقتصاد فی العمل کے عنوان کے تحت مختلف روایات ذکر کی ہیں۔ اس لئے قیام لیل میں بھی اعتدال اور میانہ روی کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ایک حدیث میں ہے۔ اس قدر عمل اختیار کرو جس کے کرنے کی ہمیشہ طاقت رہے۔ کیونکہ جب تک تم ملول نہ ہو گے حق تعالیٰ بھی ملول نہیں ہوتے یعنی جس قدر عمل کی طاقت ہو اختیار کرو۔ قوت و طاقت سے زیادہ عمل اختیار نہ کرو۔ کیونکہ پھر اس پر مداومت اور ہمیشگی نہ ہو سکے گی۔ جب تک تم ملول ہو کر خدا کی عبادت ترک نہ کرو گے تو حق تعالیٰ شانہٗ بھی تم کو اجر و ثواب سے محروم نہ کرے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے بہترین عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب تک نشاط طبع باقی رہے نماز پڑھتے رہو۔ اور جب فتور اور سستی پیدا ہو جائے تو نماز ترک کر دو۔ الغرض اعمال میں میانہ روی، اور اعتدال سے کام لینا چاہئے تا کہ پابندی کے ساتھ اس کو نباہا جا سکے۔ یہ نہ ہو کہ کچھ روز کرنے کے بعد ترک کر دے اور پھر ثواب سے محروم رہ جائے۔

شبِ بیداری کے اسباب

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے شب بیداری کو سہل بنانے والے اسباب دو قسم پر منقسم فرمائے ہیں۔اول اسباب ظاہری اور وہ چار ہیں :-

ظاہری اسباب

(۱) کم کھانا، کیونکہ زیادہ کھانا زیادہ پانی پینے کا ذریعہ ہوتا ہے اور زیادہ پانی پینے سے نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔اور پھر آدمی کے لئے رات کا قیام دشوار ہو جاتا ہے۔ بعض مشائخ کا معمول تھا کہ وہ اپنے مریدوں کو دستر خوان پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرماتے۔

"یامعاشر المریدین لاتاکلوا کثیرا فتشربوا کثیرا فترقدوا کثیرا فتحسروا عندالموت کثیرا."

"اے مریدین کے گروہ زیادہ نہ کھاؤ کہ یہ زیادہ پانی پینے کا سبب ہوگا، اس کی وجہ سے نیند زیادہ آئے گی و(عبادت نہ ہو سکے گی)۔اور پھر مَوت کے وقت زیادہ افسوس ہوگا۔"

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک اصل کبیر ہے کہ جس سے قیامِ لیل میں مدد ملتی ہے امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک روز اتفاقاً یحییٰ علیہ السلام کی آنکھ لگ گئی اور رات کا معمول ترک ہو گیا۔وجہ اس کی یہ ہوئی کہ جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھالی تھی۔ اس پر حق تعالیٰ نے ان سے بذریعہ وحی فرمایا کہ اے یحییٰ! اگر تم جنت الفردوس کو ایک مرتبہ بھی جھانک کر دیکھ لیتے تو اس کے عشق میں تمہارا جسم گھُل جاتا اور آنسو بہا لینے کے بعد تمہاری آنکھوں سے خون بہتا، اور ٹاٹ چھوڑ کر لوہا پہنتے (یعنی اس کے حاصل کر لینے کے لئے تم ہر قسم کی سختیاں جھیلتے۔ مگر چونکہ تم نے دیکھا نہیں اس لئے غافل ہو کر سو گئے)

(۲) دن میں مشاغل اور تعب ود شواری کے امور میں تخفیف کرو کیونکہ جب تکان زیادہ ہوتا ہے تو نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

(۳) دن میں قیلولہ ترک نہ کرے کیونکہ یہ بھی قیام لیل میں مدد کرتا ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ دن کو قیلولہ کر کے قیام لیل پر مدد حاصل کرو۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ ان کا ایک عامل دن میں قیلولہ نہیں کرتا۔ تو آپ نے اس کو اس مضمون کا خط لکھا، امابعد فقل فان الشیطان لایقیل۔ یعنی قیلولہ کیا کرو، کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔

قیلولہ : دوپہر کو کچھ دیر آرام کرنے اور سونے کا نام ہے۔

(۴) معاصی اور گناہوں سے اجتناب کرے، یہ بھی رات کے جاگنے میں سہولت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ جب آدمی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو دل میں قساوت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے اور قساوتِ قلبی رحمتِ الٰہیہ سے بعد پیدا کرتی ہے۔ ایک شخص نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میں رات کو عافیت و صحت کے ساتھ گزارتا ہوں اور رات کے بیدار ہونے کو محبوب و پسندیدہ بھی سمجھتا ہوں اور رات میں بیدار ہونے کے لئے تیاری بھی کرتا ہوں، مگر تکاسل اور سستی غالب آجاتی ہے اور رات میں بیدار نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے گناہوں نے تجھے قیامِ لیل سے روک دیا ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گناہ کی وجہ سے پانچ ماہ تک قیام لیل سے محروم کیا گیا، لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ گناہ کیا تھا، فرمایا کہ میں نے ایک رونے والے شخص کو دیکھا تو اپنے جی میں یہ کہا کہ یہ ریاکار ہے۔

ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ کسی شخص کی نماز باجماعت سوائے معاصی اور گناہ کے (اور کسی سبب سے) فوت نہیں ہوتی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام گناہ دل میں قساوت پیدا کرتے ہیں اور قیام لیل سے روکتے ہیں خصوصاً اکل حرام اس میں زیادہ مؤثر ہے جس طرح اکل

حلال صفائی قلب میں مؤثر ہے اسی طرح اکل حرام دل کی قساوت میں مؤثر ہے۔
حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کا قیام شب قضا ہوتا ہے وہ ضرور کسی ایسے گناہ کی سزا میں ہوتا ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ پس تم ہر شب غروب آفتاب کے وقت اپنے نفسوں کی جانچ پڑتال کرو، اور دیکھو کہ آج تم نے کس قدر گناہ کئے ہیں اور جس قدر گناہ کئے ہوں سب سے توبہ و استغفار کرو تاکہ تمہیں قیام لیل نصیب ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ رات کا جاگنا اس پر گراں ہوتا ہے جس پر گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے۔
ایک شخص نے حضرت ابراہیم بن ادہم سے عرض کیا کہ میں قیام لیل نہیں کر سکتا آپ مجھے کوئی دوا بتادیجئے (جس سے میں قیام لیل کر سکوں) فرمایا کہ دن میں گناہ چھوڑ دو جب تم دن میں گناہ کرنا چھوڑ دو گے تو حق تعالیٰ سبحانہ تمہیں اپنے سامنے کھڑا کرلیں گے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ قیام بڑی عزت و شرف کی چیز ہے اور نافرمان اس شرف و بزرگی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

باطنی اسباب

دوسری قسم اسباب باطنی کی ہے۔ اور وہ بھی اسباب ظاہر کی طرح چار ہیں :-
(۱) قلب کو کینہ، بدعت اور دنیا کے ہموم و افکار سے محفوظ رکھنا کیونکہ جو شخص دنیا کے ہموم و افکار میں مستغرق رہتا ہے اس کے لئے قیامِ لیل سہل نہیں ہوتا۔
(۲) خوفِ آخرت جہنم کے ہولناک مناظر کا تصور، یہ بھی انسان کی نیند کو روکتا ہے۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جہنم کی یاد نے عابدین کی نیند کو اڑا دیا ہے۔
ایک بزرگ سے کسی نے کہا کہ آپ تمام رات کیوں جاگتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب میں دوزخ کو یاد کرتا ہوں تو میرا خوف زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور جب جنت کو یاد کرتا ہوں تو شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور اس امید و خوف کی بناء پر میں سونے پر قادر نہیں ہوتا۔

(۳) آیات واحادیث اور آثار میں رات کے جاگنے کے جو فضائل و محاسن مذکور ہیں ان کو سوچے تاکہ اس عمل کے اجر وثواب کے حصول کا دل میں مستحکم طور پر شوق پیدا ہو۔

(۴) دل میں اس بات کا یقین پیدا کرے کہ اس نماز میں جو کچھ بھی قرآن پاک کی تلاوت (کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سنتے ہیں اور یہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے کلام پاک کے پڑھنے کا ثواب بھی عطاء فرمائیں گے جس کا حد واندازہ لگانا بہت مشکل کام ہے۔ امداد اللہ)۔

بعض انبیاء کرام وغیرہ کی نمازِ تہجد وغیرہ کے حالات

حضرت موسیٰ علیہ السلام

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مررت لیلة أسری بی علی موسی قائما یصلی فی قبره. ۱۳۰۔

(ترجمہ) جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں نے حضرت موسیٰ کو ان کی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ فرمایا کرتے تھے یہ رات دن دو خزانے ہیں تم دیکھ لو ان میں کیا جمع کر رہے ہو آپ یہ بھی فرماتے تھے رات میں وہ اعمال کرو جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے اور دن میں وہ اعمال کرو جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے فرمایا جس نے آپ سے روزے کے متعلق سوال کیا تھا۔

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں ابن عذراء بتول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے روزے کے متعلق بتاؤں وہ سارا سال روزہ رکھتے تھے جو کی روٹی کھاتے تھے بالوں کا لباس پہنتے تھے جو مل جاتا تھا اس کو تناول کرتے تھے جو نہ ملتا تھا اس کا سوال نہیں کرتے تھے نہ ان کی کوئی اولاد تھی جو فوت ہوئی ہو نہ گھر تھا جو ویران ہوا ہو جہاں ان کو رات آجاتی تھی وہیں اپنے قدموں پر رات گزارتے تھے اور کھڑے ہو کر صبح تک نماز پڑھتے تھے۔" ۱۳۱۔

۱۳۰۔ مسلم، أحمد، نسائی.

۱۳۱۔ البدایة والنهایة ۲ ۱٦

حضرت داود علیہ السلام

(حدیث) جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

کان داود أعبدالبشر ۱۳۲۔

(ترجمہ) حضرت داود علیہ السلام انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

(نوٹ) سب سے زیادہ عبادت گزار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس انداز اور خشوع و خضوع اور ترتیب اور رنگ ڈھنگ و سلیقہ سے آپ عبادت کرتے تھے وہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند تھی چونکہ وہ عبادت خداوندی کے سب سے اعلیٰ معیار پر فائز تھے اس لئے ان کو "أعبد البشر" کے لقب سے موصوف کیا گیا۔ (واللہ علم)

(حدیث) آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

أحب الصلاة إلى الله صلاة داود، وأحب الصيام إلى الله صيام داود كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما. ۱۳۳۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز داود علیہ السلام کی ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ بھی حضرت داود کا روزہ ہے آپ آدھی رات آرام کرتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتے تھے۔ پھر رات کا باقی ماندہ چھٹا حصہ کے لئے سو جاتے تھے ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے۔

(نوٹ) حضرت داود علیہ السلام کی نماز کی پسندیدگی کی وجہ اس حدیث میں اس اعتبار سے ہے کہ یہ طریقہ حضور ﷺ کی امت کے معمول میں لانے کے لئے سب سے زیادہ آسان ہے ورنہ روزہ بھی اللہ کو ہمارے محبوب ﷺ کا زیادہ پسند ہے اور نماز بھی۔ (امداد اللہ انور)

۱۳۲۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ، ترمذی، حاکم، تاریخ کبیر عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ (الجامع الصغیر)

۱۳۳۔ بخاری مسلم، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، أحمد

عرش کے کانپنے کا وقت

حضرت جریری فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے حضرت جبریل سے سوال کیا اور فرمایا اے جبریل رات کا کون سا حصہ افضل ہے فرمایا اے داود مجھے معلوم نہیں مگر عرش سحری کے وقت کانپتا ہے۔ ۱۳۴؎

''إعملوا آل داود شکرا'' کی تفسیر

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رات یا دن کے اوقات میں سے کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی تھی مگر حضرت داود کے گھرانے کے افراد رات کو اور دن کو عبادت میں مصروف رہتے تھے اور حضرت داود علیہ السلام عبادت کے وقت کے لئے عبادت کی کثرت کے لئے اور مختلف قسم کی اللہ کے قریب کرنے والی عبادات کے لئے قابل اقتداء ہیں۔ ۱۳۵؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت داود علیہ السلام کی عبادت کی حالت بیان کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں آپ کی رات کی نماز ایسی تھی جس میں وہ اپنے آپ کو بھی رُلاتے تھے اور آپ کے رونے سے ہر چیز روتی تھی اور آپ کی (پُر کیف حسین آواز سننے سے) غم واندوہ دور ہوتے تھے۔ ۱۳۶؎

میری محبت کی خاطر رات کو عبادت کرو

حضرت داود علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے داود میرے ساتھ خوشی حاصل کرو، میرے ذکر کے ساتھ عیش کرو عیش پرستوں میں سے کسی نے میرے ذکر جیسی نعمت نہیں پائی اے داود! میں دن کو اپنے قرض کا آپ سے مطالبہ کرتا ہوں اور رات کو آپ سے اپنا حق محبت چاہتا ہوں اے داود! اگر میری جہنم نہ ہوتی تو تو نہ ڈرتا اور جنت نہ ہوتی تو امید نہ کرتا کیا میں اس کا مستحق

---

۱۳۴ - کتاب الزھد لإمام أحمد ص ۷۰

۱۳۵ - تفسیر ابن کثیر

۱۳۶ - البدایة والنهایة ۲ / ۱۶

نہیں ہوں کہ میری اتنی عبادت کی جائے کہ میرا دیدار حاصل ہو سکے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قالت أم سلیمان بن داود لسلیمان یا بُنیَّ لاتکثر النوم باللیل فإن کثرة النوم باللیل تترك الرجل فقیرا یوم القیامة. ۱۳۷

(ترجمہ) حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان سے فرمایا اے میرے بیٹے رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیوں کہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر کر دیتا ہے۔

(فائدہ) اس روایت سے معلوم ہوا کہ پوری رات غفلت اور نیند میں گزارنا اور نماز تہجد ادا نہ کرنا انسان کو قیامت میں محتاج کر دیتا ہے۔ نیز ہماری اقتصادی و معاشی پریشانیوں کا ایک بڑا اور اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہماری راتیں غفلت اور آرام وراحت میں گزرتی ہیں۔ عوام تو عوام بہت سے علماء بھی ایسے ہیں جو اس مرض میں مبتلا ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں نماز تہجد کے فوت ہونے کا سبب زیادہ سونے کو بیان فرمایا ہے۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس قسم کی روایت منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں۔

فیفقرك یوم یحتاج الناس الیٰ اعمالھم

(رات کے وقت مت سو) ورنہ یہ تجھے قیامت کے دن فقیر بنادے گا جس دن لوگ اپنے اعمال کی طرف محتاج ہوں گے۔ علماء نے لکھا ہے زیادہ سونا زیادہ پانی پینے سے اور پانی پینے کی کثرت زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔ عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک قیم تھا جو روزہ کے افطار کے وقت ان

---

۱۳۷ ابن ماجة، بیهقی، مجمع الزوائد ۲ / ۸۰.

کی نگہداشت پر مامور تھا وہ افطار کے وقت کہتا تھا۔
لاتاکلوا کثیرافانکم ان اکلتم کثیرا نمتم کثیرا وان نمتم کثیرا صلیتم قلیلا.
زیادہ مت کھاؤ کیونکہ اگر تم زیادہ کھاؤ گے تو زیادہ سوؤ گے۔ اور زیادہ سوؤ گے تو نماز کم پڑھو گے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام
السیّد الحصور

حضرت مجاہد (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کھانا سبز گھاس ہوتا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھوں پر تارکول بھی گر جائے تو آپ کے آنسوؤں کی وجہ سے گر پڑے۔ آنسوؤں نے آپ کے چہرے پر جھریاں ڈال دی تھیں۔ ۱۳۸ ؎
علی بن ابی الحسن فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک رات جو کی روٹی سیر ہو کر کھالی جس کی وجہ سے ان کو بغیر وظیفہ کئے ہوئے نیند آگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "اے یحییٰ! کیا تم نے اپنے لئے میرے گھر سے بہتر کوئی گھر ڈھونڈ لیا ہے؟ کیا تم نے میرے پڑوس سے بہتر کوئی اور پڑوس تلاش کر لیا ہے؟ مجھے میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! اگر تم ایک مرتبہ جنت الفردوس کی طرف جھانک لو تو اس کے شوق سے تمہارا جسم پگھل جائے اور روح نکل جائے اور اگر تم ایک مرتبہ دوزخ کی طرف جھانک لو تو تمہارا بدن پگھل جائے اور آنسوؤں کے بعد پیپ کے ساتھ رونے لگو اور ٹاٹ کے بجائے لوہے کو پہن لو۔ ۱۳۹ ؎

---

۱۳۸ ؎ الزهد لابن المبارك ص ۱۶۵، زهد ابن حنبل ص ۹۰.
۱۳۹ ؎ المتجر الرابح ص ۱۰۲، المتجر الرابح ص ۱۰۰.

حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا میں کچھ چیزوں کے بارے میں جن کو میں نے قرآن کریم میں دیکھا ہے تم سے پوچھنا چاہتا ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت ادریس علیہ السلام اور ان کے "ورفعناه مکانا علیا" کے متعلق سوال کیا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت ادریس علیہ السلام درزیوں کا کام کرتے تھے۔ اس محنت سے جو کچھ ان کو حاصل ہوتا تھا اس کے تیسرے حصہ کا صدقہ کر دیتے تھے۔ رات کو سوتے نہیں تھے اور دن کا روزہ چھوڑتے نہیں تھے۔ ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے بشارت سنائی پھر پوچھا آپ کی کوئی حاجت ہے فرمایا کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میری موت کب واقع ہوگی انہوں نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں پھر وہ حضرت ادریس کو ساتھ لے کر آسمان کی طرف چلے گئے۔ ملک الموت سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا کہ ان کی موت کب واقع ہوگی تو ملک الموت نے اموات کی لسٹ میں دیکھا اور فرمایا ان کی زندگی کی چھ یا سات گھڑیاں باقی ہیں اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی روح کو اسی جگہ قبض کرلوں چنانچہ آپ کی روح کو آسمان میں قبض کیا۔ یہ ہے "ورفعناه مکانا علیا" کی تفسیر ۱۴۰۔

ابلیس ملعون حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے آیا آپ نے اس سے منہ پھیر لیا وحی آئی اے یحییٰ اس سے سوال کرو یہ سچ کہے گا چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نے اس سے چند سوال کئے ایک ان میں سے یہ تھا کہ اس سے پوچھا کہ تو کبھی مجھ پر بھی قادر ہوا ہے۔ کہا ہاں! ایک شب کہ تمہارا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا تھا اور تم اپنا ورد چھوڑ کر سو گئے تھے پس یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔ ابلیس علیہ اللعنۃ نے کہا اب میں کبھی کسی کو نصیحت نہ کروں گا۔

۱۴۰۔ مختصر قیام اللیل ص: ۲۴

کسی کے اچھے شعر ہیں۔ شعر

وکم من اکلة منعت اخاها
باکلة ساعة اکلات دهر

وکم من طالب یسعی بشیء
وفیه هلاکه لوکان یدری

(ترجمہ) بعض کھانے ایسے ہیں جو کھانے والے کو ایک وقت کے کھانے سے ہمیشہ کے کھانوں سے روک دیتے ہیں۔
اور بہت سے خواہش مند کسی چیز کی تلاش میں کوشش کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ سوچیں تو اس میں ان کی ہلاکت ہے۔ ۱۴۱ ؎

حضرت یونس علیہ السلام

قرآن کریم میں ہے۔
فنادی فی الظلمت أن لا إله إلاأنت سبحانك إنی کنت من الظلمین فاستجبنالهٗ ونجیناه من الغم وکذلك ننجی المؤمنین.
(الأنبیاء/۸۷،۸۸)
(ترجمہ) پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں میں بے شک قصور وار ہوں سو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔
(''ظلمات'' کی تفسیر) حضرت یونس علیہ السلام نے جن اندھیروں میں اللہ کو یاد کیا اور اللہ تعالٰی نے ان کی فریاد کو سنا اور غم کو دور کیا اور ابتلاء سے نجات بخشی وہ

۱۴۱ ؎ روض الریاحین امام یافعی

تین اندھیرے یہ تھے (۱) رات کا اندھیرا (۲) دریاء کے پانی کا اندھیرا (۳) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔ جب حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ کو اپنی عبادت گاہ بنا لیا اور لا إله إلا أنت سبحانك إنى كنت من الظلمين کا وظیفہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی فریاد کو سنا اور نجات بخشی۔

صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کی نمازِ تہجد

عبادت میں صحابہ کی شان

(حدیث) جناب نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

والذی نفسی بیدہ لو انفق احدکم مثل احد ذھبا ماانفق مد احدھم ولا نصیفہ ۱۴۲؎

(ترجمہ) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (راہ خدا میں) خرچ کرے تو اس نے صحابہ کرام کے ایک مُد (پاؤ بھر) یا اس کے نصف کے برابر بھی خرچ نہ کیا۔

(یعنی) صحابہ کرام کا ایک مد جو خرچ کرنا غیر صحابی کے احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے کے ثواب سے بھی بڑھ کر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں کی طرف نگاہ فرمائی تو حضرت محمد ﷺ کے دل کو باقی انسانوں کے دلوں سے بہتر پایا تو آپ کو اپنی ذات کے لئے منتخب فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضرت محمد ﷺ کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کی طرف نظر فرمائی تو آپ کے اصحاب کرام کے دلوں کو باقی لوگوں کے دلوں سے بہتر پایا تو ان کو اپنے نبی ﷺ کے لئے وزیروں کے درجہ پر فائز فرمایا۔ ۱۴۳؎

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب کرام اس امت کا سب سے بہترین حصہ تھے، دل کے سب سے زیادہ سچے تھے، علم میں سب سے زیادہ گہرے تھے اور سب سے کم تکلف والے تھے یہ ایک ایسی قوم تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور ان کے دین کے نقل کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔ ۱۴۴؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام کے مبارک

۱۴۲؎ بخاری، مسلم (حدیث نمبر ۲۵۴۰)، التبصرہ (۱/۴۷۸)۔
۱۴۳؎ التبصرہ (۱/۴۷۷)
۱۴۴؎ التبصرہ (۱/۴۷۷)۔

چہروں پر قیامت کے دن صحابہ کی نماز خوب آشکارا ہو رہی ہوگی۔ ۱۴۵؎
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔
تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا. ۱۴۶؎
(ترجمہ) اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں۔

ہرقل کے لشکر کیوں شکست کھا رہے تھے

جب صحابہ کرام کے سامنے ہرقل کے لشکر شکست کھا رہے تھے تو ہرقل نے ان لشکریوں سے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے تم شکست کیوں کھا رہے ہو؟ تو ان کے رؤساء میں سے ایک بوڑھے نے کہا اس وجہ سے کہ یہ لوگ رات کو عبادت الٰہی میں کاٹتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ۱۴۷؎

لله درهم من "طيّن عجن بماء الوحى، وغرس بماء الرسالة فهل يفوح منها الامسك الهدى وعنبر التقى.

ان حضرات کی خوبی اللہ کے لئے ہے۔ ان کا خمیر وحی کے پانی سے گوندھا گیا، اور رسالت کے پانی سے سینچا گیا، ان سے ہدایت کا مشک اور تقویٰ کا عنبر ہی پھوٹ سکتا ہے۔ ۱۴۸؎ (قول حضرت یحییٰ بن معاذ)

۱۴۵؎ التبصره (۱/ ٤٧٥)

۱۴۶؎ سورة الفتح آخری آیت.

۱۴۷؎ تاريخ ابن عساكر (تهذيب تاريخ دمشق (١/ ١٤٣) عن ابن اسحاق.

۱۴۸؎ تاريخ بغداد (١٤/ ٢١١).

قیام
سیدنا ابو بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(حدیث) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک رات (مسجد نبوی کی طرف) نکلے تو سیدنا ابو بکر صدیق کو دیکھا جو آہستہ آواز میں نماز ادا کر رہے تھے، اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب یہ دونوں حضرات، آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

میں آپ کے پاس سے گزرا تھا جبکہ تم آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اسی کو سنوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس سے گزرا جبکہ آپ بلند آواز میں نماز ادا کر رہے تھے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اونگھنے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو دور کر رہا تھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر تم اپنی آواز کو کچھ اونچا کر لو اور حضرت عمر سے فرمایا تم اپنی آواز کو کچھ پست کر لو۔ ۱۴۹ھ

قیام
سیدنا عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں جب تم اپنی مجلس کو پاکیزہ بنانا چاہو تو تم

۱۴۹ھ ابو داود، والحاکم و صححہ و وافقہ الذھبی، والترمذی (۲/ ۳۱۰)
مشکوۃ المصابیح و شرح السنہ (۴/ ۳۱)۔

حضرت عمر بن خطاب کو ہی یاد کر لیا کرو۔ ۱۵۰ ؎
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے عمر! آپ نے اپنے عمل کی مثل زیادہ محبوب خدا سے ملاقات کرنے والا اپنے پیچھے کوئی نہیں چھوڑا۔ ۱۵۱ ؎
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اگر تین چیزیں نہ ہوتیں اگر میں اللہ کے راستہ میں سفر نہ کرتا (یعنی جہاد نہ کرتا) یا بحالت سجدہ اپنی پیشانی خاک آلود نہ کرتا یا ان لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرتا جو اقوال حسنہ چنتے ہیں جیسا کہ اچھے ثمر چنتے ہیں تو میرے لئے یہ بات خوش کن ہوتی کہ میں اللہ سے جا ملتا (یعنی مر جاتا) ۱۵۲ ؎
حضرت عمر رضی اللہ عنہ وسط لیل میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔ ۱۵۳ ؎
(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد فی سبیل اللہ، نماز اور اچھے لوگوں کی صحبت دنیا میں نہ ہوتی تو مجھے اس زندگی میں کوئی لذت و مزا نہ آتا، میرے لئے مر جانا ہی بہتر اور خوش کن ہوتا لیکن چونکہ یہ تینوں چیزیں دنیا میں موجود ہیں اس لئے میں دنیا کی زندگی کو محبوب رکھتا ہوں۔ (فضائل تہجد)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز جماعت سے ادا فرماتے اور پھر گھر میں داخل ہوتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ (اقامۃ الحجہ)
آپ کے صاحبزادے ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ رات بھر جاگتے پھر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے جب صبح قریب آتی تو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔
وأمر أهلك بالصلوة واصطبر عليها لانسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى.

۱۵۰ ؎ رهبان الليل ص ۳۱۳.
۱۵۱ ؎ في الصحيحين كمافي رهبان الليل ص ۳۱۵.
۱۵۲ ؎ قيام الليل
۱۵۳ ؎ صفة الصفوة.

رات کو حسب معمول قرآن پڑھتے ہوئے کوئی وعید وغیرہ کی آیت آجاتی تو بیہوش ہو کر گر جاتے۔

اپنے زمانہ خلافت میں نہ رات کو سوتے تھے نہ دن کو بلکہ کبھی بیٹھے بیٹھے اونگھ جاتے تھے اور فرماتے تھے اگر رات کو سوتا ہوں تو اپنے نفس کے حصہ کو کھوتا ہوں (کیونکہ قیام لیل ترک ہوتا ہے) اور اگر دن کو سوتا ہوں تو رعیت کے حقوق کو کھوتا ہوں اور مجھ سے ان کی نسبت بھی باز پرس ہوگی۔

قیام
سیدنا عثمان بن عفان
ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا تم لوگوں نے ایسے شخص کو شہید کیا جو ایک رکعت میں ساری رات مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے (پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لیتے تھے) پھر وتر ادا کرتے تھے۔ ۱۵۴۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کئی روایات میں مروی ہے کہ حضرت عثمان نے ایک رکعت میں حجر اسود کے پاس ایام حج میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے معمول میں تھا اس کے متعلق ہمیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت پہنچی ہے انہوں نے اس آیت امن هوقانت آناء الليل ساجدا وقائما يحذر الآخرة ويرجورحمة ربه کے متعلق فرمایا کہ اس سے حضرت عثمان بن عفان مراد ہیں۔ ۱۵۵۔

(آیت کا ترجمہ یہ ہے) بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام کی حالت میں عبادت کر رہا ہو جو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو۔ آپ رات کے اول حصہ میں کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر پوری رات عبادت میں مشغول رہتے۔ (اقامۃ الحجہ وصفۃ الصفوۃ)

۱۵۴۔ الزهد امام احمد بن حنبل ص ۱۲۷

۱۵۵۔ تفسیر ابن کثیر سورۃ الزمر آیت ۹

قیام
سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و کرّم اللہ وجھہ

جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ضرار بن حمزہ کنانی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرنے کا فرمایا توانھوں نے آپ کی تعریف اس پیرایہ میں فرمائی۔

"آپ کو دنیااور اس کی رعنائی سے وحشت ہوتی تھی، رات اور اس کی تاریکی سے انس ہوتا تھا۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے آپ کو بعض عبادات میں دیکھا جبکہ رات خوب پھیل چکی تھی اور ستارے خوب چمک اُٹھے تھے آپ نے اپنی ڈاڑھی مبارک کو اپنی مٹھی میں لیا، صحت مند شخص کی بے قراری کی طرح بے قرار اور غمگین کے رونے کی طرح رو رہے تھے گویا کہ میں ابھی بھی ان سے یہ فرماتے ہوئے سن رہا ہوں آپ فرما رہے ہیں۔ اے دنیا! اے دنیا! کیا تم میرے سامنے آؤ گی کیا تم میرا شوق کرو گی۔ دور ہو جا میرے غیر کو دھوکہ دے، میں تجھے تین طاقیں دے چکا ہوں اب میں کبھی تیری طرف رجوع نہیں کروں گا، تیری عمر بہت معمولی ہے، تیرا عیش حقیر ہے، تیری خطرناکی بہت بڑی ہے، آہ زادِ راہ کتنا کم ہے، سفر کتنا دور کا ہے اور راستہ بھی وحشتناک ہے۔

حضرت معاویہ کے آنسو بہنے لگے آپ ان کو اپنے قابو میں نہ رکھ سکے بلکہ ان کو اپنی آستین سے پونچھ رہے تھے اور قوم کی بھی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔
پھر حضرت معاویہ نے (حضرت علی کو کنیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا) اے ابوالحسن! اللہ رحم کرے اللہ کی قسم آپ ایسے ہی تھے۔ (پھر حضرت ضرار کو

مخاطب کر کے فرمایا) اے ضرار ان کے متعلق تمہارے غم کا کیا حال ہے ؟ فرمایا میرا غم تو ایسا ہے جیسے کسی کا بچہ اس کی گود میں ہی ذبح کر دیا گیا ہو نہ تو اس کے آنسو تھمتے ہوں اور نہ اس کے غم کو سکون ملتا ہو۔ ۱۵۶ ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت علی کو خلافت نے زینت نہیں بخشی تھی بلکہ انہوں نے خلافت کو زینت بخشی تھی۔ ۱۵۷ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا کر دائیں جانب رُخ کر کے بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرہ سے رنج و غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا طلوع آفتاب تک آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد بڑے تاثر کے ساتھ اپنا ہاتھ پلٹ کر فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے آج ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا۔ ان کی صبح اس حال میں ہو جاتی، کہ بال بکھرے ہوئے ہوتے، چہرے غبار آلود اور زرد ہوتے۔ وہ ساری رات اللہ کے حضور میں سجدہ میں پڑے رہتے۔ کھڑے کھڑے قرآن پاک پڑھتے۔ کھڑے کھڑے تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر وہ خدا کا ذکر کرتے تو (کیف و اثر سے) اس طرح جھومتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتے ہیں اور (خدا کے خوف سے) ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو بہتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ ایک آج کے لوگ ہیں کہ غفلت میں رات گزار دیتے ہیں۔ ۱۵۸ ۔

---

۱۵۶ ۔ التبصرة ابن الجوزی ص ٤٤٤-٤٤٥. حلية الاولياء ص ١/٨٥.

۱۵۷ ۔ التبصرة ١/٤٤٣.

۱۵۸ ۔ احياء العلوم.

قیام
سیدنا ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ حکیم الامۃ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مسلمان بندہ سویا ہوا ہوتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جارہے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی بیوی ام درداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اس کا (مسلمان) بھائی رات کو تہجد کے لئے اٹھتا ہے اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو بھی اس کی دعا قبول ہوتی ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ساری رات کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے اور روتے تھے اور صبح تک دعا کرتے تھے اللھم احسنت خلقی فاحسن خُلقی اے اللہ! جس طرح تو نے میری تخلیق حسین کی ہے میرا اخلاق بھی حسین کر دے۔

اسی عمل کی بنا پر ام درداء رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے یہ سوال کیا تھا کہ رات کو آپ کی دعا صرف حسن اخلاق کے لئے ہی ہوتی ہے۔

قیام
سیدنا عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ (کنیف ملأ علما)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مسلمانوں کے امور کے متعلق رات کے وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق سے گفتگو فرماتے

تھے۔ ایک رات آپ نے ان سے گفتگو فرمائی میں آپ کے ساتھ تھا۔ پھر آپ بھی پیدل جانے لگے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جارہے تھے۔ ایک آدمی کو آپ ﷺ نے مسجد میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ ﷺ اس کی قراءت سننے کھڑے ہوگئے جب ہم اس آدمی کو پہچاننے کے لئے قریب ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من سره ان یقرء القرآن رطبا کما انزل فلیقرأه علی قراءة ابن ام عبد ۱۵۹۔

(ترجمہ) جس آدمی کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ خوبصورت انداز سے اسی طرح سے قرآن کریم کی تلاوت کرے جس طرح سے وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود) کی قراءت پر تلاوت کیا کرے۔

پھر وہ شخص دعا کرنے کے لئے بیٹھ گیا تو آنحضرت ﷺ نے دومرتبہ یہ ارشاد فرمایا "سل، تعط" مانگو ملے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں صبح کو ابن مسعود کے پاس ضرور جاؤں گا اور یہ خوشخبری ان کو بھی ضرور سناؤں گا۔ چنانچہ میں صبح کو ان کو خوشخبری سنانے کے لئے گیا تو میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو مجھ سے پہلے پہنچ کر یہ خوشخبری سنا چکے تھے، خدا کی قسم میں نے جس نیکی میں بھی سبقت کرنی چاہی اس میں وہ مجھ سے پہلے سبقت لے جاتے تھے۔ ۱۶۰۔

جب دیگر لوگوں کی آنکھیں نیند سے بند ہوجاتی تھیں یہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے اور ان سے (قرآن کریم کی تلاوت اور دعاء واستغفار کی) ایسی آواز سنائی دیتی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دیتی ہے۔ ۱۶۱۔

۱۵۹۔ کتاب الزهد امام احمد ص ۱۴۰۔

۱۶۰۔ مسند احمد، صحیح ابن خزیمه (۲/۱۸۶)۔

۱۶۱۔ زهد امام ابن حنبل ص ۱۵۶، المتجر الرابح ص ۱۰۱، قیام اللیل، احیاء العلوم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز (تہجد) دن کی (نفل) نماز پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے پوشیدہ صدقہ کی فضیلت علانیہ صدقہ پر (قیام اللیل محمد بن نصر مروزی)

(فائدہ) احادیث میں بھی یہ مضمون آچکا ہے کہ پوشیدہ صدقہ کی بڑی فضیلت ہے قرآن پاک میں بھی اس کی تعریف کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے والا قیامت کے دن جبکہ کوئی سایہ نہ ہوگا وہ عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا (فضائل تہجد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انسان کے لئے یہی خسارہ کافی ہے کہ وہ رات بھر سوتا رہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہو، پھر اس نے پوری رات اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا حتی کہ صبح ہوگئی۔ (قیام اللیل)

مطلب یہ ہے کہ پوری رات سونا اور خدا کا بالکل بھی ذکر نہ کرنا بہت بڑی ناکامی ہے اس سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے (فضائل تہجد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم میں سے کسی کو رات کا مردار اور دن کا قطرب نہ پاؤں۔ (صفۃ الصفوۃ)

(فائدہ) قطرب ایک پرندہ کا نام ہے جو تمام رات گھومتا ہے اور سوتا نہیں مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہ کرے کہ رات بھر مردار کی طرح غافل پڑا رہے اور دن کو قطرب پرندہ کی طرح ادھر ادھر گھومنے میں مشغول ہو اور بیدار رہے بلکہ رات کو بیدار رہ کر خدا کی عبادت و بندگی میں مصروف ہونا چاہئے۔ (فضائل تہجد)

حافظ اور عالم قرآن کے لئے نصیحت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حافظ و عالم قرآن کو چاہئے کہ یہ جاگ رہا ہو جب لوگ رات کو سو رہے ہوں اور دن کو روزہ میں ہو جب لوگ کھا

پی رہے ہوں۔ یہ غمگین ہو جب لوگ خوش ہو رہے ہوں، یہ رو رہا ہو جب لوگ ہنس رہے ہوں، یہ خاموش ہو جب لوگ شور کر رہے ہوں، یہ عاجزی کر رہا ہو جب لوگ تکبر کر رہے ہوں۔ ۱۶۲ ؎

۱۶۲؎ حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ج ۱ ص ۲۳۳، مجمع الزوائد ج ۲/۲۶۶، وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح.

قیام

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

مقدام العلماء امام الحکماء

الفارس القانت المحب الثابت

اعلم الامة بالحلال والحرام

حضرت معاذ بن جبل جب رات کو تہجد کی نماز ادا کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے
اللهم قد نامت العيون وغارت النجوم وانت حی قیوم. اللهم طلبی للجنة بطیء ، وهربی من النار ضعيف ، اللهم اجعل لی عندك هدى ترده الى يوم القيامة انك لاتخلف الميعاد ۱۶۳؎
(ترجمہ) اے اللہ! آنکھیں سو گئیں، ستارے چمک اٹھے جبکہ آپ حی و قیوم ہیں، اے اللہ! میری جنت کی طلب ست ہے اور جہنم سے بھاگنا کمزور ہے، اے اللہ! آپ میرے لئے اپنے پاس سے ایسی ہدایت کا انتظام فرمادیں جو قیامت کے دن کام آئے بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

قیام

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ

آپ ان سادات مہاجرین اور اولیاء متقین میں سے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی حین حیات وفات پا گئے تھے اور آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھائی تھی ۱۶۴؎ حضرت ابو

۱۶۳؎ حلية الاولياء ۱ / ۲۳۳

۱۶۴؎ الاستیعاب (۸ / ۶۳) سیر اعلام النبلاء (۱ / ۱۵۴) الاصابہ (۶ / ۳۹۵)

سائب فرماتے ہیں کہ جنت البقیع میں سب سے پہلے آپ ہی کو دفن کیا گیا تھا۔

حضرت ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ آنحضرت ﷺ کی خواتین کے پاس حاضر ہوئیں تو انہوں نے اس کو اچھی حالت میں نہ دیکھا تو اس سے فرمایا تجھے کیا ہے؟ قریش میں تیرے خاوند سے زیادہ مالدار تو کوئی نہیں ہے اس نے کہا کہ وہ تو رات کو عبادت کرتے رہتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں (پھر میں کس کے لئے زیب و زینت اختیار کروں؟) تو آنحضرت ﷺ کی حضرت عثمان بن مظعون سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا میرا اسوہ تمہارے لئے نہیں ہے۔الحدیث۔ پھر وہ خاتون آنحضرت ﷺ کی بیویوں کے پاس دلہن کی طرح سج کر آئی۔۱۶۵ے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا جبکہ آپ ﷺ کے آنسو حضرت عثمان بن مظعون کے رخسار پر بہہ رہے تھے۔۱۶۶ے

قیام

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین فی الحدیث

حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تہائی رات میں عبادت کرتے تھے، آپ کی اہلیہ بھی تہائی رات میں عبادت کرتی تھیں اور آپ کے صاحبزادے بھی تہائی رات میں عبادت کرتے تھے جب

۱۶۵ے طبقات ابن سعد (۳/۱/۲۸۷)، مصنف عبدالرزاق (۱۰۳۷۵) سیر النبلاء (۱/۱۵۷)۔

۱۶۶ے ترمذی (۹۸۹)، احمد (۶/۴۳، ۲۰۶)، ابوداود (۳۱۶۳)، ابن ماجہ (۱۴۵۶)، حاکم (۳/۱۹۰) بزار (۸۰۶)

ان میں سے ایک سوتا تھا تو دوسرا عبادت میں کھڑا ہو جاتا تھا۔ ۱۶۷ے
حضرت ابو ہریرہ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ میں اپنے گناہوں کے بقدر تسبیح ادا کرتا ہوں۔ ۱۶۸ے
آپ کی تو ساری زندگی حضور ﷺ کی حدیث، تسبیح، استغفار اور قیام اللیل میں گزری تھی۔

قیام
سیدنا ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ
صاحب القراءۃ والمزمار

(حدیث) جناب نبی اکرم ﷺ ایک رات حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنے گھر میں تلاوت فرما رہے تھے، حضور ﷺ کے ساتھ آپ کی اہلیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ دونوں ہی رک کر ان کی تلاوت سنتے رہے پھر چلے گئے، جب صبح ہوئی تو حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کو ملنے کے لئے آئے تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا۔

یااباموسی مررت بك البارحة ومعی عائشة وانت تقرأ فی بیتك فقمنا فاستمعنا لقراءتك

(اے ابو موسی میں گزشتہ رات تیرے پاس سے گزرا اس وقت عائشہ بھی میرے ساتھ تھیں جبکہ تم اپنے گھر میں قرآن پڑھ رہے تھے تو ہم نے رک کر تمہاری قراءت سنی تھی)

۱۶۷- الاصابہ لابن حجر ۲۰۹/۴ وقال سندہ صحیح والزھد لاحمد ص ۱۸۷ واللفظ لہ وسندہ صحیح، صفۃ الصفوۃ۔

۱۶۸- الاصابہ (۴ ۲۰۹) وقال اخرجہ ابن سعد بسند صحیح

تو حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اگر مجھے آپ کے موجود ہونے کا علم ہوتا تو میں آپ کی خاطر قرآن کریم کو خوب سنوار کر پڑھتا۔ ۱۶۹؎
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ان کو دیکھتے تھے تو فرماتے تھے ہمیں اپنے رب کا شوق دلاؤ تو وہ حضرت عمر کے سامنے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ۱۷۰؎

قیام
اشعریین قوم ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہم

(حدیث) حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
(حدیث) إنی لأعرف أصوات رفقة الأشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل، واعرف منازلهم من أصواتهم بالقرآن بالليل، وإن كنت لم ارمنازلهم حن نزلوا بالنهار. ۱۷۱؎
(ترجمہ) میں اشعریین کی ایک جماعت کو جو بہترین آواز میں قرآن پڑھتے ہیں پہچانتا ہوں جب وہ رات کے وقت عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کی منازل کو رات کے وقت ان کی قرآن کی آوازوں کے ساتھ پہچانتا ہوں اگرچہ میں ان کے دن کی منازل کو جب وہاں ہوتے ہیں نہیں پہچانتا۔

۱۶۹؎ حلية الاولياء (۱ / ۲۵۸)
۱۷۰؎ الاصابه فی معرفة الصحابه (۲ / ۳٦۰).
۱۷۱؎ صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابه باب فضائل الاشعريين.

قیام
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
ترجمان القرآن وحبر الامۃ

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے مدینہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا جب آپ رات کے لئے کہیں پڑاؤ کرتے تو آدھی رات تہجد ادا کرتے تھے ان (ابن ابی ملیکہ) سے (ان کے شاگرد) ایوب نے پوچھا ان کی تلاوت کا کیا انداز تھا؟ فرمایا انہوں نے وجاء ت سکرۃ الموت بالحق ذلك ما کنت منه تحید اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آ پہنچی، یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا۔
آپ اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے رہے اور بڑی دیر تک روتے بھی رہے۔ ۱۷۲ –

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز (تہجد) ادا کی اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا جبکہ میں اس وقت دس سال کا تھا۔ ۱۷۳ –

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی شرافت رات کو قیام کرنا ہے اور اس کی مالداری لوگوں کے مال سے مستغنی ہونا ہے۔ (قیام اللیل)
(فائدہ) قیام سے مراد رات کو جاگنا اور تہجد پڑھنا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے لئے عزت و شرافت یہ ہے کہ تہجد پڑھے اور لوگوں کے مال پر نیت نہ رکھے اس سے استغناء برتے کہ در حقیقت مالداری یہی ہے۔ (فضائل تہجد)

---

۱۷۲ – حلیۃ الاولیاء (۱ / ۳۲۷) زھد ابن حنبل۔

۱۷۳ – مسند احمد و صححہ احمد شاکر (رقم: ۳۴۳۷)۔

قیام

سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

سلمان ابن الاسلام، سلمان الخیر، "سلمان منا آل البیت"

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ان پانچ (فرض) نمازوں کی حفاظت کرو، کیونکہ یہ ان زخموں (چھوٹے گناہوں) کیلئے کفارہ ہیں جب تک کہ تم ہلاک کرنے والے (یعنی بڑے گناہوں کے مرتکب نہ ہوئے۔ جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو تین طرح پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے حق میں کوئی چیز صادر ہوئی نہ ان کے خلاف، وہ لوگ جن کے حق میں تو کچھ ہوا خلاف کچھ نہ ہوا، وہ لوگ جن کے نہ تو کچھ حق میں ہوا نہ کچھ خلاف ہوا۔

(۱) پس وہ شخص جس نے رات کی تاریکی کو اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت جانا اور گناہوں پر سوار ہو گیا (یعنی گناہ کرنے لگ گیا) یہ وہ شخص ہے جس کے حق میں تو کچھ حاصل نہ ہوا مگر اس کے خلاف گناہ صادر ہو گئے۔

(۲) ان میں سے ایک شخص وہ تھا جس نے رات کی تاریکی کو اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت جانا اور بیدار رہتے ہوئے نماز میں مصروف ہو گیا یہ عمل اس کے حق میں (باعث ثواب) ہو گیا اس کے خلاف (موجب عذاب) نہ بنا۔

(۳) ان میں سے ایک وہ شخص تھا جس کے لئے نہ ثواب مرتب ہوا نہ عذاب یہ وہ شخص ہے جس نے عشاء کی نماز پڑھی پھر سو گیا (نہ کوئی گناہ کیا نہ کوئی عبادت کی)۔ ۱۷۴ے

۱۷۴ے حلیة الاولیاء ص ۱۸۹-۱۹۰-قال المنذری رواه الطبرانی فی الکبیر موقوفا باسناد لابأس به ورفعه جماعة اهـ

حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو الدرداء کے درمیان بھائی بندی فرمائی تھی۔ (اس وجہ سے ایک مرتبہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے تو حضرت ابو الدرداء کی اہلیہ کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا تو اس سے پوچھا تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ انہوں نے کہا تیرے بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ پھر حضرت ابو الدرداء آگئے انہوں نے حضرت سلمان کے لئے کھانا تیار کرایا پھر فرمایا میں روزہ دار ہوں تم کھاؤ۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے بھی کھالیا۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابو الدرداء عبادت کے لئے چلے گئے۔ حضرت سلمان نے فرمایا سو جاؤ تو وہ سو گئے۔ پھر عبادت کے لئے اٹھے تو بھی حضرت سلمان نے فرمایا سو جاؤ۔ پھر جب رات کا آخری حصہ شروع ہوا تب حضرت سلمان نے فرمایا اب کھڑے ہو جاؤ۔ پھر دونوں ہی کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔ پھر ان سے حضرت سلمان نے فرمایا۔ تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے اہل خانہ کا بھی تجھ پر حق ہے۔ ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو۔ پھر حضرت ابو الدرداء نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سب واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "صدق سلمان" سلمان نے درست کہا۔ ۱۷۵۔

اس روایت سے حضرت سلمان کی منقبت ظاہر ہوتی ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(فائدہ) حضرت ابو الدرداء نے یہ نفلی روزہ رکھا ہوا تھا اور مہمان کی خاطر روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص سفید رنگ کی

۱۷۵۔ بخاری کتاب الادب باب صنع الطعام والتکلف للضیف. والترمذی والدار قطنی والبزار والطبرانی وابن حبان واحمد وابو نعیم. ورواہ ابن سعد مرسلا.

باندیاں صبح تک اللہ کے راستہ میں دیتا رہے اور دوسرا شخص ذکر یا تلاوت قرآن کرتا رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ذکر کرنے والا افضل ہے۔(قیام اللیل)
(فائدہ) خدا کے ذکر کی مختلف صورتیں ہیں۔ تلاوتِ قرآن، تسبیح و تہلیل اور نماز وغیرہ یہ سب ذکر کے مفہوم میں داخل ہیں اس لئے اس اثر کے عموم میں تہجد کی نماز بھی داخل ہے۔(فضائل تہجد)

قیام
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
المتعبدُ المتھجدُ نزیل الحصباء والمساجد

آپ جب بھی رات کو بیدار ہو جاتے نماز شروع کر دیتے۔ آپ رات کو بہت کم سوتے تھے جب سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ ارشاد سنا تھا نعم الرجل عبداللہ لو کان یقوم اللیل (عبداللہ خوب آدمی ہے اگر یہ رات کو عبادت کرتا ہوتا)
حضرت خالد بن عبداللہ قریشی کے آزاد کردہ غلام ابو غالب فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہمارے مہمان بنا کرتے تھے آپ رات کو تہجد ادا کرتے تھے ایک رات صبح سے پہلے مجھے فرمایا اے ابو غالب تم کھڑے ہو کر عبادت نہیں کرتے اگرچہ ایک تہائی قرآن کے ساتھ بھی کیوں نہ ہو؟ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن صبح قریب ہو گئی ہے میں تہائی رات قرآن کیسے پڑھوں؟ فرمایا سورۃ اخلاص قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)۱۷۶ے
حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت ابن عمر کی عشاء کی نماز جماعت سے رہ جاتی تھی تو آپ ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے۔ ۱۷۷ے

۱۷۶ے کتاب الزھد امام احمد بن حنبل (ص۔ ۱۹)۔
۱۷۷ے الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ (۲/۳۴۹)۔

حضرت سالم اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں کہ عبادت میں جو چیز سب سے پہلے کم ہو گی وہ رات کو تہجد کی نماز اور اس میں آواز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت ہو گی۔ ۱۷۸ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات ارشاد فرمایا۔ میں دنیا کی کسی چیز پر حسرت نہیں کرتا سوائے گرمی کی دوپہر کی پیاس کے (یعنی گرمی میں روزہ نہیں رکھا) اور رات کی مشقت برداشت کرنے کے (یعنی راتوں میں عبادت نہیں کی) اور اس باغی جماعت کے ساتھ قتال نہیں کیا جو ہم پر آپڑی یعنی حجاج (اور اس کی جماعت) (قیام اللیل)

قیام
سیدنا ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ
اصدق الامة لهجة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اے لوگو! میں تمہیں نصیحت کرتا ہون، میں تمہارے متعلق فکر مند ہوں، رات کی تاریکی میں قبر کی تنہائی کیلئے عبادت کر لو، قیامت کی گرمی کیلئے دنیا میں روزہ رکھ لو، تنگدی کے دن خوف سے اب صدقہ کرو، اے لوگو میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں، میں تمہارے متعلق فکر مند ہوں۔ ۱/۱۷۹ـ

۱۷۸ـ خلق افعال العباد امام بخاری ص ۷۷ طبع مؤسسة الرسالة.

۱/۱۷۹ـ کتاب الزهد امام احمد (ص ۱٤۸).

قیام
سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
صاحب الصیام و القیام

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا:

﴿بلغنی أنَّكَ تَصُومُ النَّهارَ وتَقُومُ اللَّيْلَ فلاَ تفْعل فإنَّ لِجسدِكَ عليْكَ حظًّا ولِعيْنِكَ عليْكَ حظًّا وإنَّ لِزوْجِكَ حظًّا صُمْ وأفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شهْرٍ ثلاثَةَ أيَّامٍ فذلِكَ صوْمُ الدَّهْرِ﴾ قُلْتُ: يا رسُولَ اللّهِ إنَّ لِيْ قُوَّةً قالَ: ﴿فصُمْ صوْمَ داوُدَ عليْهِ السَّلاَمُ صُمْ يوْمًا وأفْطِرْ يوْمًا﴾ وكانَ يقُولُ: يا ليْتنِي أخذْتُ بالرُّخْصةِ. (بخاری مسلم)

(ترجمہ) ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو نوافل ادا کرتے ہو ایسا نہ کیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی حق ہے، روزہ رکھو بھی اور چھوڑو بھی، ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ رکھو یہ پورے سال کے برابر ہے''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اندر اتنی ہمت ہے آپ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر تم حضرت داؤدؑ والا روزہ رکھو (یعنی) ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن خالی چھوڑ دیا کرو'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرمایا کرتے تھے کاش کہ میں (آنحضرت کی ارشاد فرمودہ) رخصت کو قبول کر لیتا (تو مجھے یہ دقت نہ ہوتی جو قبول نہ کر کے ہو رہی ہے)۔

حضرت داؤدؑ کا روزہ رکھنے کا طریقہ:

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

﴿ أحبُّ الصِّيَامِ إلى اللهِ صِيَامُ داوُدَ عليهِ السَّلامُ وأحبُّ الصَّلاةِ إلى اللهِ صلاةُ داوُدَ كانَ ينامُ نصفَ اللَّيْلِ ويقومُ ثُلُثَهُ وينمُ سُدُسَهُ وكانَ يصُومُ يومًا ويُفْطِرُ يومًا ﴾ (بخاری، مسلم)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ حضرت داوٗدؑ کا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک (نوافل کی) نماز پڑھنے کا سب سے پسندیدہ طریقہ بھی حضرت داوٗدؑ کا ہے آپ آدھی رات نیند کرتے پھر تہائی رات نماز ادا کرتے پھر اس کا چھٹا حصہ نیند کرے، اور آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن خالی چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی ایک رکعت نماز دن کی دس رکعتوں سے افضل ہے (قیام اللیل)

حضرت یعلی بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ محترمہ سے نقل کرتے ہیں جو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے لئے سرمہ تیار کرتی تھیں کہ آپ رضی اللہ عنہ دروازہ بند کر کے بہت روتے تھے حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ ۲ / ۱۷۹

قیام
سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ
صاحب السکینۃ والملائکۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تِلْكَ السَّكِينَةُ جاءَتْ حتّى تسمعَ الْقُرآنَ.

---

۲ / ۱۷۹ –

یہ سکینت علیہ السلام تھے جو قرآن سننے کے لئے آئے تھے۔ ۳/ ۱۷۹
حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اسید بن حضیر انصاریؓ کے ساتھ رات کو نماز میں مشغول تھے پس اچانک بادل کی مانند کسی شے نے مجھے ڈھانپ لیا اس مین ستاروں کی مانند کچھ تھا اور میری بیوی میرے ایک طرف میں سوئی ہوئی تھی اور وہ حاملہ بھی تھی اور گھوڑا بھی دیوار سے بندھا ہوا تھا مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور عورت گھبرا نہ جائے کہ اس کا بچہ بھی ضائع ہو جائے، میں نے اپنی نماز توڑ دی اور (اسید سے مخاطب ہو کر) کہا اے اسید یہ ایک فرشتہ ہے جو قرآن سننے آیا ہے (گھبرائیو مت اور نماز نہ توڑیو) ۴/ ۱۷۹

قیام
سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ
"لمثل هذا كنا نحبك يا ابارقية"

سیدنا تمیم داری وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیح دجال اور اس کی جاسوسہ کو دیکھا اور آنحضرت ﷺ سے اس کا واقعہ اور چشم دید حالات بیان کئے دجال کے یہ چشم دید حالات انہیں کی روایت سے کتب احادیث میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔ ۱۸۰
آپؓ بہت تہجد گزار تھے کبھی کبھی صبح تک نماز تہجد میں ایک ہی آیت کا تکرار کرتے رہتے تھے جیسا کہ امام بغوی نے سند صحیح کے ساتھ الجعدیات میں روایت

۳/ ۱۷۹۔ فرشتوں کے عجیب حالات ص: ۱۶۱

۴/ ۱۷۹۔ فرشتوں کے عجیب حالات ص: ۱۶۱

۱۸۰۔ الاصابه ۱/ ۱۸۴ قال ابن حجر رواه البغوی فی الجعديات باسناد صحيح الى مسروق.

کیا ہے کہ آپ نے ایک رات صبح تک آیت (ام حسب الذین اجترحوا السیئات) (کے تکرار کے ساتھ) تہجد کی نماز ادا کی ۱۸۱۔
حضرت مبارک فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے کسی بھی صحابی کی عبادت میں جہد و مشقت کی روایت مجھے نہیں پہنچی جتنا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی پہنچی ہے۔ ۱۸۲۔
آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بہت قیمتی پوشاک خریدی تھی جس کو پہن کر اللہ کی بارگاہ میں نماز ادا کرتے تھے۔ ۱۸۳۔
حضرت جعفر بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم صحابہ کرام کے بیٹے کہا کرتے تھے ہمارے آباؤ اجداد نے ہجرت کر کے اور نبی کریم ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل کر کے ہم سے سبقت حاصل کرلی اور ہم عبادت کرتے ہیں امید ہے کہ ہم بھی ان کے فضائل تک پہنچ جائیں گے (او کما قال) فرمایا کہ حضرت عبداللہ ابن زبیر، حضرت محمد بن ابی حذیفہ، حضرت محمد ابن ابی بکر، حضرت محمد بن طلحہ، حضرت محمد بن عبدالرحمان بن عبد یغوث فرماتے ہیں ہم نے رات اور دن میں عبادت میں خوب کوشش کی پھر حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے ملے اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے مگر اس حالت میں بھی نہ تو ہم ان جیسا نماز میں طویل قیام کر سکے اور نہ طویل قعدہ۔ ۱۸۴۔

حکایت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آگ بھڑک اُٹھی جس کو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اپنی چادر مبارک کے ساتھ ہٹاتے رہے حتی کہ وہ کسی غار میں جا داخل ہوئی اس کرامت کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت تمیم

۱۸۱۔ اتحاف السادة المتقين.
۱۸۲۔ زهد احمد ابن حنبل (ص) ۱۹۹، ۲۰۰.
۱۸۳۔ زهد احمد بن حنبل (ص) ۱۹۹، ۲۰۰
۱۸۴۔ کتاب الزهد ابن حنبل (ص) ۲۰۰.

داری رضی اللہ عنہ سے) فرمایا اے ابو رقیہ ایسے ہی کاموں کی وجہ سے ہم آپ سے محبت کرتے ہیں۔ (لمثل هذا كنا نحبك يا ابا رقية) اور ایک روایت میں یہ واقعہ یوں نقل کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت تمیم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھو اس آگ کو روکو تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے امیر المؤمنین من أنا وما أنا (میں کون ہوں میں کیا ہوں) یہی کہتے رہے مگر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر) ان کے ساتھ اُٹھ گئے۔ راوی حدیث کہتے ہیں میں ان دونوں حضرات کے پیچھے پیچھے آگ کی طرف چل پڑا (میں نے دیکھا کہ حضرت تمیم داری اپنے ہاتھ سے اس آگ کو دھکیل رہے ہیں حتیٰ کہ وہ سبزے میں داخل ہو گئی حضرت تمیم داری بھی اس کے پیچھے داخل ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے رہے ليس من رأى كمن لم ير (دیکھنے والا نہ دیکھنے والے کی مثل کیسے ہو سکتا ہے) ۱۸۵ ؎

حضرت محمد بن المنکدر روایت کرتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رات سو گئے اور تہجد کے لئے نہ اُٹھ سکے، اس کی وجہ سے وہ ایک سال تک نہ سوئے اس محرومی پر تنبیہ کے طور پر۔ ۱۸۶ ؎

قیام
سیدنا عباد بن بشر
رضی اللہ عنہ

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت ﷺ میرے گھر میں نماز تہجد ادا فرما رہے تھے آپ ﷺ نے حضرت عباد بن بشر کی آواز سنی اور

---

۱۸۵ ؎ دلائل النبوه ابو نعيم اصبهانی (ص) ۵۱۰

۱۸۶ ؎ سير اعلام النبلاء (۲/ ٤٤٥)، تهذيب ابن عساكر (۳/ ۳۵۹) ابن ابی الدنيا في محاسبة النفس

فرمایا اے عائشہ یہ عباد بن بشر کی آواز ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اللّٰھم اغفرلہ (اے اللہ اس کی مغفرت فرما) ۱۸۷۔

قیام
سیدنا سالم، مولیٰ ابی حذیفہ
رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مبارک روایت فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے میں دیر کر دی تو آپ ﷺ نے پوچھا اے عائشہ تمہیں کس چیز نے روک لیا؟ عرض کیا میں نے ایک قاری کی آواز کو سنا ہے جو قرآن کریم کو تلاوت کر رہا ہے پھر حضرت عائشہ نے اس کے حسنِ قراءت کا تذکرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی (پردے کی) چادر اُٹھا کر دیکھا تو حضرت سالم مولی ابو حذیفہ نظر آئے تو آپ ﷺ نے یہ کلمات فرمائے۔ الحمد للّٰہ الذی جعل فی اُمتی مثلك (تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے میری اُمت میں تیرے جیسا (حسین انداز میں قرآن کریم پڑھنے والا) پیدا کیا۔ ۱۸۸۔

۱۸۷۔ الاصابہ فی ترجمة عباد بن بشر.

۱۸۸۔ كتاب الجهاد لابن المبارك واخرجه احمد عن حنظلة وابن ماجه والحاكم فی المستدرك من طريق وليد بن مسلم وابن المبارك احفظ من الوليد ولكن له شاهد يقويه.

قیام
سیدنا عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھ رہے تھے اور رو رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔

اللّٰهم انك آتيت عمروا مالافان كان احب اليك ان تسلب عمروا ماله ولاتعذبه بالنار فاسلبه ماله وانك آتيت عمروا ولده فان كان احب اليك ان تثكل عمرواولده ولاتعذبه بالنار فاثكله ولده وانك آتيت عمروا سلطانافان كان احب اليك ان تنزع منه سلطانه ولاتعذبه بالنار فا نزع منه سلطانه.

(ترجمہ) اے اللہ آپ نے عمرو کو مال دیا ہے اگر آپ کو یہ بات پسند ہو کہ اس سے مال چھین لے اور آگ کا عذاب نہ دے تو اس سے اس کا مال چھین لے۔ اور تو نے عمرو کو اولاد دی ہے اگر تجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ تو عمرو کی اولاد کو موت دے دے اور اس کو جہنم کا عذاب نہ دے تو تو اس کی اولاد کو موت دے دے۔ اور بے شک تو نے عمرو کو اقتدار دیا ہے اگر تجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ اس سے اقتدار کو چھین لے اور آگ کا عذاب نہ دے تو تُو اس سے اس کا اقتدار چھین لے۔

آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے رات کے وقت ایک رکعت نماز پڑھنا دن میں دس رکعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔۱۸۹۔

(فائدہ) اگر کوئی شخص اس دعا کو اپنے لئے پڑھنا چاہے تو جہاں جہاں ''عمروا'' کا نام آیا ہے وہاں اپنا نام ذکر کرے۔

۱۸۹۔ مختصر قیام اللیل (ص: ۲۵)۔

قیام

سیدنا سعید بن عامر الجمحی رضی اللّٰہ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص (ملک شام کے مشہور اور قدیم شہر) میں حضرت سعید بن عامر الجمحی کو حاکم مقرر کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص تشریف لے گئے تو اہلِ حمص سے مخاطب ہو کر فرمایا اے اہلِ حمص! تم نے اپنے حاکم کو کیسا پایا؟ تو انہوں نے آپ کے سامنے حضرت سعید کی شکایت کی اور کہنے لگے ہمیں ان سے چار شکایتیں ہیں۔

ان میں سے ایک شکایت یہ بھی تھی کہ یہ رات کے وقت کسی کو نہیں ملتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان شکایت کرنے والوں کو اور حضرت سعید کو جمع کیا اور دعا کی اے اللہ میری رائے کو آج سعید کے بارے میں غلط ثابت نہ کرنا جس کی یہ شکایت کر رہے ہیں۔

انہوں نے شکایت میں کہا ہے (سعید) رات کے وقت کسی کو نہیں ملتا۔ اے سعید! تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟

حضرت سعید نے فرمایا اگرچہ میں جو بات ذکر کر رہا ہوں اس کا اظہار پسند نہیں کرتا...... میں نے دن کا وقت ان لوگوں کے لئے متعین کر رکھا ہے اور رات کا وقت اللہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اسی طرح سے ان کی باقی شکایات کا بھی جواب دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للّٰہ الذی لم یفیل فراستی. تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری فراست کو ناکام نہیں کیا۔ ١٩٠

١٩٠۔ کتاب الزھد ابن المبارک ص ٣٠٤-٣٠٥. وانظر مختصر قیام اللیل (ص ١٨).

قیام
سیدنا حسن رضی اللہ عنہ وسیدنا حسین رضی اللہ عنہ
سبطی رسول اللّٰہ و ریحانتیه من الدنیا

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے شروع حصہ میں قیام فرماتے تھے اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے آخری حصہ میں قیام فرماتے تھے۔ ۱۹۱ـ

قیام
سیدنا شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ
صاحب الحذر و الورع و البکاء والضرع
صاحب اللسان المزموم

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ جب بستر پر تشریف لاتے تھے تو اپنے بستر پر ایسے کروٹیں بدلتے تھے جیسے دانہ ہانڈی میں آگ پر ابلتا ہے اور فرماتے تھے۔
اللھم ان النار قداذھبت منی النوم. (اے اللہ جہنم کی آگ نے مجھ سے میری نیند چھین لی ہے) پھر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔ ۱۹۲ـ

۱۹۱ـ کتاب الزھد ابن حنبل (ص : ۱۷۱).

۱۹۲ـ حلیة الاولیاء ۱/ ۲٦٤ ، المتجر الرابح ص ۱۰۱ ، اقامة الحجه ، صفة الصفوه (۲/ ۲۹٦).

قیام

سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ریحانہ کے غلام نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ریحانہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے جب واپس آئے تو اپنی اہلیہ کے پاس رات کا کھانا کھایا۔ پھر پانی منگا کر وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلے گئے۔ ایک سورت تلاوت کی پھر دوسری، اسی جگہ ٹھہرے رہے جب بھی کوئی سورت ختم کرتے دوسری شروع کر دیتے حتیٰ کہ جب مؤذن نے صبح کی اذان دی انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے، اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس نے کہا اے ابو ریحانہ آپ غزوہ میں شریک ہوئے تھے جہاد کرتے ہوئے تھک چکے ہو گے اب میرے پاس آئے ہو میرا آپ سے کوئی حق نہیں ہے (میں آپ کی خدمت وغیرہ کرتی اور آپ کی تکان دور ہوتی) انہوں نے فرمایا کیوں نہیں قسم بخدا! میرے سامنے تمہاری کوئی کشش پیدا نہیں ہوتی اگر میں تمہاری فکر کرتا تو تمہارا مجھ پر حق ہوتا۔ بیوی نے عرض کیا اے ابو ریحانہ آپ کو کس چیز نے مصروف کر رکھا ہے؟ فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کے متعلق لباس کا، ازواج کا، نعمتوں کا اور لذات کا ذکر فرمایا ہے میرا دل اسی میں منہمک رہتا ہے۔

(نوٹ) حضرت ابو ریحانہ نے یہ ایک رات اپنی بیوی کے پاس گزارنے کے لئے سالارِ لشکرِ اسلام سے رخصت لی تھی ان کا گھر بیت المقدس میں تھا گھر جانے سے پہلے یہ مسجد میں گئے وہیں پر ایک سورۃ کی تلاوت شروع کر دی وہ پڑھی تو دوسری شروع کر دی اسی حالت میں صبح ہو گئی تھی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب صبح ہوئی تو انہوں نے سواری کا جانور منگایا اور اس پر سوار ہو کر افواجِ اسلام کی طرف چل پڑے ان سے کہا گیا اے ابو ریحانہ آپ نے تو اس لئے رخصت لی تھی تاکہ اپنے گھر جا سکیں۔ اگر آپ گھر چلے

جائیں اور بعد میں افواج کی طرف سفر کریں (تو کیا ہی اچھا ہو) فرمایا مجھے میری درخواست کے مطابق میرے سالار لشکر نے ایک رات کی رخصت دی تھی اور وہ گزر چکی نہ تو میں جھوٹ بولوں گا اور نہ خلاف ورزی کروں گا چنانچہ آپ افواج کی طرف چلے گئے گھر نہ گئے۔ ۱۹۳ـ

قیام

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حمام المسجد ، المحنك بريق النبوة،
المبجل لشرف الامومة والابوة المشاهد فى القيام ،
المواصل للصيام.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو جب سولی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو آپ کے پاس کھڑے ہو کر یہ کلمات ارشاد فرمائے قسم بخدا آپ جیسا روزہ دار اور آپ جیسا عبادت گزار اور صلہ رحمی کرنے والا میں اور کسی کو نہیں جانتا۔ اللہ کی قسم وہ امت کامیاب ہو گئی جس کا شریر تو ہو۔

(نوٹ) عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانۂ خلافت میں حجاج بن یوسف جیسے سفاک ظالم کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے قتل کرنے کے لئے لاؤ لشکر دے کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا چنانچہ حجاج بن یوسف نے بیت اللہ کے قریب جبل ابو قبیس جیسے مقدس پہاڑ پر پتھر برسانے کے لئے منجنیق نصب کی۔ اپنی فوج کو حرم محترم میں داخل کیا اور حرم کا تقدس پامال کرتے ہوئے حرم میں خونریزی کی بالآخر حواری رسول اللہ کے بیٹے، حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے، سیدہ اسماء ذات النطاقین کے لخت جگر، ثانی اثنین خلیفۃ المسلمین

۱۹۳ـ الزهد والرقائق امام ابن مبارك (ص: ۳۰٤ ، ۳۰۵)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے، سید الصلحاء راس الاتقیاء کو مجرم و شریر ٹھہرا کر شہید کر ڈالا۔ اسی دردناک حادثہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت عمر بن خطاب کے صاحبزادے عابد و زاہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے درد بھرے لہجے میں فرمایا رحمك الله فانك والله ماعلمت صواما قواما وصولا للرحم والله لقد افلحت أمة انت شرها. اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے بے شک خدا کی قسم میں (آپ کی مثل) کثرت سے روزے رکھنے والا۔ کثرت سے راتوں کو جاگ کر عبادات و مناجات کرنے والا۔ اعزہ واقرباء سے صلہ رحمی اور حقوق کی ادائیگی کرنے والا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کی قسم وہ امت کامیاب ہوگئی جس میں آپ جیسا شخص (دشمنوں کی نظر میں) امت کا شریر سمجھا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ دشمنوں نے تو آپ کو ایسا شریر سمجھا کہ بیت اللہ کی ہتک عزت کرتے ہوئے آپ کو حرم میں شہید کر دیا اور بیت اللہ کی دیواریں ڈھائیں گئیں غلافِ کعبہ کو جلایا گیا جبکہ حقیقت میں آپ اللہ کے نزدیک عظیم مناصب پر فائز تھے اور بیت اللہ کے پناہ گزین تھے۔ حقیقت میں وہی لوگ شریر اور سفاک تھے جنہوں نے حرم محترم کا پاس نہ رکھا اور حواریٔ رسول اللہ کے لختِ جگر کو شہید کر کے سولی پہ لٹکایا اور اپنے ظلم کی داستان اسلام کے نامور سپوت کے خون سے رقم کی۔ (امداد اللہ انور)

حضرت عبداللہ بن عباس ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ حضرت ابن زبیر کے بارے میں فرماتے ہیں آپ اسلام میں پاکدامن تھے قرآن کے پڑھنے والے تھے۔ باپ زبیر تھا ماں اسماء تھی نانا ابو بکر تھا اور پھوپھی خدیجہ ہیں دادی صفیہ ہیں اور خالہ عائشہ ہیں۔

جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو گویا کہ وہ لکڑی ہیں ان کو جب تم دیکھو ان کے خشوع و خضوع کی وجہ سے تم کہہ سکتے ہو کہ وہ کسی درخت کی ٹہنی ہیں جس کو ہوا کا جھونکا ہلا رہا ہو۔

حضرت عمر کے پوتے سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر رات

کو سوتے نہیں تھے ساری رات قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ ساری زندگی ان کا یہی معمول رہا ساری رات قیام میں گزار دیتے تھے اور کبھی ساری رات صبح تک رکوع میں گزار دیتے اور کبھی ساری رات صبح تک سجدے میں گزار دیتے تھے یعنی کبھی رات میں زیادہ عمل قیام کا کبھی رکوع کا سجدہ کا اور نماز کے باقی ارکان ادا تو کرتے تھے مگر ہلکے انداز میں۔ یہ مطلب نہیں کہ فقط قیام یا فقط رکوع یا فقط سجدہ ہی کی حالت میں ساری رات گزار دیتے تھے۔ ١٩٤ھ

لله درك ياحمام المسجد يا اباخبيب.

قیام
سیدنا حممہ رضی اللہ عنہ

حضرت حممہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رات بسر فرمائی تو حضرت حممہ کو ساری رات روتے ہوئے پایا۔ جب صبح ہوئی تو آپ سے حضرت ہرم نے عرض کی اے حممہ آپ کیوں روتے رہے؟ فرمایا میں نے (قبر کی) اس رات کو یاد کر لیا تھا جس کی صبح کو قبروں نے کھلنا ہے اور ان میں موجود مردوں نے نکلنا ہے اور آسمان کے ستاروں نے جھڑنا ہے۔ اس بات نے مجھے رلائے رکھا ہے۔ ١٩٥ھ

١٩٤ھ مختصر قيام الليل (ص :١٨) ، صفة الصفوة.

١٩٥ھ رهبان الليل. ٣٥٧/١.

قیام
سیدنا کہمس الہلالی رضی اللہ عنہ

حضرت کہمس الہلالی رضی اللہ عنہ اپنے وطن ہی میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور مدینہ آکر حضور ﷺ کو اپنے اسلام کی اطلاع دی پھر وطن لوٹ گئے۔ آپ کامل ایک سال تک رات بھر جاگ کر عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے۔ دوسرے سال حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شدتِ ریاضت کی وجہ سے آپ اتنے نحیف ہو گئے تھے کہ پہچانے نہ جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ بار بار سر سے پاؤں تک دیکھتے رہے مگر پہچان نہ سکے۔ آخر میں کہمس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ شاید آپ سوچ رہے ہیں کہ میں کون ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں! تم کون ہو؟ عرض کیا کہمس الہلالی۔ گذشتہ سال حاضر ہوا تھا، اب میں بالکل سوکھ گیا ہوں۔ حضور نے پوچھا، ایسی حالت کیوں ہو گئی؟ عرض کیا، گذشتہ حاضری کے بعد سے برابر رات کو جاگتا رہا اور دن کو روزہ رکھتا رہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم کو اسقدر تکلیف اٹھانے کا کس نے حکم دیا تھا؟ مہینہ میں صرف ایک روزہ کافی ہے۔ عرض کی مجھ میں اس سے زیادہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خیر تین سہی۔ (ابن سعد)

قیام
سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الزاہریہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا اس طرح سے گلا نہیں گھونٹیں گے جس طرح سے میں تمہارا گلا گھونٹا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ ایک مرتبہ رات

کے وقت نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ ہی کی حالت میں انتقال کر گئے، آپ کی صاحبزادی نے خواب میں دیکھا کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا تو گھبرا کر اٹھیں اور اپنی والدہ کو پکار کر کہا میرے والد کہاں ہیں؟ فرمایا اپنے مُصلی پر تو ان کو پکارا مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے ان کو اٹھانا چاہا تو ان کو وفات یافتہ پایا۔ ۱۹٦ ؎

قیام
سیدنا عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ

عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مکان پر نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ پڑھتے پڑھتے جب وانذرھم یوم الأزفة پر پہنچے تو رونے لگے اور زمین پر گر گئے۔ پھر کچھ توقف کے بعد ہوش میں آئے تو پھر یہی آیت تلاوت کی اور پھر صبح تک یہی حالت رہی رکوع اور سجدہ بھی نہ کر سکے۔ (قیام اللیل)

قیام
سیدنا محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت محمد مشہور صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ اتنی عبادت و ریاضت کرتے تھے کہ آپ کا لقب ہی ''سجاد'' (زیادہ سجدے کرنے والا) پڑ گیا تھا۔ یہی پہلے شخص ہیں جو سجاد کے لقب سے پکارے گئے ہیں۔ (صفۃ الصفوۃ)

---

۱۹٦ ؎ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۵۷۰-۵۷۱) الاصابہ (۱۱/ ۵٦)

صحابہ کرامؓ تو سارے ہی صوام و قوام تھے بطور نمونہ چند اکابر صحابہ کی رات کی عبادات و قیام کا قارئین کے سامنے تذکرہ کیا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان پاکیزہ ہستیوں کی کامل اتباع نصیب فرمائیں اور آخرت میں ان کے ساتھ محشور فرمائیں۔

(آمین بجاہ سید الاولین والآخرین)

تابعین کرام اور اولیاء عظام کی تہجد و عبادت

قیام
سیدنا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ
سید التابعین، سید العباد بعد الصحابة

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بطور مثال کے فرمایا کرتے تھے"لا زهد الا زهد اویس بلغ به العری حتی قعد فی قوصرة" یعنی زھد (ترک دنیا) (حضرت) اویس رحمۃ اللہ علیہ (قرنی) کا ہی ہے اسی زھد کی وجہ سے آپ لباس کی ناداری میں بانس کی ٹوکری میں بیٹھ گئے تھے۔ ۱۹۷؎

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے ان کو دیکھا کہ آپ صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھ چکے تھے میں نے کہا میں ان کی تسبیح میں حرج پیدا نہیں کروں گا جب نماز کا وقت ہوا آپ کھڑے ہوئے اور ظہر کی نماز ادا کی جب ظہر کی نماز ادا کر چکے تو، عصر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب عصر کی نماز پڑھ چکے تو مغرب تک اللہ کا ذکر کرتے رہے جب مغرب کی نماز پڑھ چکے عشاء تک نماز پڑھتے رہے جب عشاء کی نماز سے فارغ ہوئے تو صبح تک نماز پڑھتے رہے جب صبح کی نماز پڑھی تو بیٹھ گئے اسی حالت میں ان کو نیند آگئی جب بیدار ہوئے تو میں نے ان سے سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے اللهم انی اعوذبك من عین نوامة و بطن لاتشبع (اے اللہ میں آپ سے زیادہ سونے والی آنکھ سے اور سیر نہ ہونے والے پیٹ سے پناہ چاہتا ہوں)۔

حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کو کسی شخص نے دیکھ کر کہا کیا بات ہے میں تمہیں ہمیشہ بیمار ہی دیکھتا ہوں؟ تو حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا"اویس کیوں نہ

۱۹۷؎ الزهاد الاوائل (ص: ۸٤ تا ۸۹)، تنبیه المغترین (ص: ۱۱۵)، سیر اعلام النبلاء ذهبی، طبقات ابن سعد، تاریخ ابن عساکر ۳/۱۷٤، تفسیر تستری (ص: ۹٤).

بیمار ہو! مریض تو کھاتا ہے اویس کھاتا بھی نہیں، مریض سوتا ہے اویس سوتا بھی نہیں، پھر فرمایا، تعجب ہے اس شخص پر جو یہ جانتا ہے کہ جنت اس کے اوپر سے مزین کی جارہی ہے اور جہنم اس کے نیچے سے بھڑکائی جارہی ہے وہ شخص کیسے سوئے جوان دونوں کے درمیان میں ہو اور ان دونوں کو دیکھ رہا ہو۔ ۱۹۸ے

ایک مرتبہ حضرت اویس کو یہ مناجات کرتے ہوئے سنا گیا:

"اللهم انی اعتذر إليك اليوم من كل كبد جائعة و بدن عاری، فانه ليس فی بيتی من الطعام الامافی بطنی، وليس شی ء من الدنيا الاما علی ظهری."

(یعنی) اے اللہ! میں آج آپ سے ہر بھوکی جان اور ننگے بدن کے متعلق معذرت چاہتا ہوں (میں ان میں سے کسی کی یہ ضرورتیں پوری نہیں کر سکا) کیونکہ میرے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں مگر جو میرے پیٹ میں ہے اور دنیا کی کوئی چیز مجھ پر نہیں سوائے اس لباس کے جو میری پشت پر ہے۔

جب شام ہوتی تو فرماتے کہ یہ رات رکوع کی ہے اور پھر صبح تک رکوع ہی میں رہتے اور بعض دفعہ فرماتے کہ سجدہ کی رات ہے پھر صبح تک سجدہ میں رہتے

۱۹۹ے اصبغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ جب شام ہوتی تو کہتے بس یہ شب رکوع کی ہے بس پھر رات بھر رکوع ہی میں رہتے اور بعض اوقات فرماتے کہ آج کی رات سجدہ کرنے کی ہے چنانچہ رات بھر سجدہ ہی میں رہتے اور بعض اوقات شام کے وقت جو کچھ کھانا وغیرہ بچتا سب خیرات کر دیتے پھر سجدہ ہی میں رہتے۔ پھر جناب الٰہی میں عرض کرتے کہ الٰہی اب اگر کوئی بھوکا مر جائے تو مجھ سے مواخذہ نہ کرنا۔ اور جو کوئی ننگا رہ جائے تب

۱۹۸ے انظر المراجع السابقه. المتجر الرابح ص ۱۰۳.

۱۹۹ے اقامة الحجة.

بھی مجھ سے کوئی مواخذہ نہ کرنا۔۲۰۰ ۔
(فائدہ) رکوع یا سجدہ میں رات گذارنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ راتوں میں جو نوافل ادا کرتے تھے ان میں کبھی رکوع کو طویل کرتے تھے کبھی سجدوں کو۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ تہجد کی بجائے فقط رکوع ہی میں رات گذار دیتے تھے یا فقط سجدہ میں رات گذار دیتے تھے۔اس کو خوب سمجھ لیں۔

قیام
سیدنا سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ
سید التابعین

حضرت عبداللہ بن ادریس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کے وضو سے پچاس برس تک صبح کی نماز ادا کی،اور مسلسل روزے رکھتے رہے۔۲۰۱ ۔
ابن حرمہ نے حضرت ابن المسیب کے آزاد کردہ غلام برد سے پوچھا کہ حضرت ابن المسیب کی ان کے گھر کی نماز کیسی تھی؟ کہا مجھے معلوم نہیں وہ بہت نماز پڑھتے تھے اور بسا اوقات "صٓ و القرآن ذی الذکر" کی تلاوت کرتے تھے۔۲۰۲ ۔

---

۲۰۰ ۔ روض الریاحین۔
۲۰۱ ۔ صفۃ الصفوۃ ۲ / ۸۰، اقامۃ الحجۃ
۲۰۲ ۔ طبقات ابن سعد (۵ / ۱۳۲)

قیام
سیدنا احنف بن قیس ۲۰۳؎
سید اہل البصرہ، صاحب الحزم والرأی

آپ کی رات کی نماز زیادہ تر دعا پر مشتمل ہوتی تھی۔ آپ دیا اپنے قریب رکھتے تھے اور اس پر انگلی رکھ کر فرماتے تھے اے احنف! اب مزہ چکھو تمہیں فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا تھا۔ ۲۰۴؎

قیام
سیدنا عامر بن عبد قیس
عامر بن عبداللہ راہب العربؒ

حضرت حسن (بصری) رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر بن عبد قیس نے فرمایا "میں نے لوگوں کی عیش و عشرت (زیادہ تر) چار چیزوں میں دیکھی، عورتوں میں، کھانے میں، لباس میں، نیند میں۔ پس لباس کے بارے میں (تو میری یہ حالت ہے کہ) خدا کی قسم! میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے کسی چیز سے اپنا ستر ڈھانپا ہے اور عورتوں کے متعلق (میری حالت یہ ہے کہ) خدا کی قسم! مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں نے کسی عورت کو دیکھا یا دیوار کو۔ اور نیند اور کھانا یہ دونوں مجھ پر غالب آجاتے ہیں اس میں سے بقدر مجبوری اور

۲۰۳؎ آپ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک میں اسلام لا چکے تھے مگر زیارت نبوی نہ کر سکے، آپ ﷺ نے ان کیلئے دعا بھی فرمائی تھی۔ آپ کا شمار بڑے تابعین میں ہوتا ہے۔ وفات: (سن: ۶۷) میں ہوئی۔

۲۰۴؎ زھد احمد (ص: ۲۳۵)

حسب ضرورت حاصل کر لیتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اپنی ہمت کے مطابق ان کو بھی کم کر کے ہی رہوں گا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خدا کی قسم! ان دونوں کو بھی انہوں اپنی ہمت کے بقدر کم کر کے ہی وفات پائی" رحمۃ اللہ علیہ ۲۰۵۔

آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

"اللھم ان ھؤ لاء یغدون و یروحون ولکل حاجۃ، وإن حاجۃ عامر ان تغفر لہ."

اے اللہ! یہ لوگ صبح کرتے ہیں اور شام کرتے ہیں ہر ایک کی کوئی نہ کوئی حاجت ہوتی ہے۔ عامر کی حاجت یہ ہے کہ آپ اس کی بخشش فرمادیں۔

جب آپ کی پنڈلیاں اور قدم طویل قیام کی وجہ سے سوج گئے تھے تو آپ اپنے نفس کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے تھے "اے نفس! اے امارۃ السوء! تو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اے ہر برائی کی پناہ گاہ اٹھ کھڑا ہو، تیرے رب کی قسم! میں تجھے ایسے تھکاؤں گا جس طرح سے اونٹ (زیادہ سفر اور بار کشی سے) تھک جاتا ہے، اگر مجھے توفیق ہوئی کہ تجھے زمین پر آرام سے جدا کر سکوں تو ایسا ہی کروں گا، پھر آپ اس طرح سے کروٹیں بدلتے تھے جس طرح سے دانہ ہنڈیہ میں ابلتا ہے، پھر یوں مناجات فرماتے "اللھم ان النار قد منعتنی من النوم فاغفرلی" اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ نے نیند کرنے سے روک رکھا ہے آپ میری بخشش فرمادیں۔

آپ نے اکثر زندگی روزے اور قیام اللیل میں گذاری۔ آپ سے ان کے متعلق گفتگو کی گئی تو فرمایا یہ کوئی بڑا کام نہیں میں نے صرف دن کا کھانا رات کے وقت اور رات کی نیند دن کے وقت منتقل کر دی ہے اور یہ کوئی بڑا کام نہیں ہے۔ ۲۰۶۔

۲۰۵۔ الزھد احمد بن حنبل ص ۲۲٤.

۲۰۶۔ کتاب الزھد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ. ص: ۲۲٤

آپ کا دن بھر کا کھانا صرف دو چپاتیاں ہی ہوتی تھیں۔ آپ اکثر و بیشتر (حدیث کا) یہ جملہ دہراتے رہتے تھے۔

"مارأیت مثل الجنة نام طالبها ولامثل النار نام هاربها"

میں نے جنت کی مثل (حسین) نہیں دیکھا جس کا طلبگار سو گیا ہے اور میں نے جہنم کی مثل (دردناک) نہیں دیکھا جس سے بھاگنے والا بھی سو گیا ہے۔

جب رات کو عبادت کیلئے اٹھتے تو فرماتے تھے:

"ابت عیناى ان تذوق طعم النوم مع ذکرالنار" ۲۰۷ ؎

میری آنکھوں نے جہنم کے ذکر کی وجہ سے نیند کا مزہ چکھنے سے انکار کر دیا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ مجھے آپ کے حال کی خبر دے، (تو اس نے بتلایا کہ) آپ ساری رات عبادت کرتے ہیں، اور سحری کے وقت (گھر سے) نکلتے تھے اور عشاء کے بعد ہی لوٹتے تھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے (بھیجے ہوئے) کھانے سے کچھ بھی تناول نہ کرتے تھے، صرف اپنے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا لاتے اور اس کو پانی میں ڈال کر (بھگو کر) کھا لیتے تھے اور اسی پانی کو پی لیتے تھے، آپ کی یہ حالت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان ذوالنورین خلیفۃ المسلمین کو لکھ کر بھیجی اور یہ بھی لکھا کہ آپ ان کو اپنے قریب کر لیں اور کوئی خاص عہدہ عنایت فرمائیں۔ مگر حضرت عامر عبد قیس نے فرمایا مجھے اس کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ ۲۰۸ ؎

---

۲۰۷ ؎ مختصر قیام اللیل للمقریزی. ص: ۲۶.

۲۰۸ ؎ مختصر قیام اللیل للمقریزی. ص ۱۹.

قیام

سیدنا مسروق رحمۃ اللہ علیہ

قریع القراء وسیدھم وسید قراء اھل الکوفة العالم بربه، الھائم بحبه، الذاکر لذنبه

دوران حج عبادت کرتے ہوئے سجدہ کی حالت میں رات گذارتے تھے۔ ۲۰۹؎
حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہؒ فرماتی تھیں "خدا کی قسم جب حضرت مسروق رات کی عبادت کر کے صبح کو فارغ ہوتے تھے آپ کی پنڈلیاں طول قیام کی وجہ سے سوجی ہوئی ہوتی تھیں، میں ان کے پیچھے ان پر ترس کھاتے ہوئے روتی رہتی تھی۔ اللہ آپ پر رحمت نازل کرے۔ جب رات لمبی ہو جاتی تھی اور آپ تھک جاتے تھے تو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے نماز کو چھوڑتے نہیں تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تھے تو ایسے تھکے ہوئے ہوتے تھے جیسے اونٹ کمزوری سے تھک جاتا ہے"۔ ۲۱۰؎

قیام

سیدنا ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ

المحدث، مفسر القرآن

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سب سے بڑا گناہ یہ سمجھتے تھے کہ انسان قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرے پھر (راتوں کو) اس سے کچھ پڑھے بغیر سو جایا کرے۔ ۲۱۱؎

۲۰۹؎ حلیة الاولیاء ۲/ ۹۵. زهد احمد ص: ۳۴۹. اقامة الحجة

۲۱۰؎ تنبیه المغترین ص ۱۱٤، المتجر الرابح ص: ۱۰۱. اقامة الحجة.

۲۱۱؎ الزهد لامام احمد بن حنبل رحمة الله علیه ص: ۳٤۸.

قیام

ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ

الهائم الولهان، القائم العطشان
عاش فی حبه ولهان حرقا، وعاد قبره
حین دفن ریان غدقا

حضرت معلی بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ بعض دفعہ راتوں میں نکل کر بلند آواز سے یہ ندا فرماتے تھے "میں جنت کے متعلق بہت حیران ہوں اس کا طلبگار کیسے سو گیا ہے اور جہنم کے متعلق پریشان ہوں کہ اس سے بھاگنے والا کیوں سو گیا ہے، پھر آپ یہ آیت تلاوت فرماتے تھے :

"أفأمن أهل القری أن یاتیهم بأسنا بیاتا وهم نائمون."

ترجمہ : کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آ پڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔

پھر آپ ان کو نصیحت کرتے ہوئے "سورۃ والعصر" اور "سورۃ الهاکم التکاثر" کی تلاوت کرتے تھے۔ پھر واپس لوٹ آتے تھے۔ ۲۱۲

حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے سحر کے وقت شعر کے کسی بیت کے ساتھ تمثیل بیان کی تو ان پر حضرت ہرم نے کوڑا اٹھایا اور یہ کہتے ہوئے ان کی کمر پر مارا کہ اس گھڑی میں جس میں اللہ تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے شعر کی تمثیل دیتے ہو۔ ۲۱۳

۲۱۲۔ حلیة الاولیاء ۲/۱۱۹، زهد احمد ص: ۲۳۱.

۲۱۳۔ زهد احمد ص: ۲۳۲.

قیام
سیدنا ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک کوڑا ہوتا تھا جس کو آپ اپنی مسجد میں لٹکا کر رکھتے تھے، جب سحر کا وقت ہوتا تھا اور اونگھ آتی تھی یا تھک جاتے تو اپنا کوڑا اٹھاتے ور اپنی پنڈلیوں پر مارتے پھر فرماتے چوپایوں کے شر کی بہ نسبت تم پٹنے کے زیادہ لائق ہو۔ ۲۱۴؎

ایک اور روایت میں یوں ہے (اے نفس) اپنے رب کی عبادت کیلئے کھڑا ہو جا خدا کی قسم! میں تجھے خوب تھکا دوں گا حتی کہ تجھ میں تھکاوٹ ہو جائے گی نہ کہ مجھ میں، اور تو جانور کی بہ نسبت مار کے زیادہ لائق ہے کیونکہ تجھ میں عقل بھی ہے اور تیرے دعوے بھی زیادہ ہیں۔ ۲۱۵؎

(نوٹ): آپ کا نام عبداللہ بن ثوب ہے یمن سے تعلق ہے شام میں سکونت اختیار کی تھی اور کبار تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چلے مگر آپ کا انتقال ہو چکا تھا جبکہ آپ ابھی راستہ میں ہی تھے۔ ۲۱۶؎

آگ میں صحیح سالم رہے

حافظ ابو طاہر سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شرحبیل بن اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ جب اسود عنسی کذاب نے نبوت کا (جھوٹا) دعوی کیا تو حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا جب آپ تشریف لائے تو اس نے کہا آپ یہ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے نہیں

۲۱۴؎ مختصر قیام اللیل محمد بن نصر مروزی ص: ۲۸.

۲۱۵؎ تنبیہ المغترین ص: ۱۱۶.

۲۱۶؎ بستان العارفین امام نووی ص: ۱۸۳.

سنا۔ اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے اس بات کو کئی بار آپ کے سامنے دہرایا (مگر آپ نے یہی جواب دیا) تو اس نے بہت بڑی آگ جلانے کا حکم دیا چنانچہ جب اس کو بھڑکایا گیا تو آپ کو اس میں ڈال دیا گیا مگر آگ نے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔ اسود کذاب سے کہا گیا کہ ان کو ملک بدر کر دو ورنہ جو لوگ تمہارے پیروکار بنے ہیں یہ ان سب کو خراب کر دے گا۔ چنانچہ اس نے آپ کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیدیا آپ مدینہ تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت ابوبکر خلیفہ بن چکے تھے، حضرت ابو مسلم نے اپنی اونٹنی کو مسجد نبوی کے دروازہ پر بٹھایا اور ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کے پاس جا کر پوچھا کون جوان ہو؟ فرمایا یمنی ہوں۔ شاید آپ وہی ہیں جن کو کذاب نے آگ میں جلایا تھا؟ فرمایا وہ عبداللہ بن ثوب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ وہ نہیں ہیں؟ فرمایا اللہ کے فضل سے وہ میں ہی ہوں۔ تو آپ نے ان کو گلے سے لگایا پھر رو پڑے۔ پھر ان کو لے جا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے بٹھایا اور فرمایا

"الحمد لله الذی لم یمتنی حتی أرانی فی أمة محمد ﷺ من فعل به کما فعل بابراهیم علیه السلام خلیل الرحمن"

سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے موت نہیں دی حتی کہ مجھے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ایسے فرد کی زیارت سے مشرف فرمایا جس کے ساتھ وہ کام کیا گیا جو حضرت سیدنا ابراھیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ۲۱۷ے

۲۱۷ے بستان العارفین امام نووی (ص: ۱۸۳)

قیام
سیدنا عبدالرحمٰن بن اسود ابن یزید بن قیس رحمہ اللہ

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن اسود تشریف لائے جبکہ آپ کے پاؤں میں تکلیف تھی، پھر بھی آپ نے ساری رات صبح تک کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس پاؤں کو اٹھا رکھا تھا اور دوسرے پاؤں پر کھڑے رہے اور ہمارے ساتھ عشاء اور صبح کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کی۔ اور فرمایا جس نے ایک رات میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کی اس کو جنت میں ایک تاج پہنایا جائے گا۔ ۲۱۸۔

قیام
سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ
حليف الخوف والحزن، اليف الهم والشجن عديم النوم والوسن، ابو سعيد الحسن ابن ابى الحسن

ایک مرتبہ حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے حضرت حسن بصری جیسا عمل کیا ہو؟ فرمایا خدا کی قسم! میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس جیسی بات کر سکے ان جیسے عمل کی تو دور کی بات ہے۔ ۲۱۹۔

۲۱۸۔ الزهد امام احمد ص ۳٦۱، ۳٦۰، تهذيب التهذيب (ص: ۱٤۰)

۲۱۹۔ تنبيه المغترين۔ ص: ۹

جب آپ سامنے آتے تھے تو ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے اپنے کسی رشتہ دار کو دفن کر کے آرہے ہیں۔ اور جب روتے تھے تو گویا کہ جہنم صرف انہیں کیلئے ہی پیدا کی گئی ہے، انہوں نے کلام حکمت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سیکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے میں اس رات کے درمیان میں عبادت کے اعتبار سے نماز سے زیادہ ضرورت کی اور کوئی عبادت نہیں دیکھتا۔ ۲۲۰

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی نصیحت

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا راتوں کو مشقت جھیل لو اور سحر تک نماز کو طویل کر لو پھر دعا و استغفار میں بیٹھ جاؤ۔ ۲۲۱

نیک اعمال پر ٹوٹ پڑو

جب حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی آپ مستجاب الدعوات لوگوں میں سے تھے لوگ ان کے جنازہ میں کثرت سے شریک ہوئے اور ان کا جنازہ اٹھانے میں ٹوٹے پڑتے تھے ان سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا ان کے جیسے عمل پر بھی تو ٹوٹ پڑو۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو نصیحت

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو لکھا امابعد! جس نے اپنے نفس کا حساب کیا نفع میں رہا، جو اس سے غافل ہوا، نقصان میں رہا، جس نے انجام پر نظر رکھی نجات پائی اور جس نے خواہشات کی پیروی کی گمراہ ہوا، جس نے بردباری کی وہ سود مند رہا اور جس نے عبرت پکڑی بابصیرت ہوا اور جو بابصیرت ہوا سمجھدار ہوا اور جو سمجھدار ہوا وہ عالم ہوا، جب آپ ٹھوکر کھائیں تو رجوع کر لیں، جب ندامت اٹھائیں تو باز رہیں اور جب کوئی چیز معلوم

---

۲۲۰ ۔ زھد امام احمد ص: ۲۵۹

۲۲۱ ۔ کتاب التھجد ص: ۱۸۷

نہ ہو تو پوچھ لیں اور جب گناہ کریں تو اس سے رُک جائیں۔ ۲۲۲ ؎

مجھے نیند کرنے میں خدا سے حیاء آتی ہے

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں از خود سو جاؤں یہاں تک کہ نیند مجھے خود نہ پچھاڑ دے۔ ۲۲۳ ؎

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وهو الذی جعل اللیل والنهار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا. (الفرقان/٦٢)

(ترجمہ) : اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والے بنائے اس شخص کے لئے جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔

اس کی تفسیر میں آپ نے فرمایا جو شخص رات کو عبادت سے عاجز رہا اس کیلئے دن کا وقت اس نقصان کے مداوی کیلئے ہے اور جو شخص دن کو عبادت کرنے سے عاجز رہا اس کیلئے رات کا وقت اس نقصان کے مداوا کیلئے ہے۔ ۲۲۴ ؎

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا جب کوئی شخص (نیند کے مارے) سجدہ میں ہی سو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے اور فرماتے ہیں کہ میرے بندے کی طرف دیکھو جو میری عبادت کر رہا ہے اس کی روح میرے پاس ہے جبکہ وہ خود سجدہ میں ہے۔ ۲۲۵ ؎

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے بعد سب سے افضل عبادت رات کو اٹھ کر عبادت کرنا ہے۔ ۲۲۶ ؎

---

۲۲۲ ؎ کتاب التهجد ص: ۱۸۹

۲۲۳ ؎ کتاب التهجد

۲۲۴ ؎ زهد امام احمد (ص: ۲۷۲)

۲۲۵ ؎ زهد امام احمد (ص: ۲۸)

۲۲۶ ؎ رهبان اللیل ص: ۳۵۹

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گذشتہ زمانے میں آدمی پچاس ساٹھ سال زندہ رہتا تھا اپنی ساری عمر نہ تو کپڑا بناتا تھا اور نہ اپنے گھر والوں کو کھانا پکانے کا حکم دیتا تھا اور نہ ہی سوتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ قرن اول کے لوگوں میں سے ایک شخص جب مرنے کے قریب ہوا تو بڑی شدت سے رونے لگا۔ لوگوں نے کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کے نہ ملنے پر رو رہا ہوں بجز تین چیزوں کے۔ ایک لمبے دن کی گرم دوپہر کی پیاس یعنی ان دنوں کا روزہ۔ دوسری وہ رات کہ جسکو آدمی اپنی پیشانی اور قدم کے حرکت دینے میں گذار دے (یعنی رات بھر رکوع و سجود میں مشغول رہے) تیسرا اللہ کے راستہ میں صبح و شام کو جہاد کرنا۔ (قیام اللیل)

(فائدہ): یعنی صرف تین چیزوں پر غم کر رہا ہے۔ ایک یہ کہ مرنے کے بعد سخت گرمی کے زمانہ کا روزہ نصیب نہ ہو گا۔ دوسرے راتوں کی نمازِ تہجد حاصل نہ ہو گی اور تیسرے جہاد نہ کر سکوں گا۔ (فضائل تہجد)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (عہد صحابہ میں) کہا جاتا تھا کہ بھلائی کا کوئی کام رات میں تہجد پڑھنے سے افضل نہیں ہے اور دنیا میں شب بیداری اور صدقہ سے زیادہ بامشقت لوگوں کے لئے اور کچھ نہیں ہے۔ آپ سے پوچھا گیا پھر تقویٰ کیا ہے؟ یعنی اس کا کیا مرتبہ ہے، فرمایا کہ تقویٰ تو سب کی جان ہے۔ (قیام اللیل)

(فائدہ): مطلب یہ کہ ورع و تقوی تو اصل الاصول ہے۔ اس کے برتر و افضل ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں اور جو مشقت و دشواری اس میں ہے وہ بھی ظاہر ہے لیکن اس کے علاوہ تہجد و صدقہ بھی اعمال خیر میں سے بہترین و برگزیدہ عمل ہیں اور دونوں میں مشقت و دشواری بھی خوب ہے۔ ایک میں آرام و راحت کو ترک کرنا پڑتا ہے اور دوسرے میں اپنے مال کو (جو بالطبع مرغوب ہوتا ہے)

خرچ کرنا ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ دونوں باتیں انسانی طبیعت پر عموماً گراں اور باعث مشقت ہوتی ہیں۔ (فضائل تہجد)

آپ رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا کہ متہجدین کے چہرے سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت ہیں اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ چونکہ ان لوگوں نے خدا کے ساتھ خلوت اختیار کی اس لئے حق تعالیٰ نے ان کو اپنے نور سے کچھ حصہ عطاء فرمایا۔ (قیام اللیل)

آپ نے فرمایا ہم رات کی نماز کی مشقت اور انفاق مال سے زیادہ سخت عمل نہیں دیکھتے۔ (احیاء العلوم)

قیام
سیدنا ربیع بن خثیم رحمہ اللہ
تلمیذ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
لورآك رسول الله ﷺ لأحبك

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کی بہت تعریف کرتے اور فرماتے تھے۔

یا ابا یزید! لورآك رسول الله ﷺ لأحبك ومارأيتك الاذكرت المخبتين. [۲۲]

(اے ابو یزید اگر آپ کو جناب رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو آپ سے محبت فرماتے - میں جب آپ کو دیکھتا ہوں مجھے اطاعت شعار خاشعین یاد آجاتے ہیں)

حضرت عبدالرحمٰن بن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک رات حضرت

---

۲۲ - حلية الاولياء ۲ ۱۰۶

ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے ہاں گذاری، آپ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے جب اس آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیئات" سے گذرے تو ساری رات اسی پر رُکے رہے، اپنے شدید آہ و بکا سے اس آیت سے آگے نہ پڑھ سکے۔ ۲۲۸ ؎
آپ کے شاگرد آپ کے لمبے بالوں کی حالت کو دیکھ کر علامت دیکھ لیتے تھے جب صبح ہوتی تو ان کی (بالوں کی حالت) علامت ویسی ہی ہوتی جس سے وہ لوگ سمجھ جاتے کہ حضرت ربیع نے آج رات اپنا پہلو بستر پر نہیں رکھا۔ ۲۲۹ ؎
آپ کی بیٹی آپ سے عرض کیا کرتی تھیں "اے ابا! کیا بات ہے میں لوگوں کو تو سوتا ہوا دیکھتی ہوں مگر آپ کو سوتا ہوا نہیں دیکھتی؟" آپ فرماتے "جہنم کی آگ تیرے ابا کو سونے نہیں دیتی"۔ ۲۳۰ ؎
آپ نے تیس ہزار (درہم) میں ایک گھوڑا خریدا اور اس پر سوار ہو کر جہاد کیا، پھر اپنے غلام کو گھاس لینے کیلئے بھیجا اور خود گھوڑے کو باندھ کر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے، جب غلام آیا تو عرض کیا اے ربیع! آپ کا گھوڑا کہاں ہے؟ فرمایا اے یسار! چوری کر لیا گیا ہے۔ اس نے عرض کیا اور آپ چوری ہوتا ہوا دیکھتے رہے؟ فرمایا ہاں اے یسار! میں اپنے رب عزوجل سے مناجات میں مصروف تھا مجھے میرے رب سے مناجات میں کسی شے نے رکاوٹ نہیں ڈالی۔ اے اللہ! اس نے میری چوری کی ہے میں نے اس کی چوری نہیں کی۔ اے اللہ! اگر وہ دولت مند ہے تو اس کو ہدایت دے اور اگر فقیر ہے تو اس کو غنی کر دے، تین مرتبہ آپ نے یہ دعا فرمائی۔ ۲۳۱ ؎

---

۲۲۸ ؎ حلیة الاولیاء ۲/۱۱۲.

۲۲۹ ؎ حلیة الاولیاء ۲/۱۱٤، مختصر قیام اللیل ص: ۱۹، زهد احمد ص: ۳۲۹، ۳۳۰

۲۳۰ ؎ حلیة الاولیاء ایضاً، المتجر الرابح ص: ۱۰۳، کتاب التهجد للأشبیلی ص: ۲۰۲

۲۳۱ ؎ زهد احمد بن حنبل رحمه اللّٰه ص: ۲۳۱، ۲۳۲، مختصر قیام اللیل ص: ۲۷.

قیام
سیدنا عروۃؒ بن الزبیر بن العوامؓ
المجتهد، المتعبد، الصوام
احد الفقهاء السبعة

حضرت ابن شوذب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ روزانہ قرآن میں دیکھ کر چوتھائی قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور رات کو بھی تلاوت قرآن میں گذارتے تھے۔ حضرت سلمہ بن محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں پھوڑا نکل آیا مگر آپ نے اس رات بھی اپنے ورد کو نہیں چھوڑا۔ ۲۳۲ ؎

قیام
سیدنا صلۃ بن اشیم رحمہ اللہ
ابو الصهباء العدوی

حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کی عبادت گذار، تہجد گذار اہلیہ حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صلہ گھر میں جائے نماز سے اپنے بستر تک گھسٹ کر پہنچتے تھے۔ آپ اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ بے جان ہو جاتے پھر اپنے بستر تک گھسٹ کر ہی پہنچتے تھے۔ ۲۳۳ ؎
حضرت جعفر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کابل کی طرف جہاد کیلئے نکلے

۲۳۲؎ حلية الاولياء ۲/۱۷۸. اقامة الحجة

۲۳۳؎ زهد امام احمد ص: ۲۰۹، مختصر قيام الليل ص: ۱۹، ابن سعد، سیر اعلام النبلاء ج ۳/ص: ٤٩٧.

لشکر میں حضرت صلہ بن اشیم بھی شامل تھے ، عشاء کے بعد لوگوں سے علیحدہ ہو کر لیٹ گئے جب لوگوں کو غافل دیکھا اور سمجھ گئے ان کی آنکھیں لگ گئی ہیں تو فوراً اٹھ کر قریب ہی جھاڑیوں میں چھپ گئے کہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے داخل ہو گیا آپ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی ، ایک شیر آیا اور آپ کے قریب ہو گیا میں درخت پر چڑھ گیا کہ دیکھوں تو سہی یہ شیر آپ کی طرف جاتا ہے یا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ آپ سجدہ میں چلے گئے تو میں نے کہا یہ ابھی آپ کو چیر پھاڑ ڈالے گا مگر کچھ نہ ہوا ، آپ (تشہد میں) بیٹھے پھر سلام پھیرا اور فرمایا اے درندے ! اپنا رزق کسی اور جگہ سے تلاش کرو۔ تو وہ اس طرح سے دھاڑتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چلا گیا میں سمجھا تھا کہ اس (دھاڑنے سے) پہاڑ بھی پھٹ جائیں گے۔ آپ اسی طرح سے نماز پڑھتے رہے۔ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرنے لگے کہ ایسی تعریفات میں نے کبھی نہیں سنی تھیں الا ماشاء اللہ۔ پھر آپ نے یہ دعا فرمائی :

اللهم انی أسألك أن يجيرنی من النار ، او مثلی يجترئ ان يسألك الجنة.

اے اللہ ! میں آپ سے التجاء کرتا ہوں کہ آپ مجھے جہنم سے پناہ عطاء فرمائیں ، کیا میرے جیسا آپ سے جنت کی طلب کر سکتا ہے۔

پھر آپ لوٹ آئے اور صبح کو اس طرح سے اٹھے جیسے کہ انہوں نے بستر پر رات گذاری ہو۔ جب میں صبح کو اٹھا تو خدا جانتا ہے مجھے بھی کچھ حصہ حاصل ہو چکا تھا۔ ۲۳۴ ۔

حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو کہتے "الٰہی ! میرے جیسا جنت کی طلب نہیں کر سکتا آپ مجھے اپنی رحمت کے طفیل جہنم سے ہی پناہ دیدیں"۔ ۲۳۵ ۔

---

۲۳۴ ۔ حلية الاولياء ۲ / ۱٤۰ ، سير اعلام النبلاء ۳ / ٤۹۹ .

۲۳۵ ۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۱

حضرت صلہ بن اشیم کی پنڈلی نماز میں طویل قیام کی وجہ سے اکڑ گئی تھی۔ یہ عبادت میں ایسی انتہاء کو پہنچ گئے تھے کہ اگر ان کو یہ کہا جائے کہ کل قیامت ہو گی تو ان (کے خوف اور عبادت) میں کچھ اضافہ نہ ہو۔ جب سردی پڑتی تھی تو یہ چھت پر لیٹ جاتے تھے کہ سردی ان کو سونے نہ دے اور جب گرمی ہوتی تھی کمرے کے اندر لیٹتے تھے تاکہ ان کو (کہیں سے ہوا نہ لگنے سے) گرمی اور نم لاحق ہو اور ان کو نیند نہ آئے۔ جب یہ فوت ہوئے تو سجدہ کی حالت میں تھے۔ یہ فرمایا کرتے تھے

(اے اللہ! میں آپ سے اپنی) ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہوں
آپ بھی میرے ساتھ (اپنی) ملاقات کو پسند فرمالیں۔

قیام
سیدنا محمد بن سیرین رحمہ اللہ
امام التعبیر، کان باللیل نائحا، وبالنهار بساما سائحا

حضرت ہشام کی اہلیہ ام عباد فرماتی ہیں کہ ہم حضرت محمد بن سیرین کے ساتھ ان کے گھر میں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، ہم رات کے وقت آپ کا رونا سنتے تھے اور دن کو ہنسنا (تاکہ آپ کی مخفی عبادت کا کوئی اندازہ نہ لگا سکے) ۲۳۶۔
حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے تھے رات کی عبادت بہت ضروری ہے چاہے ایک بکری کے دودھ دوہنے کے وقت کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ ۲۳۷۔

۲۳۶۔ حلیۃ الاولیاء ۲/ ۲۷۲۔

۲۳۷۔ زهد امام احمد (ص: ۳۰۶)

قیام
سیدنا مسلم بن یسار
مایدریکم این قلبی
متی القاك وانت عنی راض

ان سے ان کی نماز میں کم توجہی کی شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم میرا دل کہاں ہوتا ہے۔

جب آپ نماز میں داخل ہو جاتے تھے تو اپنے اہل خانہ سے فرماتے تم گفتگو کر سکتے ہو میں (نماز میں) تمہاری باتوں کو نہیں سنتا۔

آپ فرمایا کرتے تھے لذت اٹھانے والوں نے اللہ عزوجل کی مناجات کے ساتھ خلوت جیسی کوئی لذت نہیں اٹھائی۔

آپ کعبہ میں داخل ہو کر اگلے دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور سجدہ میں اتنا روتے تھے کہ سنگ مرمر تر ہو جاتا تھا اور یہ دعا کرتے تھے "اغفرلی ذنوبی وما قدمته یدای" میرے گناہ بخش دے اور جو کچھ میرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے (ان گناہوں کو بھی بخش دے)۔ آپ سجدہ میں یہ مناجات کرتے تھے۔

"متی القاك وانت عنی راض"

میں آپ سے کب ملاقات کروں گا جبکہ آپ بھی مجھ سے راضی ہوں ۲۳۸ ۔

۲۳۸۔ حلیۃ الاولیاء ۲/ ۲۹۰، ۲۹۳، ۲۹۴۔

قیام
سیدنا عمرو بن الاسود السکونی رحمہ اللہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس شخص کو یہ بات مسرور کرے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے راستہ اور ہدایت کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ عمرو بن الاسود رحمہ اللہ کے راستہ اور ہدایت (طور طریقہ) کو دیکھ لے۔
۲۳۹۔ آپ زاہد اور عابد حضرات میں شمار ہوتے ہیں۔
آپ نے دو سو درہم میں ایک لباس تیار کرایا تھا جب قیام اللیل کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو اس کو زیب تن کرتے تھے۔ ۲۴۰۔

قیام
سیدنا ثابت البنانی رحمہ اللہ
ابو محمد بن اسلم
المتعبد الناحل، المتهجد الذابل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "خیر کی چابیاں ہوا کرتی ہیں (یہ) ثابت بھی خیر کی چابیوں میں سے ایک ہے۔
حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عابد کبھی بھی عابد نہیں ہو سکتا اگرچہ اس میں ہر طرح کی خیر کی خصلتیں موجود ہوں حتی کہ اس میں یہ دو خصلتیں بھی موجود ہوں (۱) نماز (۲) روزہ کیونکہ یہ عابد کا گوشت اور خون ہیں۔

۲۳۹۔ البدایہ والنہایہ ۸/۲۶.
۲۴۰۔ البدایہ والنہایہ ۸/۲۶.

آپ کی صاحبزادی نے فرمایا آپ نے پچاس سال تک رات کو عبادت کی جب سحر کا وقت ہوتا تھا تو آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے :

اللهم ان كنت اعطيت احدا من خلقك الصلوة فی قبره فاعطنيها.

اے اللہ! اگر آپ نے اپنی مخلوق میں کسی کو قبر میں نماز کی سعادت بخشی ہے تو مجھے اس کی سعادت عطاء کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو رد نہیں کیا ہوگا۔۲۴۱ -

آپ کھڑے کھڑے نماز ادا کرتے تھے حتی کہ تھک جاتے تھے، جب تھک جاتے تھے تو بیٹھ جاتے تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا "نماز زمین میں اللہ کی خدمت ہے، اگر اللہ عزوجل نماز سے بہتر کوئی چیز جانتے تو یہ نہ فرماتے "فنادته الملائكة وهو قائم يصلى فی المحراب" (حضرت زکریا کو فرشتوں نے پکارا جبکہ آپ محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے)۔

حضرت مبارک بن فضالہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت البنانی کی خدمت میں ان کی حالت مرض میں حاضر ہوا جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو فرمایا اے میرے بھائی! جس طرح سے میں سابق میں نماز پڑھتا تھا اب نہیں پڑھ سکتا، جس طرح سے میں پہلے روزہ رکھتا تھا اب نہیں رکھ سکتا، اور جس طرح سے اپنے احباب کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا تھا اب نہیں کر سکتا، پھر یوں دعا فرمائی :

"اللهم اذا حبستنی عن ثلاث فلاتدعنی فی الدنيا ساعة، اذ حبستنی ان اصلى كما اريد، و اصوم كما اريد، و اذكرك كما اريد، فلاتد عنی فيها ساعة"

---

۲۴۱ - حلیۃ الاولیاء ۲/ ۳۱۸۔

اے اللہ! جب آپ نے مجھے تین کاموں سے روک رکھا ہے تو مجھے دنیا میں ایک گھڑی بھی زندہ نہ رکھ۔ جب آپ نے مجھے نماز سے روکا ہے جس طرح سے میں چاہتا ہوں، اور جس طرح سے روزہ رکھنا چاہتا ہوں، اور جس طرح سے آپ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں بس آپ مجھے دنیا میں ایک گھڑی بھی زندہ نہ رکھیو۔

حضرت ثابت نے فرمایا کہ عبادت گذاروں میں سے ایک شخص تھا جو یہ کہتا تھا "میں جب سو کر بیدار ہوں پھر دوبارہ سونے کیلئے جاؤں تو اے اللہ! میری آنکھوں کو نہ سلانا"۔

حضرت جعفر فرماتے تھے کہ ہم آپ کی اس بات سے یہی سمجھتے تھے کہ حضرت ثابت بنانی اس بات میں خود اپنے آپ کو مراد لے رہے ہیں ۲۴۲۔

حضرت ثابت فرماتے تھے کہ میں نے بیس سال تک نماز کی مشقت اٹھائی اور بیس سال تک اس سے عیش اور لطف حاصل کیا ۲۴۳۔

آپ ساری رات عبادت میں گذارتے جب صبح ہوتی تو اپنے پاؤں ہاتھوں میں لیکر دباتے پھر فرماتے "عبادت گذار تو آگے نکل گئے میں پیچھے رہ گیا ہائے بے کاری۔ ۲۴۴۔

آپ فرماتے تھے کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا ان میں سے ہر ایک شخص نماز پڑھتا تھا کہ اپنے بستر پر بے طاقت ہو کر ہی جاتا تھا ۲۴۵۔

حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت رحمہ اللہ رات کی عبادت میں اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلاً ٥ (الکهف/ ۳۷)، پڑھتے رہے اور روتے رہے۔

۲۴۲۔ حلية الاولياء ۲ / ۳۲۰.

۲۴۳۔ حلية الاولياء ۲ / ۳۲۱.

۲۴۴۔ صفة الصفوة.

۲۴۵۔ تنبيه المغترين (ص: ۱۱۵)

امام بکر مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عبادت گذار دیکھنا ہو وہ حضرت ثابت البنانی کو دیکھ لے، ہم نے ان سے زیادہ عبادت گذار نہیں دیکھا۔

حضرت عباد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت کو روتے ہوئے دیکھا آپ اتنا روئے کہ ان کی پسلیاں بھی (کثرت غم سے) گھٹنے لگیں۔ ۲۴۶ آپ تمام رات نماز پڑھتے تھے اور گھر والوں سے کہتے تھے اٹھو اور نماز پڑھو۔ نماز کے لئے جاگنا قیامت کے ہولناک مناظر سے زیادہ سہل ہے۔ ۲۴۷

آپ کی قبر کسی طرح کھل گئی تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آپ کی وہ دعا بھی قبول فرمائی کہ یا اللہ اگر آپ نے کسی کو قبر میں نماز کی توفیق دینی ہو تو مجھے بھی یہ توفیق عطاء فرمانا۔

(شرح الصدور سیوطی)

قیام
سیدنا قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ
ابو الخطاب، الحافظ الرغاب، الواعظ الرھاب

آپ فرماتے تھے "نیکی نے نیند سے روک دیا جبکہ لوگ اسلام لانے سے پہلے سویا کرتے تھے، جب اسلام آیا انھوں نے اپنی نیند کو، اپنی رات کو، اپنے دن کو، اپنے اموال کو اور اپنے ابدان کو ایسے اعمال میں لگایا جن سے وہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرسکیں ۲۴۸ آپ ہر سات راتوں میں قرآن کریم ختم کرتے تھے،

---

۲۴۶ سیر اعلام النبلاء (۵/ ۲۲۴-۲۲۵).

۲۴۷ فضائل تھجد (ص: ۸۹)

۲۴۸ حلیة الاولیاء ۲/ ۳۳۶.

جب رمضان المبارک آتا تھا تو ہر تین راتوں میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرتے تھے اور جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو ہر رات میں قرآن کریم کا ایک ختم کرتے تھے۔

"ولمن خاف مقام ربه جنتان" اور جو شخص اپنے رب کے روبرو کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

آپ نے مذکورہ آیت کے متعلق فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ایک مقام ہے جہاں پر آپ ہیں اور اہل ایمان اس مقام سے خوفزدہ رہتے ہیں اس لئے وہ رات دن اللہ کی عبادت میں اپنے آپ کو مصروف رکھتے ہیں ۲۴۹۔

قیام
سیدنا محمد بن واسع رحمہ اللہ
زین القراء ۲۵۰ بل من قراء الرحمن

آپ فرماتے تھے میں ایسے حضرات سے ملا ہوں ان میں سے ایک صاحب کا سر اپنی بیوی کے سر کے ساتھ ایک ہی تکیہ پر ہوتا ہے اس کے آنسوؤں سے اس کے رخسار تر ہوتے ہیں مگر اس کی بیوی کو اس کا علم نہیں ہو پاتا ۲۵۱۔

اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ ایک شخص بیس سال تک (اللہ کی محبت اور خوف خشیت میں) روتا رہا جبکہ اس کی بیوی بھی اس کے پاس ہوتی ہے مگر اس کو اس کی اس حالت کا علم نہیں ہوتا ۲۵۲۔

۲۴۹۔ حلية الاولياء ۲ ۳۳۸.

۲۵۰۔ آپ کو یہ لقب حضرت حسن بصری نے عطاء کیا۔

۲۵۱۔ حلية الاولياء ۲ ۳٤٦.

۲۵۲۔ حلية الاولياء ۲ ۳٤٧.

موسیٰ بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن واسع کی صحبت میں مکہ سے بصرہ تک رہا، تو میں نے دیکھا کہ آپ پوری رات نماز پڑھتے تھے۔ محمل میں تو اشارہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ بسا اوقات کسی جگہ ٹھہرتے تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔ پھر صبح کے وقت سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بیدار فرماتے۔

قیام
سیدنا علاء بن زیاد رحمہ اللہ
قم فاذكر الله يذكرك

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ہشام بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا ان (حاضرین) کو اپنے بھائی کی بات سناؤ، انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ میرے بھائی علاء بن زیاد ہر شب جمعہ کو (تمام شب) عبادت میں گذارتے تھے، ایک رات آپ نے اپنی اہلیہ اسماء سے فرمایا آج رات میں کچھ آرام کرنا چاہتا ہوں، جب رات کا اتنا اور اتنا حصہ گذر جائے تو مجھے جگا دینا۔ جب وہ وقت ہوا تو خود ہی گھبرا کر اٹھ گئے اور فرمایا میرے پاس ایک آنے والا آیا ہے اس نے میرے سر کے اگلے حصہ کو پکڑا ہے اور کہا ہے اے بنی زیاد کھڑے ہو جاؤ اور اللہ عزوجل کو یاد کرو اللہ تمہیں یاد کر رہا ہے۔ ہشام فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! آپکے سر کے اگلے حصہ کے وہ بال جب تک وہ دنیا میں زندہ رہے اور وفات کے بعد بھی کھڑے کے کھڑے رہ گئے، ہم نے ان کو غسل دیا تب بھی کھڑے رہے سیدھے نہ ہوئے ۲۵۳۔

حضرت علاء بن زیاد نماز میں تمام شب کھڑے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ انکی بیوی

۲۵۳۔ زهد امام احمد بن حنبل رحمه الله (ص: ۲۵۵)، المتجر الرابح ص: ۱۰۳۔

نے کہا کہ کچھ دیر آرام بھی کر لیا کرو، اس پر انہوں نے اس کا کہنا مان لیا تو ان کے خواب میں ایک شخص آیا اور اُن کے موئے پیشانی پکڑ کر کہا کہ اُٹھو، نماز پڑھو، اور اپنے پروردگار کی عبادت کا حصہ ضائع نہ کرو۔ سو وہ اُٹھے اور اٹھ کر اُن بالوں کو کھڑا ہوا پایا اور وہ اُن کے انتقال تک کھڑے رہے۔

قیام
سیدنا مالک بن دینار رحمہ اللہ ۲۵۴ ؎
اللهم حرم شيبة مالك على النار

حضرت مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں ایک رات حضرت مالک کی تاک میں رہا، میں ان کے پاس آیا جبکہ میں نے سردی کی رات کیلئے گرم لباس پہن کر آیا تھا میں ان کے گھر کے دروازہ پر پڑا رہا حضرت مالک اندر داخل ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر اپنی داڑھی مبارک کو ہاتھ میں لیکر یہ کہنا شروع کر دیا:

"یا رب اذا جمعت الاولین والآخرین فحرم شیبة مالك علی النار"

اے پروردگار! جب آپ اولین کو آخرین کو (روز قیامت) جمع کریں تو مالک کے بڑھاپے کو جہنم پر حرام کر دینا۔

۲۵۵ ؎

ساری رات طلوع فجر تک آپ کی یہی حالت رہی

آپ فرمایا کرتے تھے اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں نہ سوؤں اس خوف کے مارے کہ ایسی حالت میں عذاب نازل نہ ہو جائے کہ میں سویا ہوا ہوں تو میں کبھی

---

۲۵۴ ؎ اقامة الحجة، فضائل تهجد (ص: ۹۱)

۲۵۵ ؎ زهد امام احمد ص: ۳۲۵، حلية الاولياء ۲/۳۶۱، المتجر الرابح ص: ۱۰۲، فضائل تهجد (ص: ۹۲)

نہ سوتا۔ اگر میں اپنے مددگار پاؤں تو ان کو ساری دنیا میں پھیلا دوں جو یہ ندا کرتے پھریں "اے لوگو! جہنم سے بچنے کی تدبیر کرلو، جہنم سے بچنے کی تدبیر کرلو"
۲۵۶۔

آپ جب اپنی محراب میں کھڑے ہوتے تو یہ عرض کرتے:
"یا رب قدعرفت ساکن الجنة و ساکن النار فای الدارین دار مالك"
اے پروردگار آپ جنت کے ساکنین اور جہنم کے ساکنین کو اچھی طرح سے جانتے ہیں ان دونوں میں سے مالک کا گھر کونسا ہوگا ۲۵۷۔

مالک بن دینار نے ایک مرتبہ پوری شب آیۃ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھتے ہوئے گذاری ۲۵۸۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں اپنا وظیفہ بھول کر سو گیا میں نے خواب میں ایسی نوجوان لڑکی دیکھی جیساکہ خوبصورت ترین لڑکیاں ہوتی ہیں اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کیا آپ اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے وہ رقعہ میری طرف پھینک دیا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

(ترجمہ) (۱) کیا تمہیں لذتوں اور جھوٹی امیدوں نے جنت کی گورے رنگ والی خوب محبت کرنے والی حوروں سے بے پرواہ کر دیا ہے۔
(۲) جہاں تو ہمیشہ زندہ رہے وہاں موت نہ آئے گی اور جنتوں میں خوبصورت (عورتوں) سے کھیل کود کرے گا۔
(۳) اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ قرآن پاک کے ساتھ تہجد ادا کرنا نیند کرنے سے بہتر ہے ۲۵۹۔

۲۵۶۔ حلية الاولياء ۲/۳٦۹.
۲۵۷۔ التخويف من النار والتعريف بحال دار البوار لابن رجب الحنبلى.
۲۵۸۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۲
۲۵۹۔ اتحاف السادة المتقين.

قیام
سیدنا عبداللہ بن غالب
الھدانی – ابو قریش – العابدؒ
کلا لا تطعه واسجد واقترب

آپ بصرہ کے عبادت گذاروں میں اور بہترین حضرات میں سے تھے، آپ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے :

"اللهم إنانشكو اليك سفه أحلامنا، ونقص علمنا، واقتراب آجالنا، وذهاب الصالحين منا"

اے اللہ! ہم آپ سے فرسودہ خیالات کی اور اپنے ناقص علم کی اور قرب موت کی اور صالحین کے فوت ہو جانے کی شکایت کرتے ہیں ٢٦٠۔

آپ سے حسن بصری رحمہ اللہ کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے آپ سے فرمایا "کاش کہ آپ (اپنے آپ سے) نرمی برتتے تو آپ نے یہ آیت جواب میں پڑھی :

کلا لاتطعه واسجد واقترب

(ترجمہ) ہر گز اس کی (بات کو) نہ ماننا، سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ۔

(یہ آیت پڑھ کر) آپ سجدہ میں چلے گئے۔ (یعنی نفس سے نرمی کرنے کی بجائے عبادت کی کثرت کرنی چاہئے)۔ پھر آپ نے فرمایا اس کیلئے ہم پیدا کئے گئے اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ٢٦١۔

آپ روزانہ ایک سو رکعات نماز ادا کرتے تھے ٢٦٢۔

٢٦٠۔ کتاب الزهد امام احمد بن حنبل رحمه الله ص: ٢٤٧.

٢٦١۔ تهذيب التهذيب ٥/ ٣٥٤، ٣٥٥.

٢٦٢۔ مختصر قيام الليل للسمرقندى ص: ٢٩.

قیام
سیدنا ایوب سختیانی
سیدالفتیان وفتی العباد والرھبان
سیدالفقھاء

آپ ساری رات مخفی کر کے نماز ادا کرتے تھے، جب صبح ہوتی تھی تو اونچی آواز سے اس طرح بولتے تھے گویا کہ ابھی اٹھے ہیں ٢٦٣۔

قیام
سیدنا سلیمان تیمی رحمہ اللہ

آپ فرماتے تھے جب تم آنکھ کو سونے کی عادت ڈالو گے تو اس کو سونے کی عادت پڑے گی اور جب اس کو جاگنے کی عادت ڈالو گے تو اس کو جاگنے کی عادت پڑے گی ٢٦٤۔

آپ چالیس سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امام رہے آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی اور صبح کی نماز ایک وضو سے ادا فرماتے۔ (اقامۃ الحجۃ)

آپ کے مؤذن معمر رحمہ اللہ نے نماز عشاء کے بعد حضرت سلیمان تیمی کے پہلو میں نماز شروع کی اور آپ سے "تبارك الذی بیده الملك" پڑھتے ہوئے سنا، جب آپ اس آیت پر پہنچے "فلمارأ وه زلفة سیئت وجوه الذین کفروا" تو اس کو دہراتے رہے حتی کہ اہل مسجد خوفزدہ ہو کر چلے گئے، میں بھی آپ کو چھوڑ کر چلا گیا، جب میں فجر کی اذان کیلئے لوٹا تو آپ اسی جگہ پر کھڑے

٢٦٣۔ حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء ٣/٨۔

٢٦٤۔ ذھبی (لعله فی سیر اعلام النبلاء)۔

تھے جب میں نے توجہ کر کے سنا تو آپ اس آیت سے آگے نہیں بڑھے تھے
"فلمارأوہ زلفة سیئت وجوہ الذین کفروا"۔ ۲۶۵۔
(ترجمہ آیت) پھر جب اس (جہنم) کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے۔

رقیہ بن مصقلہ رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا پھر فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا! مجھے میرے غلبہ اور میرے جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کے لئے جنت کو شان و شوکت سے خوب سجاؤں گا کیونکہ اس نے میرے لئے عشاء کے وضو سے چالیس سال تک فجر کی نماز ادا کی ہے کہتے ہیں کہ یہ بزرگ کہا کرتے تھے کہ نیند جب عقل کو خمار میں کرنے لگے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے (اس لئے یہ خوب چوکس ہو کر ساری رات عبادت کرتے تھے نیند کو ذرہ پاس نہیں آنے دیتے تھے)۲۶۶۔

(نوٹ): ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کے بارہ میں بھی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے بھی عشاء کے وضو سے چالیس سال تک صبح کی نماز ادا کی ہے اللہ تعالیٰ یہ فضیلت ہمیں بھی نصیب فرمائے (آمین) (مترجم)

قیام
سیدنا حسان بن ابی سنان رحمہ اللہ

حضرت حسان کی بیوی نے بیان کیا کہ آپ آکر میرے بستر میں سو جاتے پھر مجھے اس طرح سے بہلاتے جس طرح سے عورت بچے کو بہلاتی ہے، جب وہ سمجھتے کہ میں سو گئی ہوں تو چپکے سے نکل جاتے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے۔ میں ان کو (کبھی کبھی) کہہ دیتی اے ابو عبداللہ! اپنے آپ کو کب تک تکلیف میں مبتلا

۲۶۵۔ حلیة الاولیاء ۳/۲۹۔

۲۶۶۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۱۔

رکھو گے ، اپنے آپ پر نرمی اختیار کرو۔ آپ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ تم پر افسوس ہے اگر میں تھوڑی دیر کیلئے سو جاؤں تو اس کی وجہ سے ایک عرصہ تک عبادت کیلئے کھڑا نہیں ہو سکوں گا ۲۶۷۔

قیام
سیدنا ابو ہمام شمیط بن عجلان رحمہ اللہ

آپ دنیا پرستوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ یہ پیٹ کے فکر میں ہیں کم سمجھ ہیں، ان کی فکر پیٹ اور شہوت کے متعلق ہے کہتے ہیں کب صبح ہو گی اور میں کھاؤں پیؤں گا، کھیلوں گا، کب شام ہو گی تو میں سوؤں گا، رات کے مردار اور دن کے بے کار ہیں۔ کیا اسی لئے تمہیں پیدا کیا گیا، کیا اسی کا تمہیں حکم دیا گیا کیا اسی سے تم جنت کو طلب کرو گے اور دوزخ سے بھاگو گے۔

آپ کی دعا یہ ہوتی تھی :

"اللهم اجعل احب ساعات الدنيا الينا ساعات ذكرك و عبادتك، واجعل ابغض ساعاتها الينا ساعات اكلنا وشربنا ونومنا".

اے اللہ ! ہمارے لئے اپنے ذکر و عبادت کے اوقات کو دنیا کے محبوب ترین اوقات بنا دے اور ہمارے لئے ہمارے کھانے، پینے اور سونے کے اوقات کو دنیا کے مبغوض ترین اوقات بنا دے۔

آپ فرماتے تھے :

اللہ تعالیٰ عزشانہ نے مؤمن کی طاقت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں، ایک بوڑھا کمزور گرمی کے روزے بھی رکھتا ہے اور رات کو عبادت

۲۶۷۔ حلیۃ الاولیاء ۳/۱۱۷.

میں بھی کھڑا ہوتا ہے جبکہ نوجوان اس سے عاجز ہوتا ہے ۲۶۸ ۔

قیام
سیدنا محمد بن المنکدر
سید القراء رحمہ اللہ

آپ فرماتے ہیں میں نے اپنے نفس کو چالیس سال تک مشقت میں ڈالا یہاں تک کہ وہ سیدھا ہو گیا ۲۶۹ ۔

آپ اکثر طور پر راتوں کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے اور فرماتے تھے کتنی آنکھیں ایسی ہیں جو عیش و آرام کے حصول کیلئے بیدار رہیں۔

آپ کا ایک پڑوسی کسی دکھ میں مبتلا تھا وہ ساری رات چیخ و پکار کرتا رہا اور آپ الحمد للہ کے ساتھ آواز بلند کرتے رہے، کسی نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ دکھ میں چیخ رہا ہے میں نعمت کا بلند آواز میں اظہار کر رہا ہوں ۲۷۰ ۔

قیام
سیدنا صفوان بن سلیم
لو قیل له غدا القیامة ماکان عنده مزید من العبادة

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان سردی میں چھت

۲۶۸۔ حلیة الاولیاء ۳ / ۱۳۰۔

۲۶۹۔ صفة الصفوة ۲ / ۸۰۔

۲۷۰۔ حلیة الاولیاء ۳ / ۱۴۷۔

پر نماز ادا کرتے تھے اور گرمی میں گھر کے اندر تاکہ گرمی اور سردی کی وجہ سے صبح تک جاگتے رہیں۔ پھر یہ عرض کرتے (اے اللہ!) آپ خوب جانتے ہیں صفوان اتنی ہی مشقت کر سکتا ہے ۱۷۲ ۔

آپ کے قدموں پر رات کو کثرت سے قیام کرنے کی وجہ سے اس طرح سے ورم چڑھ جاتا تھا جیسے مچھلی کا چھلکا ہوتا ہے اور اس میں سبز رگیں بھی ظاہر ہو جاتی تھیں، آپ ایک قمیص میں نماز پڑھتے تھے اوپر زائد کوئی کپڑا نہیں پہنتے تھے تاکہ ان کو نیند نہ آجائے ۲۷۲ ۔

اگر آپ سے کہا جائے کہ کل قیامت ہے تو جتنی عبادت وہ کرتے تھے اس سے زیادہ عبادت نہ کر سکیں (یعنی ان کی عبادت ہر طرح سے اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی خوف کے اعتبار سے بھی اور مشقت کے اعتبار سے بھی اور اخلاص کے اعتبار سے بھی)۔

طویل قیام اللیل کی وجہ سے آپ کی ٹانگیں بے کار ہو گئی تھیں ۲۷۳ ۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم نے قسم اٹھائی تھی کہ مرتے دم تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگائیں گے۔ چنانچہ آپ تیس سال سے زائد عرصہ تک اسی حالت میں رہے جب ان کی وفات قریب ہوئی اور حالت نزع اور مرض تیز ہو گیا تب بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے نے آپ سے عرض کیا اے ابا جان! کاش کہ آپ اپنا پہلو (زمین سے) لگا لیتے؟ تو آپ نے فرمایا پھر تو میں اللہ تعالیٰ کیلئے نذر اور حلف کو پورا نہیں کر پاؤں گا۔ چنانچہ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ بیٹھے ہوئے ہی تھے۔

(حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں) مجھے ایک گورکن نے بتایا کہ میں نے ایک شخص کیلئے قبر کھودی تو مجھ سے ایک اور قبر کھل گئی میں نے اس کی کھوپڑی کو اٹھایا تو سجدہ کی کثرت نے اس کی ہڈی پر نشان بنا دیا تھا۔ میں نے کسی

---

۲۷۱ ۔ صفة الصفوة ۲/۸۶۔

۲۷۲ ۔ حلية الاولياء ۳/۱۵۹۔

۲۷۳ ۔ تنبيه المغترين ص: ۱۱۶۔

آدمی سے پوچھا یہ قبر کس کی ہے ؟ اس نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں ؟ یہ حضرت صفوان بن سلیم رحمہ اللہ کی قبر ہے۔ ۲۷۴؎

قیام
سیدنا محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ

آپ کی والدہ آپ سے فرماتی تھیں :
اے میرے بیٹے ! اگر میں تمہارے بچپن اور جوانی میں تمہارے پاکیزہ خصائل نہ دیکھتی تو میں یہی سمجھتی کہ تو نے کوئی مہلک گناہ ایجاد کر لیا ہے اس وجہ سے جو میں دیکھتی ہوں جو کچھ تو اپنے آپ سے (عبادت کی خاطر) دن رات میں کرتا ہے۔
آپ نے جواب میں عرض کیا اے اماں ! اس وقت مجھے کون پناہ دے گا جب اللہ تعالیٰ مجھے دیکھے اور میں اپنے کسی گناہ میں مبتلا ہوں اور وہ مجھ پر عذاب نازل کرے اور فرمائے چلے جاؤ میں تمہیں معاف نہیں کرتا۔
(اس عبادت میں ایک بات یہ بھی ہے کہ) قرآن کریم کے عجائب مجھ پر ایسے امور وارد کرتے ہیں کہ رات گذر جاتی ہے مگر میں اپنی حاجت سے فارغ نہیں ہوتا ۲۷۵؎
آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میں رات بھر صبح تک "اذا زلزلت الارض زلزالها" اور "القارعة" پڑھتا رہوں اس سے زیادہ نہ پڑھوں بلکہ انہیں بار بار لوٹاتا رہوں اور (ان میں) فکر کرتا رہوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں قرآن کریم ہذر میں یا نثر میں تلاوت کروں ۲۷۶؎

۲۷۴؎ المتجر الرابح ص : ١٠٤.
۲۷۵؎ حلية الاولياء (٣/٢١٤).
۲۷۶؎ حلية الاولياء (٣/٢١٥).

محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا ہے اس میں لکھا ہے کہ اے صدیقین مجھ سے خوش رہو اور میرے ذکر کے بدلے میں ناز و نعمت حاصل کرو (قیام اللیل)۔

فائدہ : چونکہ تہجد بھی ذکر الٰہی کی ایک نوع ہے اس لئے مذکورہ بالا فضیلت تہجد کے لئے بھی ہوگی پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو تہجد پڑھتے ہیں اور اس کے فضائل و محاسن کو حاصل کرتے ہیں۔ اللھم و فقنا له (فضائل تہجد)۔

قیام
سیدنا عمرو بن دینار رحمہ اللہ
المتعبد، المتهجد

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک تہائی نیند کیلئے، ایک تہائی حدیث بیان کرنے کیلئے اور ایک تہائی نماز پڑھنے کیلئے ۲۷۷۔

قیام
حضرت یزید بن ابان رقاشیؒ

آپ فرمایا کرتے تھے :

جب میں سو کر جاگوں پھر سونا چاہوں تو اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو نیند نہ دے۔ ۲۷۸۔

آپ یہ بھی فرماتے تھے :

۲۷۷۔ حلية الاولياء (۳/۳٤۸)

۲۷۸۔ مختصر قيام الليل (ص: ۱۹)

طویل تہجد سے عبادت گذاروں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اور لمبی پیاس سے اللہ سے ملاقات کے وقت ان کے دل خوش ہوں گے ۲۷۹۔

قیام
حضرت عمر بن المنکدر رحمہ اللہ

آپ سے آپ کی والدہ نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں تمہیں سوتا ہوا دیکھوں؟ آپ نے فرمایا اے اماں! خدا کی قسم! جب رات میرے سامنے آتی ہے تو مجھے خوفزدہ کر دیتی ہے اور اتنی جلدی ختم ہو جاتی ہے کہ میں نے اپنی ضرورت بھی پوری نہیں کی ہوتی ۲۸۰۔

قیام
امام زین العابدین
علی بن حسین، السجاد ذو الثفناتؒ

تہجد کی نماز سفر یا حضر کسی موقعہ پر ترک نہیں کرتے تھے ۲۸۱۔
کثرت نماز کی وجہ سے ان کے گٹے پڑ گئے تھے جس کو آپ سال میں دو مرتبہ کاٹتے تھے۔ جب آپ نماز کے وضو سے فارغ ہوتے اور نماز اور وضو کے درمیانے وقت میں ہوتے تو ان کو کپکپاہٹ اور لرزاہٹ شروع ہو جاتی تھی۔ جب ان سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا تم تباہ ہو جاؤ جانتے نہیں ہو میں کس کے

۲۷۹۔ مختصر قیام اللیل (ص: ۲۸)

۲۸۰۔ مختصر قیام اللیل (ص: ۱۹)

۲۸۱۔ صفۃ الصفوۃ (۲/ ۵۳)

سامنے کھڑا ہونے والا ہوں اور کس سے مناجات کرنے والا ہوں۔
آپ کا کثرت عبادت کی وجہ سے زین العابدین نام پڑ گیا تھا۔
امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ہر رات دن میں ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے، اور آپ کا یہ معمول اپنی وفات تک قائم رہا۔
۲۸۲۔

اہل مدینہ میں سے بہت سے حضرات خوشحالی کی زندگی بسر کرتے رہے ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کا یہ معاش کہاں سے آتا ہے، جب حضرت امام زین العابدین کا انتقال ہوا تو انہوں نے ان لوگوں کو گم پایا جو ان کے پاس رات کو ضروریات پہنچاتے تھے، جب آپ فوت ہوئے اور ان کی کمر پر وہ نشانات دیکھے جو مساکین تک آٹے کے توڑے پہنچانے سے پڑ گئے تھے ۲۸۳۔
تب معلوم ہوا کہ جس زین العابدین پر بخل کی تہمت لگاتے تھے وہ تو اپنی تہجد کے ساتھ صدقات کو بھی شامل رکھتے تھے اور رات میں تہجد کی طرح صدقات کو بھی چھپاتے تھے اور مساکین کی خدمت خود مشقت اٹھا کر بجالاتے تھے۔
جب تیز ہوا چلتی آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے مکان میں نماز پڑھ رہے تھے اور حالت سجدہ میں تھے کہ وہاں آگ لگ گئی لوگوں نے پکارا اے رسول خدا کے بیٹے! آپ کے مکان میں آگ لگ گئی ہے۔ آپ نے سر مبارک سجدے سے نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ خود بخود آگ بجھ گئی نماز سے فراغت کے بعد لوگوں نے سبب پوچھا۔ فرمایا مجھے دنیا کی آگ سے آخرت کی آگ نے غافل کر دیا تھا۔
اور حضرت امام زین العابدین کی یہ دعا تھی خداوندا! میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ لوگوں کی نظروں میں میرا ظاہر اچھا ہو اور حقیقت میں باطن برا ہو، اور فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگ خدا کی عبادت اس کے خوف سے کرتے ہیں یہ عبادت

---

۲۸۲ - تهذيب التهذيب (۷/ ۳۰۶)، اقامة الحجة ص: ۱۱
۲۸۳ - حلية الاولياء (۷/ ۳۰۶)، المتجر الرابح ص: ۱۰۱

تو غلاموں کی ہے اور بعضے اس کی عبادت رغبت ثواب سے کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور بعض بندے نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے عبادت کرتے ہیں یہ عبادت آزاد بندوں کی ہے۔ اور آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ وضو یا طہارت میں کسی سے مدد لیں۔ آپ وضو کے لئے خود پانی لاتے اور سونے سے پہلے اس کو ڈھانک دیتے۔ جب رات کو جاگتے پہلے مسواک کرتے پھر وضو اور نماز شروع کرتے۔ اگر دن کے وظائف میں سے کچھ فوت ہو جاتا تو رات کو ادا کرتے۔ جب چلتے اپنے ہاتھ زانوں سے ملا کر رکھتے اور اپنے ہاتھوں کو چلتے میں حرکت نہ دیتے، فرماتے تھے کہ مجھے تعجب ہے فخر کرنے والے پر کل تک وہ نطفہ ناپاک تھا اور کل پھر مردار ناپاک ہو جائے گا۔ اور مجھ کو بڑا تعجب اس سے ہے جو فنا ہونے والے گھر کے لئے عمل کرے اور جو گھر باقی اور قائم رہنے والا ہے اس کے لئے عمل ترک کرے۔ اہل مدینہ میں اکثر اشخاص ایسے تھے جن کی گذر اوقات ان کی مدد سے ہوتی تھی اور ان کو خود نہ معلوم تھا کہ ان کی وجہ معاش کہاں سے ہے اور کیا ملتا ہے جب حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو ان لوگوں کو وہ نہ ملا جو رات کو پاتے تھے اس لئے کہ آپ رات کو پوشیدہ راہ خدا میں محتاجوں کو دیا کرتے تھے اور جو اس حال سے ناواقف تھے آپ کو بخیل جانتے تھے جب آپ نے انتقال فرمایا سو گھر ایسے نکلے جن کا خرچ آپ کی ذات خاص سے متعلق تھا۔ (روض الریاحین)

فرزدق شاعر نے آپ کے متعلق یہ اشعار کہے تھے:

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته
والبيت يعرفه والحل والحرم

يكاد يمسكه عرفان راحته
عندالحطيم اذا ماجاء يستلم

اذا رأته قريش قال قائلها
الى مكارم هذا ينتهي الكرم

ان عد اهل التقى كانوا أئمتهم
او قيل من خير اهل الارض: قيل هم
۲۸۴ـ

قیام
حضرت طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ

آپ اپنا بستر بچھا کر اس پر لیٹ جاتے تھے، لیٹ کر اس پر ایسے کروٹیں بدلتے تھے جس طرح سے دانہ ہنڈیہ میں ابلتا ہے پھر فوراً اٹھ جاتے بستر لپیٹ دیتے اور صبح تک قبلہ رو ہو جاتے اور فرماتے "جہنم کے ذکر نے عابدین کی نیند اڑا دی ہے۔
۲۸۵ـ

قیام
حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد رحمہ اللہ

آپ اپنے والد سے گذارش کرتے تھے کہ:
اے ابا جان! میں ایک عبد (اللہ کا غلام) ہوں اپنی گردن آزاد کرانے کی مزدوری (عبادت) کرتا ہوں آپ مجھے فارغ کر دیں تاکہ میں اپنی گردن آزاد کرانے کا عمل کر سکوں ۲۸۶ـ

۲۸۴ـ دیوان فرزدق
۲۸۵ـ مختصر قیام اللیل (ص: ۲۹)، احیاء العلوم، فضائل تهجد (ص: ۸۶)
۲۸۶ـ حلية الاولياء (٤/ ١٥٦-١٥٧).

آپ ایک جماعت کے ساتھ دشمنِ اسلام کے مقابلہ میں نکلے تھے، لوگ آپ کی کثرت نماز کی وجہ سے (رات کو) چوکیداری (باہمی حفاظت کا انتظام) نہیں کرتے تھے۔ ساتھیوں نے ایک رات آپ کو نماز پڑھتے دیکھا اور (دوسری طرف سے) شیر کے دھاڑنے کی آواز سنی تو (اس کے خوف سے) بھاگ گئے مگر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے نماز نہ توڑی۔ ساتھیوں نے آپ سے پوچھا آپ شیر سے نہیں ڈرے تھے؟ فرمایا "میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ کسی اور سے ڈروں ۲۸۷۔

جب حضرت عمرو بن عتبہ فوت ہوئے تو آپ کے بعض ساتھی آپ کی ہمشیرہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ ہمیں اپنے بھائی کا حال بتائیں؟

توانہوں نے کہا کہ وہ ایک رات نماز میں کھڑے ہوئے اور "حٰمٓ" شروع کی جب اس آیت پر پہنچے "**و انذرھم یوم الآزفة**" تو صبح تک اس سے آگے نہ گذر سکے ۲۸۸۔

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد رحمہ اللہ ہر رات (گھر سے) نکل کر (اپنے نفس کو بیدار کرنے اور تنبیہ کرنے کیلئے) قبروں پر جاتے اور ان پر کھڑے ہو کر کہتے تھے اے قبروں والو! اعمالنامے لپیٹے جا چکے اور اعمال اٹھائے جا چکے، پھر قدم سیدھے کر کے کھڑے ہو جاتے اور ساری رات نماز پڑھتے رہتے پھر (طلوع فجر کے وقت) واپس ہوتے اور صبح کی نماز میں شریک ہوتے ۲۸۹۔

۲۸۷۔ حلیة الاولیاء (٤/١٥٦-١٥٧)

۲۸۸۔ صفة الصفوة (٣/٧٢)

۲۸۹۔ المتجر الرابح (ص: ١٠٢)

قیام
حضرت ابو یزید عجلی معضد رحمہ اللہ
المتعبد، المتهجد، الشاهد، المتشهد

آپ نے فرمایا:
اگر تین چیزیں نہ ہوتیں (۱) گرمی کی پیاس (روزہ کی حالت میں) (۲) سردرات کی طوالت (طویل تہجد کیلئے) (۳) کتاب اللہ کی تلاوت کے ساتھ تہجد کی لذت، تو میں کوئی پرواہ نہ کرتا اگرچہ شہد کی نر مکھی ہی ہوتا۔
آپ (تہجد کے) سجدہ میں یہ دعا بھی کرتے تھے:

اللهم اشفني من النوم باليسير
اے اللہ! مجھے معمولی سی نیند کے ساتھ ہی تسکین عطاء فرما ۲۹۰؎

قیام
حضرت عون بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

آپ اپنی آہ وبکاء میں یہ مناجات کرتے تھے:
"تباہی ہے میرے لئے! میرا گمان ہے کہ میری خطاکاری نے میرے دل کو زخمی کر ڈالا ہے، میرا پہلو (تہجد کیلئے) بستر سے جدا نہیں ہوتا، میری آنکھیں آنسو نہیں بہاتیں اور نہ ہی رات کو بیدار ہوتی ہیں۔ میرے لئے ہلاکت ہے میرے جیسا آدمی بھی سو سکتا ہے"۔
حضرت عون بن عبداللہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک قوم کو داخل کریں گے اور اتنا نوازیں گے کہ وہ لے لے کر اکتا جائیں گے، ان سے اوپر بلند

۲۹۰؎ حلية الاولياء ۴/۱۵۹.

درجات میں کچھ اور حضرات ہوں گے، جب ان کو نچلے طبقہ کے لوگ دیکھیں گے تو ان کو پہچان کر عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! یہ تو ہمارے بھائی ہیں ہم ان کے ساتھ ہی تو رہتے تھے پھر ان کو ہم پر کس لئے فضیلت بخشی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بہت بڑا فرق ہے یہ لوگ بھوکے ہوتے تھے جب تم سیر ہوتے تھے، یہ لوگ پیاسے ہوتے تھے جب تم سیراب ہوتے تھے، یہ جاگ کر عبادت کرتے تھے جب تم سوئے ہوتے تھے، یہ لوگ گھبراہٹ اور بے قراری میں ہوتے تھے جب تم آسودہ اور خوشحال ہوتے تھے ٢٩١۔

قیام
حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ
ابو عبداللہ، الفقیہ البکاء

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو صبح تک اس آیت "وامتازوا الیوم ایها المجرمون" کو دہراتے ہوئے سنا۔ آپ نے پورا قرآن کریم کعبہ میں ایک رکعت میں ختم کیا۔

حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو مقام ابراہیم کے پیچھے (حرم کعبہ میں) نماز فجر سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے ایک آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا جب صبح کی نماز پڑھ چکے اس وقت فرمایا جب صبح طلوع ہو تو صبح کی نماز پڑھنے تک سوائے ذکر اللہ کے کوئی گفتگو نہ کرو۔ آپ کا ایک مرغ تھا جس کی بانگ پر آپ نماز کیلئے اٹھتے تھے ایک رات اس نے بانگ نہ دی تو حضرت سعید نے اس حالت میں صبح کی کہ نماز (تہجد) نہ پڑھی تھی، اس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو فرمایا اس مرغ کو کیا ہو گیا تھا خدا اس کی آواز کو بند کرے، اس بد دعا کے بعد اس مرغ

٢٩١۔ حلیة الاولیاء (٤/ ٢٤٧، ٢٥٥) مختصر قیام اللیل ص: ٢٤.

کی بانگ کبھی نہ سنی گئی، اس پر آپ کی والدہ نے ان سے فرمایا اے بیٹے! اب کے بعد کسی کیلئے بددعا مت کرنا۔ ۲۹۲ ۔

قیام
حضرت زبید بن الحارث
ابو عبدالرحمٰن الیامی رحمہ اللہ

اگر تم ان کے چہرہ کو دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ ان کے چہرہ کو طویل قیام اور راتوں کو بیدار رہنے نے پرانا کر دیا ہے۔

امام، حافظ، المقرئ المفسر، الشہید احد الاعلام سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا "اگر میں اللہ کی خاطر کسی اور شخص کی شکل اور گوشت و پوست میں ڈھلنے کو پسند کرتا تو زبید الیامی کو پسند کرتا۔ ۲۹۳ ۔

امام ذہبی نے اس روایت کو یوں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر کوئی دوسری شکل اختیار کرے کی مجھے اجازت دیتے تو میں زبید الیامی کی شکل کو پسند کرتا۔ ۲۹۴ ۔

قیام
حضرت منصور بن معتمر رحمہ اللہ
حلیف الصیام والقیام، خفیف التطعم والمنام

آپ کی والدہ آپ سے فرماتی تھیں تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے

۲۹۲۔ صفة الصفوة (۳/۷۸-۷۹). حلية الاولياء (٤/۲۷٤)، سير اعلام النبلاء (٤/۳۲۳).

۲۹۳۔ حلية الاولياء (۵/۳۲).

۲۹۴۔ سير اعلام النبلاء (۵/۲۹۷)

جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ آپ ان سے فرماتے منصور کو چھوڑ دیں (یعنی اپنے اللہ کی بندگی کرنے دیں) کیونکہ دو نفخوں کے درمیان نیند کا طویل وقفہ موجود ہے۔ پھر جب صبح ہوتی تھی تو آپ اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے، سر میں تیل لگاتے اور مسکراتے تھے اور لوگوں کے سامنے آتے تھے۔ ۲۹۵ ے

حضرت منصور کے پڑوس کی لڑکی نے اپنے ابا سے پوچھا وہ لکڑی کہاں ہے جو منصور کے گھر کی چھت پر کھڑی ہوئی تھی؟ اس نے کہا اے بیٹی! وہ منصور تھے جو رات کو عبادت کر رہے تھے۔ ۲۹۶ ے

ایک دن آپ کی والدہ نے آپ سے فرمایا تم اپنے ساتھ کیا کر رہے ہو ساری رات روتے رہتے ہو چپ ہونے کا نام نہیں لیتے؟ شاید کہ تم نے کسی جی کو مارا ہے شاید کہ تم نے کسی کو قتل کیا ہے۔ اس لئے اس کی معافی میں اتنی عبادت کی مشقت جھیلتے ہو؟ آپ نے فرمایا اے اماں! میں جانتا ہوں میں نے اپنے ساتھ کیا کیا ہے۔

(آپ نے کوئی جرم تو نہ کیا تھا آپ کی عبادت میں کوشش حسنات الابرار سیئات المقربین کے تحت تھی)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر تم منصور کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تو تم پکار اٹھتے کہ اسی وقت ان پر موت آجائے گی۔

حضرت تمیم بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنے شاگردوں کے سامنے نشاط کا اظہار کرتے تھے ان سے خوب حدیث بیان کرتے تھے جبکہ انہوں نے ساری رات عبادت میں جاگ کر کاٹی ہوتی تھی مگر آپ ان پر اپنے اس نیک عمل کو چھپانے کیلئے ایسا کرتے تھے۔

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور نے ساٹھ برس تک روزے رکھے رات کو عبادت کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

---

۲۹۵ ے مختصر قیام اللیل ص: ۲۸، سیر اعلام النبلاء (۵/ ۴۰۶).

۲۹۶ ے سیر اعلام النبلاء (۵/ ۴۰۳)

حضرت عطاء بن جبلہ نے فرمایا کہ حضرت منصور بن معتمر رحمہ اللہ کی والدہ سے ان کے عمل کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ تہائی رات میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور تہائی میں روتے تھے اور تہائی میں دعائیں مانگتے تھے۔ ۲۹۷۔

ابراہیم بن محمد بن الحسن فرماتے ہیں کہ حضرت منصور ہر دن اور رات میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔ (فضائل تہجد ص: ۸۶)

قیام
حضرت ابو حیان بن سعید تیمیؒ

حضرت عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے رات کو لوگوں میں سے جتنا خوف ابو حیان تیمی پر دیکھا ہے اتنا کسی پر نہیں دیکھا۔ ہم مکہ تک ایک مرتبہ آپ کے ساتھ تھے جب اندھیری رات ہوتی تھی تو گویا کہ وہ ان بھڑوں کی مثل ہو گئے ہیں جن کو ان کے چھتے پر سے چھیڑا جائے۔ ۲۹۸۔

قیام
حضرت مکحول شامی
امام اهل الشام

آپ فرماتے تھے جو شخص ایک رات اللہ کی یاد میں بیدار رہا اس نے اس حالت میں صبح کی جیسے اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہو (اور اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو) ۲۹۹۔

۲۹۷۔ صفة الصفوة (۳/۱۱۳-۱۱۵).

۲۹۸۔ صفة الصفوة (۳/۱۱۹).

۲۹۹۔ حلية الاولياء (۵/۱۰۰)

قیام
حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نُعم رحمہ اللہ

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ لگاتار روزے رکھتے تھے حتی کہ آپ کے اصحاب کو ان کی عیادت کرنی پڑتی تھی، حجاج بن یوسف کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے آپ کو پندرہ دن تک ایک گھر میں قید کر دیا پھر جب دروازہ کھولا تو ان کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ تو کہا چلے جاؤ تم عرب کے راہب ہو ۳۰۰ے

قیام
حضرت عطاء خراسانی
ابو عثمان بن میسرہ رحمہ اللہ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شامل تھے حضرت عطاء خراسانی ساری رات نماز پڑھتے تھے، جب رات کی تہائی یا نصف گذر جاتا تو ہماری طرف متوجہ ہوتے جبکہ ہم اپنے خیمہ میں ہوتے تھے، آپ ندا کرتے ''کھڑے ہو جاؤ، وضو کرو اور اس دن کے روزے کو اس رات کے ساتھ ملا لو یہ عمل لوہے کے ہتھوڑوں اور پیپ پینے سے زیادہ آسان ہے، جلدی کرو، جلدی کرو، نجات حاصل کر لو، نجات حاصل کر لو، اس کے بعد آپ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔''

آپ ساری رات شروع سے اخیر تک عبادت کرتے تھے بس سحر کے وقت کچھ اونگھ لیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ عبادت بدن کی زندگی ہے، دل کا نور ہے، آنکھ کی روشنی ہے اور اعضاء کی قوت ہے۔ جب کوئی شخص رات کو تہجد کیلئے کھڑا ہوتا

۳۰۰۔ مختصر قیام اللیل ص: ۲۷

ہے تو صبح کو خوش ہو کر اٹھتا ہے اور اس عبادت کی فرحت اپنے دل میں محسوس کرتا ہے، اور جب اس پر نیند غالب آجائے اور اپنا عمل (تہجد) نہ ادا کر سکے تو صبح کو غمگین اور ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ اٹھتا ہے جیسا کہ اس نے کوئی چیز گم کر دی ہو جبکہ اس نے اپنے لئے بہت بڑے نفع کو گم کیا ہوا ہوتا ہے ۳۰۱۔

قیام
حضرت بلال بن سعیدؒ

آپ فرماتے تھے کہ میں ایسے حضرات کو ملا ہوں جو اپنی اغراض کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے تھے لیکن جب رات ہوتی تھی تو عزلت نشین ہو جاتے تھے۔ ۳۰۲۔

آپ رات کو عبادت کرتے تھے جب سردی میں اونگھنے لگتے تھے تو اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالتے تھے، جب لوگوں نے آپ کو عتاب کیا تو فرمایا سردیوں کا پانی جہنم کے عذاب کے سامنے کچھ نہیں ہے ۳۰۳۔

قیام
حضرت عمر بن عبدالعزیز
نجیب بنی امیه، امیر المؤمنین
الخلیفة الزاهد الراشد الامام

آپ کی اہلیہ حضرت فاطمہ بنت عبدالملک نے مغیرہ بن حکیم سے فرمایا اے مغیرہ!

۳۰۱۔ مختصر قیام اللیل ص: ۲۷.

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء (۵/۲۲٤)، مختصر قیام اللیل ص: ۱۹.

۳۰۳۔ البدایه والنهایه (۹/۳٤۸).

میں جانتی ہوں لوگوں میں عمر بن عبدالعزیز سے بھی زیادہ صوم و صلوۃ والے موجود ہوں گے۔ مگر کوئی شخص اپنے رب عزوجل سے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ ڈرنے والا ہو ایسا میں نے نہیں دیکھا جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی مسجد میں ہی رُک جاتے دعا کرتے اور روتے رہتے یہاں تک کہ آپ پر نیند غالب آجاتی۔ پھر آپ بیدار ہوتے تو دعا شروع کر دیتے اور روتے رہتے یہاں تک کہ آپؒ پر نیند غالب آجاتی صبح تک آپ کی یہی حالت رہتی ۳۰۴۔
آپ یہ اشعار تمثیلاً پڑھا کرتے تھے۔

أيقضان انت اليوم ام انت نائم
وكيف يطيق النوم حيران هائم

فلو كنت يقظان الغداة لحرقت
محاجر عينيك الدموع السواجم

بل اصبحت فى النوم الطويل وقددنت
إليك أمور مفظعات عظائم

نهارك يا مفرور سهو وغفلة
وليلك نوم والردى لك لازم

يغرك مايبلى وتشغل بالهوى
كما غر باللذات فى النوم حالم

وتشغل فيما سوف تكره غبه
كذلك فى الدنيا تعيش البهائم

۳۰۵۔

۳۰۴۔ زهد لابن حنبل ص: ۲۹۹، حلية الاولياء (۵/ ۲۶۰)

۳۰۵۔ حلية الاولياء (۵/ ۳۲۰-۳۲۱)۔

(ترجمہ)

(۱) تم بیدار ہو یا سوئے ہوئے ہو؟ حیران وپریشان سونے کی طاقت کیسے رکھتا ہے؟

(۲) اگر تو آخرت کیلئے بیدار ہوتا تو تیری آنکھیں گرم آنسوؤں سے بہتی رہتیں۔

(۳) تم نے تو لمبی نیند شروع کردی ہے جبکہ بڑی بڑی گھبراہٹ میں ڈالنے والے احوال تیرے قریب آچکے ہیں۔

(۴) اے مغرور! تیرا دن بھول اور غفلت میں کٹتا ہے اور رات نیند میں، تیرے لئے ہلاکت لازم ہورہی ہے۔

(۵) جو چیزیں فنا ہونے والی ہیں انہوں نے تجھے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور تو خواہشات کا پجاری ہے جس طرح سے نیند میں خواب دیکھنے والے کو لذتوں نے دھوکہ دیا ہوتا ہے۔

(۶) تو ایسی چیزوں میں مشغول ہے جس کی غیر موجودگی کو تو کل ناپسند کرے گا، اس طرح سے تو دنیا میں جانور زندگی گذارتے ہیں۔

آپ نے ایک رات اپنی نماز میں سورۃ "واللیل اذا یغشی" کی تلاوت کی جب آپ "فانذرتکم نارا تلظی" تک پہنچے تو رو پڑے۔ دو تین مرتبہ کوشش کرنے کے باوجود اس سے آگے نہ گذر سکے، پھر آپ نے کوئی اور سورت شروع فرمائی۔۳۰۶۔

قیام
حضرت ابو عثمان النہدی

حافظ ابن کثیر آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں :

۳۰۶۔ التخویف من النار لابن رجب (ص: ۷۹)۔

آپ صائم النہار اور قائم اللیل تھے لگاتار روزے رکھتے تھے اور رات کی عبادت کو نہیں چھوڑتے تھے، آپ اس طرح کی نماز پڑھتے تھے کہ بے ہوش ہو جاتے تھے۔

قیام
حضرت عبداللہ بن محیریز

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی اقتداء کرنا چاہے تو وہ ایسے ہی شخص کا مقتدی بنے کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسی امت کو گمراہ نہیں کرتے جس میں ان جیسا آدمی موجود ہو۔ ۳۰۷ ؎

آپ کے لئے بستر بچھایا جاتا تھا مگر آپ اس پر نہیں سوتے تھے۔

آپ کی عبادت اہل شام میں اتنا مشہور ہو گئی تھی کہ ان میں سے کسی نے آپ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر اہل مدینہ ہم پر اپنے عابد ''حضرت ابن عمر'' کے ساتھ فخر کرتے ہیں تو ہم ان پر اپنے عابد حضرت عبداللہ بن محیریز کے ساتھ فخر کرتے ہیں ۳۰۸ ؎

قیام
حضرت عتبہ الغلام رحمہ اللہ

جب آپ رات کو وضو کرتے تو نماز کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے یہ عرض کرتے تھے ''اللھم انی قدحملت نفسی مالا اطیق من المعاصی والقبائح حتی استحققت الخسف والمسخ ودخول النار، وھاأنا أرید أن أقف بین

---

۳۰۷ ؎ الزھاد الاوائل (ص: ۱۲۵)۔

۳۰۸ ؎ البدایہ والنھایہ (۱/ ۱۸۵)، الزھاد الأوائل (ص: ۱۲۶، ۱۲۷)۔

يديك خلف كل عارض على وجه الارض رجاء ان تغفر لأحد منهم فيصيبني شيء من المغفرة" ۳۰۹ ۔

(ترجمہ) : اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر گناہوں اور قباحتوں کے ایسے بوجھ لاد لئے ہیں جن کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا حتی کہ میں زمین میں دھنسا دیئے جانے اور شکل مسخ کر دیئے جانے اور جہنم میں داخل کر دیئے جانے کا مستحق ہو گیا ہوں، اب میں زمین پر ہر عرض گذار کے پیچھے آپ کے سامنے یہ ارادہ اور امید لیکر کھڑا ہوں کہ ان حضرات میں سے جب کسی کو بخشے تو اس میں سے مجھے بھی کچھ معافی مل جائے۔

آپ کی والدہ نے آپ سے فرمایا اے میرے بچے کاش کہ تم اپنے نفس پر نرمی کرتے آپ نے ان سے فرمایا اے اماں! مجھے چھوڑ دو میں طویل دن کیلئے چھوٹی سی عمر میں تھکنا چاہتا ہوں ۳۱۰ ۔

آپ رات کو تین مرتبہ چیخیں مارتے تھے جب امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے چیخنے کی طرف مت دیکھو بلکہ اس طرف دیکھو کہ کس چیز کی وجہ سے ان کی چیخیں نکلتی ہیں یا آپ نے یوں فرمایا ان کی چیخ کی طرف مت دیکھو بلکہ اس فکر پر غور کرو جو ان کی دو چیخوں کے درمیان ان کو لاحق ہوتا ہے ۳۱۱ ۔

آپ قبلہ رُخ بیٹھ کر صبح تک فکر اور رونے میں لگے رہتے تھے۔ حضرت ریاح قیسی فرماتے ہیں میرے پاس حضرت عتبۃ الغلام نے رات گذاری میں نے آپ سے سجدہ میں یہ کہتے ہوئے سنا :

"اللهم احشر عتبة بين حواصل الطير وبطون السباع"

---

۳۰۹ ۔ تنبيه المغترين

۳۱۰ ۔ تنبيه المغترين (ص: ۱۱۵)

۳۱۱ ۔ حلية الاولياء ٥ / ٢٣٤ . تنبيه المغترين (ص: ١١٦)

(اے اللہ! عتبۃ کو پرندوں کے پپوٹوں اور درندوں کے پیٹوں میں اٹھانا۔ ۳۱۲۔

حضرت مخلد بن حسین نے حضرت عتبۃ اور ان کے شاگرد یحییٰ الواسطی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کانما ربتهم الانبياء (گویا کہ ان حضرات کی انبیاء نے تربیت کی ہے) ۳۱۳۔

قیام
حضرت مغیرہ بن حکیم صنعانی رحمہ اللہ

آپ یمن سے پیدل حج کا سفر کرتے تھے۔ رات کے بھی ان کے اوراد مقرر تھے ہر رات آپ تہائی قرآن کی تلاوت کرتے تھے پھر رُک کر نماز پڑھتے تھے حتی کہ اپنے ورد سے فارغ ہو جاتے تھے پھر اپنے قافلۂ سفر کے ساتھ جا ملتے تھے بسا اوقات ان کا اپنے قافلے سے دن کے آخری وقت میں جاملنا ہوتا تھا۔

قیام
حضرت عبدالعزیز بن سلمان رحمہ اللہ

حضرت رابعہ بصری آپ کو سید العابدین کے نام سے یاد کرتی تھیں۔ آپ سے پوچھا گیا کوئی ایسی لذت بھی باقی رہی ہے جس کے آپ طلبگار ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں کوئی ایسا تہہ خانہ ہو جس میں میں خلوت اختیار (کر کے اپنے پروردگار کی عبادت) کر سکوں ۳۱۴۔

۳۱۲۔ سیر اعلام النبلاء (ج ۷ ص: ۶۲)

۳۱۳۔ سیر اعلام النبلاء (۶۳/۷).

۳۱۴۔ حلیۃ الاولیاء (۲۴۵/۶).

آپ فرمایا کرتے تھے نیند کے ساتھ عبادت گذاروں کا کیا تعلق اللہ کی قسم اس دنیا کے گھر میں غلبہ کی نیند کے سوا نیند نہیں کرنی چاہئے۔

آپ کے صاحبزادے آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب آپ رات میں تہجد کیلئے بیدار ہوتے تھے تو گھر میں بہت شور اور بہت پانی پینے کی آوازیں سنائی دیتی تھیں، پھر فرمایا ہمارا خیال ہے کہ جن تہجد کیلئے اٹھتے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔۳۱۵ ؎

قیام
حضرت ہشام الدستوائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرمایا کرتے تھے اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نیند کو اپنے سے اس خوف سے دھکیلتے ہیں کہ وہ اپنی نیند کی حالت میں ہی نہ فوت ہو جائیں۔۳۱۶ ؎

آپ رات کے وقت چراغ کو نہیں بجھاتے تھے آپ سے آپ کی اہلیہ نے عرض کیا یہ چراغ ہمیں (روشنی کی وجہ سے) صبح تک چبھتا رہتا ہے۔ فرمایا تو تباہ ہو جائے جب میں اس کو بجھاؤں تو قبر کی تاریکی یاد آجاتی ہے اس وجہ سے میں اس کو نہیں بجھاتا۔۳۱۷ ؎

قیام
سیدنا عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ

آپ اپنے اہل خانہ سے فرماتے تھے اے گھر والو! بیدار رہو یہ گھر نیند کرنے کیلئے

---

۳۱۵ ؎ حلية الاولياء (٦/٢٤٥).

۳۱۶ ؎ مختصر قيام الليل (ص: ٢٩).

۳۱۷ ؎ مختصر قيام الليل (ص: ٢٧).

نہیں ہے عنقریب تمہیں کیڑے کھانے والے ہیں (یعنی عام طور پر ہر انسان کا انجام یہی ہے یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبین کو قبر میں اپنے جسد عنصری کے ساتھ محفوظ رکھیں اور کیڑوں مکوڑوں سے بچائے رکھیں)۔ ۳۱۸؎

آپ رحمہ اللہ روتے تھے اور یہ فرماتے تھے نیند نے نمازیوں کے اور ان کی لذت کے درمیان نماز کا فرق رکھا ہے (اگر کوئی نماز پڑھے گا تو اس کی لذتوں کا اونچا مرتبہ ہوگا جو نہیں پڑھے گا اس کی لذتوں کی حالت گھٹیا درجہ کی ہوگی) ۳۱۹؎

اولیاء کے لئے اللہ تعالیٰ عبادت کے کیسے انتظام کرتے ہیں

شیخ عبد الواحد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری پنڈلی میں درد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے نماز میں بڑی تکلیف ہوتی تھی ایک رات جو نماز کے لئے اٹھا تو اس میں سخت درد ہوا اور بمشکل نماز پوری کر کے چادر سرہانے رکھ کر سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک حسینہ جمیلہ لڑکی جو سراپا حسن کی پتلی تھی چند خوبصورت بنی ٹھنی لڑکیوں کے ہمراہ نازو انداز کے ساتھ میرے پاس آکر بیٹھ گئی دوسری لڑکیاں جو اس کے ہمراہ تھیں اس کے پیچھے بیٹھ گئیں ان میں سے ایک سے اس نے کہا اس شخص کو اٹھاؤ مگر دیکھو بیدار نہ ہونے پائے وہ سب کی سب میری طرف متوجہ ہوئیں اور سب نے مل کر اٹھایا میں یہ سب کیفیت خواب میں دیکھ رہا تھا پھر اس نے اپنی خواصوں سے کہا کہ اس کے لئے نرم نرم بچھونے بچھاؤ اور اپنے اپنے موقع سے تکیے رکھ دو انہوں نے فوراً سات بچھونے اوپر نیچے بچھائے کہ میں نے عمر بھر کبھی ایسے بچھونے نہ دیکھے تھے پھر اس پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کے تکیے نصب کئے پھر حکم کیا کہ اسے اس فرش پر لٹا دو مگر دیکھو یہ جاگنے نہ پائے مجھے انہوں نے اس بچھونے پر لٹا دیا اور میں انہیں دیکھتا تھا اور سب باتیں سنتا تھا۔ پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے چاروں طرف پھول پھلواری رکھ دو انہوں نے سنتے ہی طرح طرح کے پھول رکھ دیئے پھر وہ

۳۱۸؎ تنبیہ المغترین (ص: ۳۵)۔

۳۱۹؎ حلیۃ الاولیاء (٦: ١٥٥)۔

میرے پاس آئی اور اپنا ہاتھ میرے اسی درد کی جگہ رکھا اور ہاتھ سے سہلایا پھر کہا کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفاء دی اس کا یہ کہنا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے آپ کو بھلا چنگا پایا گویا کبھی بیمار ہی نہ تھا، وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی بیمار نہ ہوا اور میرے دل میں اب تک اس کے اس کہنے کی کہ "اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھ حق تعالیٰ نے تجھے شفاء دی" لذت وحلاوت موجود ہے ۳۲۰ ۔

قیام

امام اوزاعی

شیخ الاسلام ابو عمرو رحمہ اللہ

حضرت ابو مسہر فرماتے ہیں حضرت امام اوزاعی ساری رات نماز اور قرآن پڑھتے ہوئے اور روتے ہوئے گذارتے تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کے پاس ایک عورت کا آنا جانا رہتا تھا یہ آپ کے گھر میں داخل ہوئی تو آپ کی مسجد میں سجدہ کی جگہ پر کچھ نمی دیکھی تو آپ کی اہلیہ کو کہنے لگی تیری ماں تجھے بوجھل کر دے میرا خیال ہے تو اپنے کسی بچے کی طرف سے غافل ہو گئی ہے حتی کہ اس نے شیخ کی مسجد میں پیشاب کر دیا ہے تو آپ کی اہلیہ نے اس سے کہا تیرے لئے تباہی ہو ہر رات صبح کے وقت شیخ کے مقام سجدہ پر ان آنسوؤں کا نشان ہوتا ہے ۳۲۱ ۔

آپ فرماتے تھے جس نے رات کی نماز میں (تہجد) قیام کو طویل کیا اس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے طویل قیام کو ہلکا کر دیں گے یہ استدلال آپ نے درج ذیل آیت سے کیا:

ان ھؤلاء یحبون العاجلة ویذرون ورآئھم یوما ثقیلا. ۳۲۲ ۔

---

۳۲۰ ۔ روض الریاحین امام یافعی رحمہ اللہ.

۳۲۱ ۔ الجرح والتعدیل (۱/ ۲۱۸). البدایة والنھایة (۱۰/ ۱۱۷).

۳۲۲ ۔ البدایة والنھایة (۱۰/ ۱۱۷).

حضرت ولید بن مزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اوزاعی اتنا زیادہ عبادت کرتے تھے ہمیں معلوم نہیں کہ کوئی شخص ان جیسی عبادت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ سے زیادہ عبادت میں محنت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت سلمہ بن سلّام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ میرے والد کے ہاں مہمان ٹھہرے ہم نے آپ کے لئے بستر بچھایا مگر انہوں نے ساری رات عبادت ہی میں گذار دی۔ ۳۲۳ ۔

قیام
حضرت زیاد بن عبداللہ النمیری رحمہ اللہ

حضرت زیاد فرماتے ہیں میرے پاس کوئی خواب میں آیا اور کہا اے زیاد اپنی تہجد کی عبادت اور قیام اللیل کا نصیب حاصل کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ خدا کی قسم یہ تمہارے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تمہارے بدن کو ست کردے اور تمہارے دل کو توڑ دے۔ فرمایا کہ میں مرعوب ہو کر جاگ پڑا مگر نیند پھر غالب ہوئی تو وہی شخص یا کوئی اور میرے پاس پھر لوٹ کر آیا اور کہا اے زیاد کھڑے ہو جاؤ دنیا میں عبادت گذاروں کے سوا کسی کے لئے بھی خیر نہیں ہے چنانچہ میں گھبرا کر فوراً اٹھ گیا ۳۲۴ ۔

---

۳۲۳ ۔ سیر اعلام النبلاء (۷/۱۱۹)۔

۳۲۴ ۔ حلیۃ الاولیاء۔

قیام
امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رحمہ اللہ

امام ابو عاصم النبیل فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اپنی کثرت نماز کی وجہ سے وتد (میخ) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں مکہ میں کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا نہیں آیا۔

آپ رحمہ اللہ رات کو بیدار رہتے تھے اور روتے تھے حتی کہ آپ کے پڑوسی آپ پر ترس کھانے لگتے تھے۔

متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ ساری رات بیدار رہتے تھے حتی کہ آپ کو غسل دینے والے نے غسل سے فراغت کے بعد یوں کہا اے ابو حنیفہ آپ نے اپنے بعد کے لوگوں کو اور قراء قرآن کو (تلاوت میں اور عبادت میں اپنے مقابلہ میں) بے بس کر دیا۔

ایک آدمی اہل کوفہ میں سے آیا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ہتک کرنے لگا اس سے امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے ایسے شخص کی توہین کرتے ہو جس نے پینتالیس سال ایک ہی وضو سے (روزانہ کی) پانچ نمازیں ادا کیں اور ایک رات میں دو رکعت میں سارا قرآن کریم پڑھتے تھے اور جو کچھ فقہ میرے پاس ہے میں نے اس کو امام ابو حنیفہ ہی سے تو سیکھا ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ دونوں اکٹھے چل رہے تھے آپ نے ایک آدمی سے سنا جو دوسرے سے کہہ رہا تھا یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات کو نہیں سوتے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ کی قسم میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں بیان کی جائے گی جس کو میں نہ کروں چنانچہ آپ ساری رات نماز، دعا اور عاجزی میں کاٹنے لگے۔

ابن الجویریہ فرماتے ہیں میں حضرت حماد بن ابی سلیمان، حضرت محارب بن دثار اور حضرت علقمہ بن مرثد اور حضرت عون بن عبداللہ کی صحبت میں رہا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی صحبت بھی اختیار کی ان حضرات میں سے کوئی شخص بھی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے زیادہ احسن عبادت سے رات کو عبادت کرنے والا نہیں تھا۔ میں کئی مہینے آپ کی صحبت میں رہا آپ نے ان میں سے کسی رات بھی اپنا پہلو (بستر پر) نہیں رکھا۔

آپ جب رات کو نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے زیب و زینت اختیار کرتے حتی کہ داڑھی کو کنگھا بھی کرتے تھے۔

امام مسعر بن کدام فرماتے ہیں میں امام ابو حنیفہ کے پاس آپ کی مسجد میں حاضر ہوا اور آپ کو صبح کی نماز کے بعد دیکھا کہ آپ لوگوں کے سامنے ظہر کی نماز تک علم کی مجلس کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے عصر تک مجلس اختیار فرمائی پھر جب عصر پڑھ چکے تو مغرب تک مجلس اختیار فرمائی پھر جب مغرب پڑھ چکے تو عشاء تک مجلس اختیار فرمائی میں نے اپنے دل میں کہا یہ شخص تو اسی کام میں مصروف ہے عبادت کیلئے کب فارغ ہوگا؟ میں آج رات اس کی تفتیش میں رہوں گا چنانچہ میں ان کے در پے رہا جب لوگ سو گئے تو آپ مسجد کی طرف نکلے اور نماز کیلئے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ حضرت مسعر فرماتے ہیں میں آپ کا یہ عمل تین راتوں تک دیکھتا رہا۔ حضرت مسعر نے یہ دیکھ کر فرمایا میں آپ کی خدمت میں ہی رہوں گا یہاں تک کہ ان کو موت آجائے یا مجھے۔

حضرت مسعر فرماتے ہیں میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا میں اس کی تلاوت سے لطف اندوز ہونے لگا اس نے شروع ساتواں حصہ قرآن کا پڑھ دیا میں نے سوچا کہ ابھی رکوع کرے گا مگر اس نے تہائی بھی پڑھ ڈالی پھر آدھا ختم کر دیا وہ قرآن پڑھتا رہا حتی کہ تمام قرآن کریم کو اس نے ایک رکعت میں ختم کر دیا۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ امام ابو حنیفہ ہی تھے (رحمہ اللہ)۔

اور عشاء کی نماز کے بعد ایک رات آپ نے یہ آیت دہرانا شروع کی حتی کہ صبح ہو گئی فمنّ اللہ علیناو وقانا عذاب السموم. (پس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور جہنم کے عذاب سے بچایا)۔

حضرت قاسم بن معن فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ساری رات اس آیت کو دہراتے رہے اور روتے اور گڑگڑاتے رہے بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامرّ. (بلکہ قیامت ان کا مقام وعدہ ہے اور قیامت بڑی دہشت ناک اور کڑوی ہے)۔

حضرت یزید بن کمیت بڑے اونچے درجہ کے اولیاء میں سے تھے آپ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے تھے۔ ہمارے ساتھ علی بن حسین مؤذن نے ایک رات عشاء میں اذا زلزلت کی تلاوت کی امام ابو حنیفہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے آپ اسی حالت میں صبح تک یہ کہتے ہوئے کھڑے رہے۔

یامن یجزی بمثقال ذرة خیر خیرا ویامن یجزی بمثقال ذرة شر شرا اجر النعمان عبدك من النار وما یقرب منها من السوء وا دخله فی سعة رحمتك.

(اے وہ ذات جو ایک ذرۂ خیر کی مقدار پر خیر عطا کرنے والی ہے اور اے وہ ذات جو ذرۂ شر کی مقدار پر سزا دینے والی ہے اپنے بندے نعمان کو جہنم سے پناہ عطاء فرما اور برائی کے عمل سے بھی جو جہنم کے قریب کر دے اور اس کو اپنی رحمت کی وسعت میں داخل فرما)۔ ۳۲۵ ؎

---

۳۲۵ ؎ تاریخ بغداد (۳/ ۱۵۳ تا ۱۵۷)، فضائل تهجد (ص: ۸٦)

قیام
سیدنا ہارون الرشیدؒ
امیر المؤمنین، الفاتح، البکاء

آپ ایک سال جہاد میں گذارتے تھے اور ایک سال حج کا سفر کرتے تھے۔ جب آپ حج کے لئے روانہ ہوتے تھے تو آپ کے ساتھ فقہاء اور ان کی اولاد میں سے سو آدمی حج کیلئے چلتے تھے اور جب آپ حج کیلئے نہیں جاتے تھے تو اپنے خرچے اور لباس پر تین سو حضرات کو حج کراتے تھے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ روزانہ مرتے دم تک سو رکعت نفل پڑھتے رہے ہاں اگر کوئی بیماری لاحق ہوتی (تو چھوٹ بھی جاتی تھی)۔

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض فرماتے ہیں ہارون الرشید کی موت سے زیادہ کسی کی موت بھاری نہیں ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری عمر سے اسکی عمر میں اضافہ کر دیں۔ علماء وقت نے فرمایا جب ہارون الرشید فوت ہوئے اور فتنے، حوادث اور اختلافات ظاہر ہوئے اور خلق قرآن کا فتنہ نمودار ہوا اس وقت ہمیں حضرت فضیل بن عیاض کے خوف کی وجہ معلوم ہوئی ۳۲۶۔

تاریخ اسلام کے عظیم واعظ حضرت منصور بن عمار فرماتے ہیں میں نے ذکر و تذکیر کے وقت تین حضرات کے علاوہ کسی کو خوب آنسو بہانے والا نہیں دیکھا (۱) فضیل بن عیاض (۲) ابو عبد الرحمٰن الزاہد (۳) ہارون الرشید ۳۲۷۔

۳۲۶۔ البداية والنهاية ۱۰/۲۱۳-۲۲۳۔

۳۲۷۔ تاريخ بغداد (۱۴/۸)۔

قیام
ابو جعفر المنصور
الخلیفة العباسی رحمه اللّٰه

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اطراف حکومت سے آنے والے خطوط کو ملاحظہ کرتے پھر ان کے پاس کوئی ایسا شخص بیٹھتا جو (ان کی تھکاوٹ دور کرنے کیلئے اور بشاشت طبع کیلئے) تہائی رات تک باتیں کرتا پھر ابو جعفر المنصور اپنے اہل خانہ کی طرف چلے جاتے اور دوسری تہائی تک اپنے بستر پر آرام کرتے پھر اپنے وضو اور نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی پھر لوگوں کے ساتھ (صبح کی نماز پڑھنے کیلئے) چلے جاتے۔

قیام
امام مالک بن انس
امام دار الهجرة رحمه اللّٰه

امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے حضرت امام مالک کی طرح کا کوئی عظیم المرتبہ آدمی نہیں دیکھا جسکی نماز اور روزہ اتنا کثرت سے ہو ہاں اگر کوئی میری نظر سے پوشیدہ ہو تو اور بات ہے۔ ۳۲۸ ؎

علامہ ذہبی فرماتے ہیں آپ کی علم میں امامت اور اشاعت کثرت صوم وصلوۃ کی فضیلت سے زیادہ شرف رکھتی ہے اور یہ وہ فضیلت ہے خدا جسکو چاہتا ہے عطاء

۳۲۸۔ سیر اعلام النبلاء (۸/۸۷)، حلیة الاولیاء (۶/۸۳)۔

کرتا ہے۔ ۳۲۹ ۔

امام ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جب بھی رات کو سوتا ہوں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں ۳۳۰ ۔

قیام
امام ابن ابی ذئب رحمہ اللہ
الفقیہ، المتعبد، الصوام

علامہ واقدی فرماتے ہیں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار تھے لوگ ان کو قدری کہتے تھے حالانکہ وہ قدری (منکر تقدیر) نہ تھے۔ آپ ساری رات نماز اور عبادت میں گذارتے تھے اگر ان سے یہ کہا جاتا کہ کل قیامت قائم ہوگی تو ان کی عبادت کی مشقت میں کوئی اضافہ نہ ہو سکتا تھا۔ آپ ایک دن کا روزہ رکھتے تھے ایکدن کا چھوڑ دیتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ پرہیزگار اور حق میں امام مالک سے بھی زیادہ مضبوط تھے۔ آپ خلیفہ ابو جعفر المنصور کے پاس گئے کوئی خوف نہ کھایا بلکہ حق کی تنبیہ کی اور فرمایا تیرے دروازے سے ظلم پھوٹ رہا ہے اور ابو جعفر ابو جعفر ہے (اللہ کے سامنے اسکی کوئی حیثیت نہ ہوگی کمزور اور ذلیل ہو گے قیامت میں مؤاخذہ کے وقت اپنے آپکو چھڑا نہ سکو گے)۔

ایک مرتبہ خلیفہ مہدی مسجد نبوی میں داخل ہوا ہر شخص اس کے اکرام میں کھڑا ہو گیا مگر ابن ابی ذئب کھڑے نہ ہوئے ان سے کہا گیا کھڑے ہو جاؤ یہ

---

۳۲۹ ۔ سیر اعلام النبلاء (ج ۸ ص: ۸۷)

۳۳۰ ۔ حلیۃ الاولیاء (۶/ ۳۱۷)۔

امیر المؤمنین ہیں آپ نے فرمایا انما یقوم الناس لرب العالمین (رب العالمین کے سامنے ہی لوگوں کا کھڑے ہونے کا حق بنتا ہے) تو مہدی نے کہا ان کو چھوڑ دو میرے تو سر کے تمام بال (خوف کے مارے) کھڑے ہو گئے ہیں۔

قیام
امام محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ
امام فقہ حنفی، تلمیذ امام ابو حنیفہؒ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس دس سال تک طلب علم کرتے رہے اور ان سے ایک بختی مذکر اونٹ کے برابر علم لکھا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے محمد ابن الحسن رحمہ اللہ کے پاس نہ پڑھا ہوتا تو آج میں عام لوگوں جیسا ہوتا۔
ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے امام محمد کے ساتھ ایک رات ایک کمرہ میں گذارنے کا موقعہ ملا۔ میں نے وضو کا پانی بھر کے رکھ دیا اور جائے نماز بچھا دی تاکہ آپ کو تہجد کیلئے کوئی دقت نہ ہو، جب تہجد کا وقت ہوا میں اٹھ کھڑا ہوا اور نماز تہجد ادا کرتا رہا مگر امام محمد نہ اٹھے نہ تہجد پڑھی، اس سے بھی عجیب واقعہ یہ دیکھا کہ جب صبح کی اذان ہوئی اس وقت اٹھ کر مسجد میں چلے گئے اور بغیر وضو کئے نماز فجر ادا کی۔ مجھ سے نہ رہا گیا میں نے پوچھ ہی لیا کہ آپ جیسے جلیل القدر کیلئے تو نماز تہجد کی بڑی اہمیت ہے مگر پانی کا لوٹا بھی ویسا ہی رکھا ہے اور آپ تہجد کیلئے بھی نہیں اٹھے اور حیرت یہ کہ صبح کی نماز کیلئے وضو بھی نہ کیا، امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا "اے شافعی! مجھے معلوم ہے جب تم نے اٹھ کر نماز تہجد ادا کی تھی سویا میں بھی نہیں تھا۔ تم نے یہ نماز اپنی ذات کیلئے پڑھی تھی جب کہ میں امت کی فکر میں جاگتا رہا میں نے اس رات میں جاگ کر قرآن و حدیث سے پانچ ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، اور عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے، امام شافعی

رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت یہ کام دن کے وقت بھی تو کیا جا سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا لوگ اپنے کاموں سے تھکے ہارے اس اطمینان سے رات کو سو جاتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ در پیش ہوا تو جا کر محمد سے پوچھ لیں گے، اگر محمد بھی سو جائے تو کل ان کو مسئلہ کون بتائے گا۔ ۳۳۱

یہ ہے حضرت امام الائمہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے درجہ کے شاگرد رشید امام فقہ حنفی کی رات کی عبادت کا احوال جو نماز تہجد سے لاکھوں گنا افضل ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کے اسی طرز عمل کو بعد میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عمل میں لائے چنانچہ آپ امام احمد بن حنبل کی عبادت میں پڑھیں گے کہ امام احمد نے کئی رکعات میں رات میں قرآن کریم کا ختم کیا، اور امام یحییٰ بن معین نے رات بھر میں دو سو کذاب سے احادیث رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا اور امام شافعی علیہ الرحمۃ نے رات بھر میں مسلمانوں کیلئے دو سو مسائل کا استنباط کیا تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب مناقب الامام احمد بن حنبلؒ (ص: ۲۸۷)

قیام
امام سفیان ثوری رحمہ اللہ

آپ فرماتے ہیں جب رات آتی ہے میں خوش ہوتا ہوں اور جب دن آتا ہے تو غمگین ہو جاتا ہوں ۳۳۲

حضرت ابو خالد احمر فرماتے ہیں حضرت سفیان ثوری نے ایک رات سیر ہو کر کھا لیا پھر فرمایا جب گدھے کے گھاس میں اضافہ کر دیا جاتا ہے تو اس کی محنت

۳۳۱۔ علمائے احناف کے حیرت انگیز واقعات (مولانا عبد القیوم حقانی)

۳۳۲۔ صفة الصفوة (۲/ ۱۷٤، ۱۷۵)، تذکرة الحفاظ (۱/ ۱۹۰-۱۹۲)، سیر اعلام النبلاء (۷/ ۱٤۱).

میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے پھر آپ ساری رات نماز میں کھڑے رہے حتی کہ صبح ہو گئی ۳۳۳۔

حضرت سفیان ثوری صبح کے وقت اپنے پاؤں دیوار کی طرف اور سر زمین کی طرف سیدھا کر دیتے تھے تاکہ کھڑے ہو کر رات کی عبادت کرنے کی وجہ سے (جو خون کی گردش میں تبدیلی آئی تھی) اس کا دوران صحیح ہو جائے۔ حضرت سفیان ثوری کی پنڈلیاں نماز میں تشہد میں بیٹھنے کی وجہ سے جنگلی گدھے کے چمڑے کی طرح ہو گئی تھیں ۳۳۴۔

محمد بن یوسف فرماتے ہیں حضرت سفیان ثوری رات کے وقت ہمیں اٹھاتے اور فرماتے تھے اے جوانو کھڑے ہو جاؤ جب تک جوان ہو نماز پڑھتے رہو ۳۳۵۔

اور ایک روایت میں یوں ہے اگر آج نماز نہیں پڑھو گے تو کب پڑھو گے۔

آپ رات کے وقت گھر سے نکل کر گھومتے تھے اور اپنی آنکھوں پر پانی چھڑکتے تھے تاکہ نیند کا اثر زائل ہو جائے۔

بعض صالحین سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا کہا اے ابو عبد اللہ کیا حال ہے۔ انہوں نے منہ پھیر کر کہا کہ یہ زمانہ کنیت سے یاد کرنے کا نہیں ہے۔ میں نے کہا تمہارا کیا حال ہے اے سفیان تو انہوں نے چند شعر پڑھے۔ شعر

نظرت الی ربی عیاناً فقال لی
هنیا رضائی عنك یا ابن سعید

لقد كنت قواماً اذا اظلم الدجا
بعبرات شائق وقلب عهید

۳۳۳۔ مقدمة الجرح والتعدیل (۱/۸۵، ۸۶)
۳۳۴۔ الجرح والتعدیل (۱/۹۵).
۳۳۵۔ حلیة الاولیاء (۷/۵۹).

فدونك فاختر ای قصرا ردته
وزرنی فانی عنك غیر بعید

(ترجمہ): میں نے حق تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا فرمایا اے ابن سعید تمہیں میری رضامندی مبارک ہو۔ جب تاریکی پھیلتی تھی تو تم قیام لیل کرتے تھے اور تمہارے دل میں ہماری محبت تھی اور آنکھوں میں آنسو بھرے ہوتے تھے۔ تمہیں اجازت ہے جو قصر جنت چاہو اس پر قبضہ کرلو اور میری زیارت کرتے رہو کہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ ۳۳۶۔

قیام
امام مسعر بن کدام رحمہ اللہ

آپ کے صاحبزادے محمد فرماتے ہیں میرے والد جب تک آدھا قرآن کریم تلاوت نہ کرلیتے نہیں سوتے تھے جب آپ اپنے ورد سے فارغ ہوتے تو اپنی کملی کو اوڑھ کر تھوڑی دیر کیلئے سو جاتے پھر ایسے شخص کی طرح فوراً کھڑے ہو جاتے جو اپنی گم شدہ چیز کی تلاش میں ہو آپ کے لئے یہ (گمشدہ چیز) مسواک اور طہارت تھی۔ پھر آپ محراب (جائے نماز) کی طرف متوجہ ہو جاتے اور طلوع فجر تک اسی حالت میں رہتے۔ آپ اپنی عبادت کے اخفاء کی ازحد کوشش کرتے تھے۔ ۳۳۷۔

۳۳۶۔ روض الریاحین من حکایات الصالحین
۳۳۷۔ حلیۃ الاولیاء ۷/ ۲۱۶

قیام
محدث سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ

آپ فرمایا کرتے تھے اگر میرا دن کسی بیوقوف کے دن کی طرح ہو اور میری رات جاہل کی رات کی طرح ہو تو جو علم میں نے (اکابر سے) لکھا ہے اس کا کیا کروں گا۔ ۳۳۸؎

قیام
حضرت علیؒ و حضرت حسنؒ
ابنا صالح بن حیی رحمہ اللہ

حضرت وکیع بن جراح فرماتے ہیں صالح بن حیی کے دونوں صاحبزادے علی اور حسن اور ان کی والدہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ علی رات کے ایک تہائی میں عبادت کر کے سو جاتے تھے تو حسن رات کی دوسری تہائی میں عبادت کیلئے کھڑے ہو جاتے پھر وہ سو جاتے تو ان کی والدہ باقی تہائی میں عبادت کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ جب ان حضرات کی والدہ وفات پا گئیں تو انہوں نے رات کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا۔ یہ دونوں حضرات رات کو (نصف نصف کر کے) عبادت کرتے تھے۔ پھر علی بھی فوت ہو گئے تو حسن ساری رات عبادت میں مصروف رہنے لگے۔ چنانچہ حضرت حسن کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ آپ حیۃ الوادی ہیں۔ یعنی آپ ساری رات نہیں سوتے۔

آپ فرمایا کرتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے حیا کرتا ہوں اس بات سے کہ میں بتکلف نیند کروں حتی کہ نیند مجھ پر غالب نہ آجائے۔ اور جب میں سو کر جاگوں پھر

۳۳۸۔ حلیۃ الاولیاء ۷ /۲۷۱۔

سونے لگوں تو اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو نیند نصیب نہ کرے۔
سیدنا ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حسن بن صالح سے زیادہ کسی شخص کو نہیں دیکھا جس کے چہرہ مبارک سے خوف خداوندی اور خشوع زیادہ نمایاں ہو۔ آپ ساری رات عبادت میں جاگتے رہے جب "**عم یتساء لون**" کی تلاوت کی تو آپ پر غشی طاری ہو گئی آپ اس سورت کو ختم نہ کر سکے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔ ۳۳۹

قیام
امام داود طائی رحمہ اللہ
الفقیہ الواعی، البصیر الراعی، العابد الطاوی

آپ ارشاد فرماتے تھے مصروف رہنے کیلئے اللہ کی عبادت ہی کافی ہے ۳۴۰
قبیلہ طائیہ کی ایک خاتون ام سعید ابن علقمہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے اور حضرت داود کے درمیان ایک چھوٹی دیوار تھی جس سے میں رات کے اکثر اوقات میں آپ کی ایسی غمگین آواز سنتی تھی جس کا تسلسل نہیں ٹوٹتا تھا اور بسا اوقات آپ سحری کے وقت قرآن کریم کا کچھ حصہ ترنم کے ساتھ تلاوت کرتے تھے میرا خیال ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام نعمتیں اس وقت آپ کے ترنم میں جمع ہو گئی ہیں۔
آپ رات کو چراغ نہیں جلاتے تھے۔ ۳۴۱
آپ نے ارشاد فرمایا میں نے کسی پر کسی چیز کا رشک نہیں کیا سوائے اس آدمی کے جو رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہو۔ کیونکہ میں بھی پسند کرتا ہوں کہ رات کو مجھے بھی کچھ وقت عبادت کا نصیب ہو جائے۔ رات کو عبادت کرتے کرتے نیند

۳۳۹۔ حلیۃ الاولیاء ۷/ ۳۲۸۔
۳۴۰۔ حلیۃ الاولیاء ۷/ ۳۴۲۔
۳۴۱۔ حلیۃ الاولیاء ۷/ ۳۵۶، سیر اعلام النبلاء ۷/ ۴۲۴۔

کے غلبے سے جب آنکھیں بند ہونے لگتیں تو آپ بیٹھ کر حبوہ باندھ لیتے تھے (حبوہ وہ کپڑا ہے جس سے بیٹھنے کے وقت پیٹھ اور ٹانگوں کو باندھ کر سہارا لیا جاتا ہے)۔

ابو عبدالرحمٰن المذکر آپ کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ آپ ساری رات نماز پڑھنے میں گذار دیتے تھے پھر کچھ دیر قبلہ رو ہو کر بیٹھتے اور یہ فرماتے:

یا سواد لیلة لا تضیء، ویا بعد سفر لاینقضی، ویاخلوتك بی تقول داود ألم تستح ۳۴۲۔

حضرت امام ابن المبارک فرماتے ہیں حضرت داود طائی جب قرآن کریم پڑھتے تھے (ایسے محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے جواب سن رہے ہوں ۳۴۳۔

حضرت محارب بن دثار فرماتے ہیں اگر حضرت داود طائی سابقہ امتوں میں ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی خبر دیتے (قرآن کریم میں) خبر دیتے ۳۴۴۔

حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں اگر حضرت داود طائی صحابہ کرام کے زمانے میں ہوتے تو ان میں نمایاں مقام کے حامل ہوتے ۳۴۵۔

قیام
سیدنا ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ

حضرت مخلد بن الحسین بیان کرتے ہیں میں جب رات کے وقت بیدار ہوا حضرت ابراہیم بن ادہم کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے پایا میں یہ دیکھ کر اپنے بارے میں مغموم ہوا اور خود کو تعزیت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتا:

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

۳۴۲۔ تاریخ بغداد ۸ / ۳۵۳۔

۳۴۳۔ اخبار ابی حنیفه واصحابه (ص: ۱۱۵)۔

۳۴۴۔ اخبار ابی حنیفه واصحابه (ص: ۱۱۳)۔

۳۴۵۔ اخبار ابی حنیفه (ص: ۱۱۳)۔

(یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطاء کرتا ہے)۳۴۶۔
حضرت ابراہیم ابن ادہم فرمایا کرتے تھے اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں کوئی پرواہ نہ کرتا اگرچہ میں شہد کی مکھی کیوں نہ ہوتا۔ (روزہ کی حالت میں) گرمیوں میں پیاسا رہنا اور سردیوں کی رات کا طویل ہونا اور اللہ عزوجل کی کتاب کی تلاوت کے ساتھ تہجد ادا کرنا۳۴۷۔
آپ فرمایا کرتے تھے اگر میں رات کو سوتا رہوں دن کو بے فکر رہوں اور گناہوں میں مصروف رہوں تو وہ ذات کیسے راضی ہوگی جو تیری ضروریات کو مہیا کر رہی ہے۳۴۸۔
ابراہیم بن بشار فرماتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادہم سے سنا آپ بطور تمثیل یہ شعر پڑھ رہے تھے جبکہ رات کا آدھا حصہ گذر چکا تھا ایسی دردناک آواز کے ساتھ جو دلوں کو تڑپا رہی تھی:

ومتى انت صغيرا وكثيرا اخوعلل
فمتى ينقضى الردى ومتى ويحك العمل

(ترجمہ): تو کب تک بچپنے میں رہے گا اور زیادہ گناہوں میں مصروف رہے گا اور بہانہ جوئی کرے گا کہ بے کار خواہشات کب ختم ہوں گی تجھ پر افسوس تو کب عمل صالح کرے گا۔
اس کے بعد آپ فرماتے "اے نفس! خود کو اللہ کے معاملہ میں مغرور ہونے سے بچانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
فلا تغرنكم الحياة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور ۳۴۹۔ (الفاطر ۵)
(ترجمہ): تو ایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکہ میں ڈالے رکھے اور ایسا نہ

۳۴۶۔ رهبان الليل
۳۴۷۔ حلية الاولياء (۸ ۲۳)
۳۴۸۔ حلية الاولياء (۸ ۱۱)
۳۴۹۔ حلية الاولياء (۸ ...)

ہو کہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈال دے۔
آپ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے کہ اگر دنیا کے بادشاہوں اور شہزادوں کو علم ہو جائے کہ ہم کتنے سرور اور نعمتوں میں ہیں تو وہ ہم سے یہ نعمتیں چھیننے کیلئے ہم پر تلواریں لیکر چڑھ آئیں ۳۵۰۔
ابر ہیم بن ادہم رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں دن کو کھیتی کاٹتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے، نہ دن میں آرام فرماتے نہ رات کو ۳۵۱۔
ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے ایک رات بیت المقدس میں صخرہ سے آواز سنی کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے "تہجد پڑھنے میں سستی نہ کر"، تہجد کی نماز دوزخ کی لپٹ کو بجھاتی ہے، پل صراط پر ثابت قدم رکھتی ہے۔ اسکے بعد آپ نے کبھی بھی وفات تک قیام لیل کو ترک نہیں فرمایا ۳۵۲۔

قیام
حضرت عثمان بن ابی دہرش رحمہ اللہ

امام عبداللہ بن المبارک ان کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ فجر کو طلوع ہوتا دیکھتے تو غمگین ہوتے (کہ رات کا لذت مناجات کا وقت چلا گیا) اور فرماتے کہ اب میں لوگوں کے ساتھ اٹھوں بیٹھوں گا معلوم نہیں میں اپنے آپ پر کیا ستم ڈھاتا ہوں۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ میں جب بھی کوئی نماز ادا کرتا ہوں اس میں کی گئی تقصیرات کی اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگتا ہوں ۳۵۳۔

۳۵۰۔ روض الرياحين من حكايات الصالحين امام يافعي۔
۳۵۱۔ اقامة الحجة
۳۵۲۔ احياء العلوم
۳۵۳۔ الزهد لابن حنبل)ص: ۳۵۶)۔

قیام
سیدنا فضیل بن عیاض رحمہ اللہ
"الناقل من المهالك والسباخ الى الغصوص والرياض"

امیر المؤمنین فی زمانہ حضرت امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ شاگردِ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ جب حضرت فضیل بن عیاض سے ملاقات کرتے تھے تو ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے ۳۵۴۔

توبہ سے پہلے آپ بہت بڑے ڈاکو تھے اور ایک لونڈی پر عاشق بھی تھے ایک رات وہ اس کی دیوار پھلانگ رہے تھے کہ کسی تلاوت کرنے والے سے یہ آیت پڑھتے ہوئے سنی :

الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله. (الحديد/١٦)

(ترجمہ) : کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت کے سامنے جھک جائیں۔

آپ نے کہا کیوں نہیں وہ وقت آگیا ہے اور اسی وقت توبہ کر ڈالی پھر عبادت کا پہاڑ بن گئے ۳۵۵۔

حضرت اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل سے زیادہ اپنے نفس کے بارے میں خائف اور لوگوں سے اللہ کے بارہ میں زیادہ پُر امید نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آپ کا انتقال ہوا تو غم بھڑک اٹھا۔

۳۵۴۔ البداية والنهاية (جلد: ۱۰)

۳۵۵۔ تذكرة الحفاظ للذهبي.

ہارون الرشید فرماتے ہیں میں نے حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے زیادہ بارعب اور حضرت فضیل رحمہ اللہ سے زیادہ پرہیزگار نہیں دیکھا۔

سید سادات المتهجدين حضرت فضیل جب وعظ فرماتے تو امام ابن المبارک آپ کی پیشانی مبارک کا بوسہ دیتے اور فرماتے "يا معلم الخير من يحسن هذا غيرك" (اے خیر کا سبق دینے والے آپ کے سوا ایسی بہترین نصیحت کون کر سکتا ہے)۔

حضرت فضیل فرماتے ہیں جب تورات کی نماز اور دن کے روزوں پر قادر نہ ہو تو سمجھ لے کہ تو محروم و قیدی ہے، تیرے گناہوں نے تجھ کو قید کیا ہے (صفة الصفوة)

آپ فرماتے ہیں کہ میں رات کا استقبال کرتا ہوں تو اس کا طول مجھے خوفزدہ بنا دیتا ہے۔ قرآن کی تلاوت شروع کرتا ہوں حتی کہ صبح ہو جاتی ہے اور میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔۳۵۶۔

حضرت فضیل بن عیاض کے لئے مسجد میں ایک چٹائی بچھائی جاتی۔ آپ رات کے اول حصہ میں نماز پڑھتے پھر جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس بوریئے پر کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے۔ پھر غلبہ ہوتا تو لیٹ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور صبح تک یہی عمل فرماتے۔۳۵۷۔

ہارون الرشید کی ملاقات - عجیب حکایت ۳۵۸۔

حضرت فضیل بن ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید رحمہ اللہ حج کیلئے (مکہ) آئے تو میرے پاس بھی تشریف لائے میں جلدی میں حاضر ہوا اور عرض کیا اگر آپ میری طرف پیغام ہی بھیج دیتے تو حاضر ہو جاتا۔ فرمایا تو تباہ ہو جائے میرے دل میں کھٹکا ہے کوئی ایسا شخص بتلاؤ جس سے میں اس کو حل کرا

۳۵۶۔ احياء العلوم، كتاب التهجد.

۳۵۷۔ صفة الصفوة (۱۳۵/۲).

۳۵۸۔ حلية الاولياء (۱۰۵/۸-۱۰۷)

سکوں ؟ میں نے عرض کیا وہ امام محدث سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ ہیں۔ فرمایا ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا، انہوں نے پوچھا کون ہو ؟ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں تو وہ جلدی سے نکلے اور فرمایا اے امیر المؤمنین! اگر آپ میری طرف کوئی آدمی بھیج دیتے تو میں حاضر ہو جاتا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا اللہ آپ پر رحمت فرمائے ہم جس کام کے لئے حاضر ہوئے ہیں وہ پورا کر دیں (یعنی حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سنائیں) ؟ تو آپ نے کچھ انہیں احادیث سنائیں۔ امیر المؤمنین نے پوچھا کیا آپ پر کچھ قرض ہے ؟ فرمایا جی ہاں۔ تو انہوں نے حکم دیا کہ اے ابو عباس ان کا قرضہ ادا کر دو، جب ہم ان سے رخصت ہوئے تو امیر المؤمنین نے فرمایا آپ کے ان صاحب نے میری کچھ ضرورت پوری نہیں کی۔ کسی اور آدمی کو دیکھو جس سے میں اپنی ضرورت حل کراؤں ؟ میں نے کہا یہاں محدث حضرت عبدالرزاق بن ہمام (تلمیذ امام ابو حنیفہ اور استاذ امام بخاری) بھی موجود ہیں فرمایا ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم ان کے پاس حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ جلدی سے نکلے اور پوچھا یہ کون ہیں ؟ میں نے کہا امیر المؤمنین سے ملیں تو فرمایا اے امیر المؤمنین اگر آپ نے میری طرف کوئی پیغام بھیج دیا ہوتا تو بھی میں حاضر ہو جاتا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا ہم جس لئے آئے ہیں ہمارا وہ کام کر دیں تو آپ نے کچھ دیر ان کو احادیث سنائیں۔ پھر امیر المؤمنین نے پوچھا کیا آپ پر کچھ قرضہ ہے ؟ فرمایا جی ہاں۔ فرمایا اے ابو عباس ان کا قرضہ ادا کر دو۔ جب ہم ان سے باہر نکلے تو امیر المؤمنین نے فرمایا آپ کے ان حضرت نے بھی ہماری ضرورت پوری نہیں کی، ہمارے لئے کوئی اور آدمی دیکھو ؟ تاکہ اس سے پوچھوں۔ میں نے کہا یہاں حضرت فضیل بن عیاض بھی ہیں۔ فرمایا ہمیں ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے تو آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے اور قرآن کریم کی ایک آیت کو بار بار دہرا رہے تھے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا دروازہ کھٹکھٹاؤ ؟ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہیں ؟ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین تشریف

لائے ہیں؟ فرمایا میرا امیر المؤمنین سے کیا کام۔ میں نے عرض کیا سبحان اللہ آپ پر (امیر المؤمنین کی) اطاعت فرض نہیں ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا "لیس للمؤمن ان یذل نفسه" مؤمن کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ چنانچہ آپ (بالاخانہ سے) اتر آئے دروازہ کھولا، پھر بالاخانہ کی طرف چڑھ گئے اور دیا بجھادیا پھر کمرے کے ایک کونے میں سمٹ کر بیٹھ گئے۔ ہم جب کمرے میں داخل ہوئے تو اپنے ہاتھوں سے (آپ کو) ڈھونڈنے لگے۔ ہارون رشید کا ہاتھ مجھ سے پہلے ان تک پہنچ گیا، تو حضرت فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کیا ہاتھ ہے کتنا ملائم ہے؟ اگر کل کو عذاب الٰہی سے بچ گیا تو۔ میں (فضیل بن ربیع) نے اپنے دل میں کہا کہ آپ آج رات ان سے پاکیزہ دل سے پاکیزہ گفتگو فرمائیں گے۔ ہارون الرشید نے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم جس کام کیلئے آئے اس کو پورا فرمائیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا جب حضرت عمر بن عبد العزیز کو خلافت سپرد کی گئی تو انہوں نے حضرت سالم بن عبد اللہ (ابن عمر بن الخطاب) کو، حضرت محمد بن کعب کو اور حضرت رجاء بن حیوہ رحمهم الله کو بلایا اور ان سے فرمایا میں اس امتحان میں مبتلا کیا گیا ہوں آپ حضرات مجھے مشورہ دیں انہوں نے خلافت کو بلا اور امتحان شمار کیا اور آپ نے اور آپ کے اعیان سلطنت نے اس کو نعمت سمجھ رکھا ہے۔ ان سے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر آپ اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو دنیا میں روزہ رکھ لیں اور موت کے وقت اس کو افطار کریں، اور ان سے حضرت محمد بن کعب نے فرمایا اگر آپ اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو مؤمنین میں سے بڑا آپ کے نزدیک باپ کے درجہ میں ہو اور درمیانہ بھائی کے درجہ میں اور چھوٹا اولاد کے درجہ میں پس اپنے باپ کا احترام کریں اور بھائی کی عزت کریں اور اولاد پر شفقت کریں۔ اور ان سے حضرت رجاء بن حَیْوَۃ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر آپ کل (قیامت میں) عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کیلئے وہ پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں پھر جب چاہیں آپ انتقال کر

جائیں، اور میں (فضیل بن عیاض) آپ سے کہتا ہوں کہ میں آپ کے بارہ میں اس دن کیلئے شدید خوف میں مبتلا ہوں جس دن قدم پھسل رہے ہوں گے کیا آپ کے ساتھ ایسے حضرات ہیں؟ کیا آپ کو ایسا مشورہ دینے والے ہیں؟ تو حضرت ہارون الرشید اتنا شدت سے روئے کہ ان پر غشی کا دورہ پڑ گیا۔ میں (فضل بن ربیع) نے عرض کیا آپ امیر المؤمنین سے نرمی کا برتاؤ فرمائیں؟ تو آپ نے فرمایا اے ابن ربیع تم اور تمہارے ساتھی ان کو ہلاک کر رہے ہیں اور میں ان سے نرمی برتوں؟ جب ہارون الرشید ہوش میں آئے تو عرض کیا اللہ آپ پر رحم کریں اور نصیحت فرمائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اے امیر المؤمنین! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کسی منصب دار نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے شکایت کی تو انہوں نے اس کی طرف لکھا: اے برادرم! میں تمہیں ابدی داخلہ کے ساتھ دوزخیوں کی طویل بیداری یاد دلاتا ہوں کہ اپنے آپ کو ایسی حالت سے محفوظ رکھو جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے دور کردے اور یہ بھی یاد دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی کی اخیر اور اختتام امید ورحمت پر ہو۔ جب اس حاکم نے خط ملاحظہ کیا تو دور دراز شہروں کے سفر طے کرتے ہوئے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس سے پوچھا تم کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کے خط نے میرے دل کو جھنجوڑ دیا ہے اب میں مرتے دم تک سربراہی کو قبول نہیں کروں گا تو ہارون الرشید یہ سن کر شدت سے روئے اور عرض کیا اللہ آپ پر رحم کریں اور نصیحت فرمائیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے امیر المؤمنین! آنحضرت ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (کسی جگہ کا) حاکم مقرر کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

ان الإمارة حسرة وندامة يوم القيامة، فإن استطعت أن لاتكون أميرا فافعل.

(یہ سربراہی قیامت کے دن حسرت اور ندامت ہوگی اگر

آپ میں ہمت ہو امیر نہ بننے کی تو یہ ہمت کر لو۔

تو ہارون الرشید خوب روئے اور عرض کیا اللہ آپ کر رحم فرمائیں مجھے اور نصیحت فرمائیں؟ تو آپ نے فرمایا اے حسین چہرے والے! آپ کی حیثیت یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل اس مخلوق کے بارے میں آپ سے حساب لیں گے اس لئے اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کہ آپ اس حالت میں صبح اور شام کریں کہ اپنی رعایا میں سے کسی کیلئے آپ کے دل میں کھوٹ ہو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من أصبح لهم غاشا لم يرح رائحة الجنة.

(جس شخص نے ان کیلئے کھوٹ کی حالت میں صبح کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا)

تو ہارون الرشید رونے لگے اور پوچھا آپ پر کچھ قرضہ ہے؟ فرمایا ہاں میرے رب کا مجھ پر قرضہ ہے جس کا اس نے مجھ سے حساب نہیں لیا۔ اگر اس نے مجھ سے حساب لے لیا تو میرے لئے ہلاکت ہے اور اگر فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا تو بھی میرے لئے ہلاکت ہے اور اگر اس نے مجھے جواب نہ سمجھایا تو بھی میرے لئے ہلاکت ہے۔ ہارون الرشید نے عرض کیا میں نے بندوں کے قرضہ کے متعلق پوچھا ہے؟ فرمایا میرے پروردگار نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ مجھے تو یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے وعدہ (آخرت کی) تصدیق کروں اور اس کے حکم پر عمل کروں۔ اللہ جل وعز کا ارشاد ہے:

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون، ما اريد منهم من رزق وما اريد ان يطعمون، ان الله هوالرزاق ذوالقوة المتين. (الذاريات/٥٦، ٥٨،٥٧)

(ترجمہ): اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں میں ان سے (مخلوق کی)

رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست
کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق
پہنچانے والا، قوت والا نہایت قوت والا ہے۔

امیر المؤمنین نے عرض کیا یہ ایک ہزار دینار ہیں ان کو اپنے اہل وعیال پر خرچ کریں اور اپنی عبادت کو تقویت پہنچائیں، فرمایا سبحان اللہ! میں آپ کو نجات کا راستہ بتلاتا ہوں اور آپ مجھے اس کا یوں بدلہ چکا رہے ہیں اللہ آپ کو توفیق دے اور سلامت رکھے، پھر آپ خاموش ہو گئے ہم سے کوئی بات نہ کی۔ چنانچہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے، جب دروازہ پر پہنچے تو ہارون الرشید نے فرمایا اگر تم مجھے کسی آدمی کا بتلاؤ تو ایسے کا بتلایا کرو، یہ مسلمانوں کے سردار ہیں۔

آپ کی تلاوت حزن، طلب کے ساتھ نرم اور رک رک کر ہوتی تھی گویا کہ آپ کسی انسان سے مخاطب ہیں، جب آپ کسی ایسی آیت سے گذرتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا آپ اس کو بار بار پڑھتے اور جنت کا سوال کرتے اور آپ کی رات کی نماز اکثر بیٹھ کر ہوتی تھی، آپ کیلئے آپ کی جائے نماز پر ایک چٹائی بچھائی گئی تھی، آپ رات کے شروع حصہ میں نماز ادا کرتے حتی کہ نیند غالب آجاتی تو اپنے آپ کو اسی چٹائی پر ڈال دیتے اور کچھ دیر کیلئے سو جاتے۔ پھر عبادت کیلئے چست ہو جاتے پھر جب نیند غالب ہوتی تو سو جاتے پھر عبادت کیلئے کھڑے ہو جاتے صبح تک آپ کی یہی حالت ہوتی تھی۔ ان کا طریقہ یہی تھا کہ جب آپ اونگھنے لگتے تو سو جاتے تھے ۳۵۹۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ حضرات انبیاء کرام اور اصفیاء اخیار جن کے دل پاکیزہ ہوتے تھے ان حضرات کی تین عادات تھیں، بردباری، انابت الی اللہ، اور رات کے وقت عبادت کا حصہ حاصل کرنا۔ ۳۶۰۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے حسین بن زیاد رحمہ اللہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا

۳۵۹۔ حلیۃ الاولیاء (۸/۸۶)۔

۳۶۰۔ حلیۃ الاولیاء (۸/۹۵)۔

اے حسین! اللہ تعالیٰ ہر رات اس آسمان کی طرف نازل ہوتے اور فرماتے ہیں :

"اس نے جھوٹ بولا جس نے میری محبت کا دعویٰ کیا جب رات آئی مجھ سے غافل ہو کر سو گیا، کیا ہر محب اپنے محبوب کے ساتھ خلوت کو پسند نہیں کرتا؟ میں اس وقت جب ان پر رات چھائی ہوئی ہے اپنے دوستوں کو دیکھ رہا ہوں، میں نے اپنی ذات کی تمثیل، ان کی آنکھوں کے سامنے کر دی ہے تم میرے ساتھ مشاہدہ کی طرز سے خطاب کرو، میری حضوری سے کلام کرو، کل میں اپنے دوستوں کی آنکھوں کو اپنی جنت میں ٹھنڈا کروں گا"

آپ فرماتے تھے "میں نے ایسے حضرات کو دیکھا ہے جو رات کی تاریکی میں زیادہ سونے سے اللہ سے حیا کرتے تھے، ان کا سونا صرف پہلو کی جانب میں تھا جب کچھ بیداری ہوتی تو کہتے یہ نیند تمہارے لئے نہیں ہے کھڑے ہو جاؤ اور آخرت سے اپنا حصہ وصول کرو" ۳۶۱۔

آپ فرماتے تھے میں ساری رات عبادت میں گذارتا ہوں جب فجر طلوع ہوتی ہے تو میرا دل کانپ اٹھتا ہے اور میں کہتا ہوں "دن اپنی آفات سمیت آگیا" ۳۶۲۔

۳۶۱۔ حلیۃ الاولیاء (۸/۱۰۱).

۳۶۲۔ تنبیہ المغترین ص: ۳۸.

قیام
امام عبداللہ بن المبارکؒ
المتزود من الوداد،
الیف القرآن والحج والجہاد

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت ابن المبارک رحمہ اللہ کو دیکھتے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ آپ قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ اور کھینچ کر پڑھتے تھے۔ آپ کجاوہ میں نیند نہیں کرتے تھے بلکہ نماز میں مصروف ہو جاتے تھے جبکہ لوگوں کو اس کا علم نہ ہوتا تھا۔

(نوٹ) : سواری میں بیٹھ کر نوافل ادا کئے جاسکتے ہیں۔ اس صورت میں قبلہ رو رہنا بھی ضروری نہیں بعض لوگ ٹرین میں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں اگر گرنے کا خطرہ نہ ہو تو کھڑے ہو کر فرض اور سنتیں ادا کرے، نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اور ہاں ریل میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر میں سال بھر میں صرف تین دن کیلئے عبادت میں اتنا محنت کروں جتنا کہ ابن المبارک کرتے ہیں تو میں اس پر قدرت نہ پاؤں۔

حضرت محمد بن اعین امام ابن المبارک کے سفر میں ساتھ رہتے تھے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم روم کے کسی غزوہ میں تھے آپ نے مجھے یہ دکھانے کیلئے سر رکھ دیا کہ میں سو رہا ہوں۔ میں نے بھی اپنا نیزہ ہاتھ میں تھاما اور اپنا سر نیزہ پر رکھ دیا گویا کہ میں بھی اسی طرح سے سو رہا ہوں۔ جب انہوں نے یقین کر لیا کہ میں سو گیا ہوں تو اٹھ کر نماز شروع کر دی آپ ساری رات طلوع فجر تک اسی حالت میں رہے جب صبح طلوع ہوئی تو مجھے جگایا انہوں نے یہی سمجھا ہوا تھا کہ میں سویا ہوا ہوں۔ انہوں نے پکارا اے محمد!

میں نے کہا میں سویا ہوا نہیں ہوں۔ جب آپ نے مجھ سے یہ سنا تو پورے غزوہ میں میرے ساتھ کھل کر بات نہیں فرمائی، وفات تک آپ کی یہی حالت رہی۔ میں نے آپ جیسا اعمال صالحہ کو چھپانے والا کوئی شخص نہیں دیکھا ۳۶۳۔

قیام
حضرت عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ

آپ کیلئے جب بستر بچھایا جاتا تھا تو آپ اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرماتے:

"ما ألينك ولكن فراش الجنة ألين منك"

تو کتنا ملائم ہے لیکن جنت کا بستر تجھ سے بھی زیادہ ملائم ہے۔

پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ۳۶۴۔

قیام
محمد بن النضر الحارثی رحمہ اللہ

آپ اپنے زمانہ کے بڑے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

آپ فرماتے تھے میں ناپسند کرتا ہوں کہ اپنی آنکھوں کیلئے دنیا میں ان کی نیند کی طلب پوری کروں۔ ۳۶۵۔

آپ سے کہا گیا آپ کو تنہائی کی وجہ سے طبیعت میں انقباض اور وحشت نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا میں کیسے وحشت زدہ ہو سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

۳۶۳۔ الجرح والتعديل (۱/ ۲٦٦، ۲٦۷).

۳۶۴ تنبيه المغترين (ص: ۳٤)، المتجر الرابح ص: ۱۰۱.

۳۶۵۔ حلية الاولياء (۸/ ۲۱۹)

"انا جلیس من ذکرنی" میں اس شخص کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرتا ہے۔

قیام
حضرت یوسف بن اسباطؒ

آپ کا ارشاد ہے مجھے حیرت ہے جو آنکھ خوف الٰہی رکھتی ہے وہ کیسے سو جاتی ہے۔ ۳۶۶۔

قیام
حضرت ابو معاویہ الاسودؒ

آپ رات کے درمیانے حصے میں یہ مناجات کرتے تھے جس شخص کی زیادہ فکر دنیا کے بارے میں رہی کل قبر میں اس کا غم طویل ہو جائے گا اور جو گرفت خداوندی سے ڈر گیا اس کو دنیا میں وہ کچھ ملے گا جو وہ چاہے گا۔ اے مسکین اگر تو اپنی ذات کیلئے کچھ (بھلائی) چاہتا ہے تو رات کو ہرگز نہ سونا الا قلیل۔ پھر آپ بہت روتے تھے اور فرماتے تھے ہائے وہ دن جس میں میرا رنگ بدل جائے گا، میری زبان لڑکھڑا جائے گی اور میری آخرت کی تیاری کم پڑ جائے گی ۳۶۷۔

۳۶۶۔ حلیۃ الاولیاء (۸/ ۲۳۸)، مختصر قیام اللیل (ص: ۱۸)۔
۳۶۷۔ حلیۃ الاولیاء (۸/ ۲۷۲، ۲۷۳)۔

قیام
حضرت علی بن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا میں نے ایک رات علی کو جھانک کر دیکھا جبکہ وہ گھر کے صحن میں تھے اور یہ کہہ رہے تھے "النار ومتی الخلاص من النار" دوزخ بڑی خطرناک ہے ہائے دوزخ سے خلاصی کب ہو گی؟ اور مجھ سے پوچھا اے ابا جان آپ اس ذات سے دعا فرمائیں جس نے مجھے آپ کیلئے دنیا میں ہبہ کیا وہ مجھے آخرت میں بھی آپ کیلئے ہبہ کر دے پھر پوچھا شکستہ دل ہمیشہ غمگین کیوں رہتا ہے پھر حضرت فضیل رو پڑے اور فرمایا (میرا بیٹا) غم اور اور رونے میں میری مدد کرتا تھا۔ اے میرے ثمرۂ دل جو کچھ اللہ تعالیٰ تیرے متعلق جانتا ہے اس کی قدر دانی کرے ۳۶۸۔

(نوٹ): حضرت فضیل بن عیاض نے یہ واقعہ اپنے لخت جگر حضرت علی کی وفات کے بعد ذکر فرمایا۔

حضرت علی بن الفضیل اتنا نماز پڑھتے تھے کہ لڑکھڑاتے ہوئے اپنے بستر پر پہنچتے تھے پھر اپنے والد کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرتے "یا ابت سبقنی المتعبدون" اے ابا جان عبادت گزار حضرات مجھ سے سبقت لے گئے ۳۶۹۔ سیدنا ابو سلیمان دارانی فرماتے ہیں کہ شدت خوف کے سبب حضرت علی بن فضیل سورۃ القارعۃ نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ یہ انکے سامنے پڑھی جاسکتی تھی۔

۳۶۸۔ سیر اعلام النبلاء (۸/۳۹۲) بحوالہ حلیۃ الاولیاء (۸/۲۹۹)، فضائل تہجد (ص: ۹۲)۔

۳۶۹۔ حلیۃ الاولیاء (۸/۲۹۸)

قیام
حضرت بشر الحافی
ابو نصر ابن الحارث رحمہ اللہ

ایک مرتبہ آپ سے عرض کیا گیا آپ رات میں کچھ حصہ آرام کیوں نہیں کر لیتے ؟ آپ نے ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنا عبادت کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے اور ان سے خون ٹپکنے لگتا تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے تھے۔ پس میں کس طرح سے سو سکتا ہوں جبکہ مجھے یہ علم بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا کوئی ایک گناہ بھی بخشا ہو گا۔ ۳۷۰

آپ رات کو نہیں سوتے تھے فرماتے تھے مجھے اس سے خوف آتا ہے کہ موت کا حکم آجائے اور میں سویا ہوا ہوں۔

استاذ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بشر حافی لوگوں پر سے گذرے وہ لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ شخص رات کو تمام رات بیدار رہتا ہے اور تین دن میں ایک مرتبہ افطار کرتا ہے۔ یہ سن کر رونے لگے اور کہنے لگے کہ مجھے یاد نہیں کہ میں کبھی ساری رات جاگا ہوں اور جب کبھی روزہ رکھتا ہوں اسی دن کی شام کو افطار کر لیتا ہوں۔ لیکن حق تعالیٰ بندہ کی عبادت سے زیادہ اپنی مہربانی لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اسی مضمون میں امام یافعی ابو عبد اللہ صاحب روض الریاحین کے شعر ہیں۔

فسبحان من ابدی جمیل جماله علی
عبده لطفا وجود جواده

---

۳۷۰ - سیر اعلام النبلاء (۸ / ۴۴۲، ۴۴۶).

واخف المساوی والعیوب تکرما
وحلما تعالی ساتر العباد

(ترجمہ): پاک ہے وہ ذات جو اپنے عمدہ جمال کو ظاہر کرتا ہے اپنے بندہ پر مہربانی سے۔ وہ کریم کی بخشش ہے۔ اور اپنے بندہ کے عیوب اور گناہ اپنے کرم سے پوشیدہ رکھتا ہے اور وہ بہت ہی بڑا حلیم، بردبار بندوں کے گناہوں کا پردہ پوش ہے۔ ۱۷۳ -

قیام
امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ

(نوٹ): آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے استاد تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر تم حضرت وکیع کو دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ ان جیسا تم نے کوئی نہیں دیکھا۔ قاضی القضاۃ یحیٰی بن اکثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت وکیع کے ساتھ سفر اور حضر میں رہا آپ مسلسل روزے رکھتے تھے اور ہر رات قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔

امام جرح و تعدیل حضرت یحیٰی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت وکیع سے کوئی شخص افضل نہیں دیکھا آپ قبلہ رو ہو کر بیٹھتے اور حدیث یاد کرتے رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

آپ کے بارے میں آپ کے وہ شاگردان رشید جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے بیان کرتے ہیں حضرت وکیع اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ تہائی قرآن کریم کی تلاوت نہ کر لیتے پھر رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے اور

---

۱۷۳ - روض الریاحین

مفصل تلاوت کرتے تھے پھر بیٹھ کر استغفار کرتے رہتے حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی اور آپ دو رکعات (فجر کی سنتیں) ادا کرتے۔

آپ کے صاحبزادے ابراہیم فرماتے ہیں میرے والد رات کو نماز پڑھتے تھے حتی کہ ہمارے گھر میں کوئی نفر بھی باقی نہ رہتا مگر وہ بھی نماز میں ہوتا حتی کہ ہماری کالی کلوٹی لونڈی بھی (رات) نماز میں گذارتی۔

حضرت حسین بن ابو یزید فرماتے ہیں میں نے مکہ تک وکیع بن الجراح کے ساتھ سفر کیا نہ تو آپ کو ٹیک لگاتے ہوئے دیکھا اور نہ ہی آپ کو سواری میں سوتے ہوئے دیکھا۔ ۳۷۲۔

وکیع بن جراح ہر رات میں ایک قرآن پاک ختم فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے عبادان شہر میں قیام فرمایا تو چالیس ختم فرمائے اور چالیس ہزار درہم صدقہ فرمائے۔ ۳۷۳۔

قیام
حضرت شعبہ بن الحجاج
امیر المؤمنین فی الحدیث رحمہ اللہ

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ آپ کا ذکر "استاذنا شعبہ" جیسے الفاظ کے ساتھ فرماتے تھے۔ حضرت ابو بحر البکراوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبہ سے زیادہ عبادت گذار نہیں دیکھا آپ نے اتنی عبادت کی کہ ان کی ہڈیوں پر ان کی جلد خشک ہو گئی تھی، ان دونوں کے درمیان گوشت نہیں تھا۔

حضرت ابو قطن فرماتے ہیں میں نے جب بھی حضرت شعبہ کو رکوع کرتے دیکھا یہی سمجھا کہ آپ (اٹھنا) بھول گئے ہیں اور جب بھی آپ دو سجدوں کے درمیان

۳۷۲۔ اقامۃ الحجۃ

۳۷۳۔ اقامۃ الحجۃ

بیٹھے میں نے یہی سمجھا کہ آپ (دوسرے سجدہ میں جانا) بھول گئے ہیں۔
حضرت ابو قطن یہ بھی فرماتے ہیں حضرت شعبہ کے لباس کا رنگ خاکستری تھا آپ کثرت سے نمازپڑھنےوالے کثرت سے روزہ رکھنےوالے سخی النفس تھے۔
حضرت مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں میں جب بھی نماز کے وقت میں حضرت شعبہ کے پاس گیاان کو نماز پڑھتے ہی دیکھا۔
حضرت شعبہ اتنی کثرت سے نوافل پڑھتے کہ پیروں پر ورم آجاتا۔

قیام
امام یحییٰ بن سعید القطان
امام الجرح والتعدیل، تلمیذ ابی حنیفہ رحمہ اللہ

آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اقوال پر فتوی دیتے تھے اور جرح وتعدیل کے ائمہ کے استاد تھے۔ امام احمد بن حنبل ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔
امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری آنکھوں نے حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ جیسا شخص نہیں دیکھا۔ ٣٧۴
حضرت عمرو بن علی فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید القطان ہر دن اور رات میں ایک قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔ ایک ہزار انسان کیلئے دعا کرتے تھے پھر عصر کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو حدیث پڑھاتے تھے۔ ٣٧٥
امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں حضرت یحییٰ بن سعید نے بیس سال تک (ہر رات) عبادت میں گذاری۔ ہر رات آپ قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔ ٣٧٦

٣٧۴۔ سیر اعلام النبلاء (۹/۱۷۷)
٣٧٥۔ سیر اعلام النبلاء (۹/۱۷۸)
٣٧٦۔ الجرح والتعدیل، صفة الصفوة، حلیة الاولیاء۔

قیام
محدث عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ

امام بخاری کے استاذ علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ حدیث کے سب سے بڑے عالم حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی ہیں۔
حضرت علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ دو راتوں میں قرآن کریم کا ختم کرتے تھے، آپ کا وظیفہ ہر رات میں نصف قرآن کریم کی تلاوت کرنا تھا۔ ۳۷۷ ؎

قیام
امام شافعی رحمہ اللہ
محمد بن ادریس ناصر السنۃ

آپ کے مشہور شاگرد حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، پہلے حصہ میں لکھتے تھے، دوسرے میں نماز پڑھتے تھے، تیسرے میں سوتے تھے۔ ۳۷۸ ؎
حضرت حسین کرابیسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کچھ راتیں حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ گذاریں آپ تہائی رات تک نماز پڑھتے تھے، میں نے ان کو پچاس آیات سے زیادہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر زیادہ پڑھتے بھی تھے تو سو آیات تک پڑھ لیتے تھے، آپ جب بھی کسی رحمت والی آیت سے گذرتے تو اپنے لئے اور تمام مؤمنین کیلئے رحمت کا سوال کرتے تھے، اور جب بھی کسی عذاب کی

---

۳۷۷ - تاریخ بغداد (۲۴۷/۷)
۳۷۸ - صفة الصفوة (۱۴۴/۲)

آیت سے گذرتے تو اللہ تعالیٰ سے اس سے پناہ مانگتے، اوراپنے لئے اور تمام مؤم تمام مؤمنین کیلئے نجات کا سوال کرتے تھے، گویا کہ آپ نے امید رحمت اور خوف سزا دونوں کو اپنے اندر جمع کر رکھا تھا۔ ۳۷۹ ؎

حضرت ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ وفات تک ساری رات جاگ کر عبادت میں گذارتے تھے اور ہر رات ایک ختم قرآن کریم کا کیا کرتے تھے۔ ۳۸۰ ؎

امام شافعی رحمہ اللہ نے تہجد گذار کی تعریف میں یہ اشعار فرمائے ہیں :

فللّٰه درالعارف الندب انه
تفيض لفرط الوجد اجفانه دما

يقيم اذا ماالليل مد ظلامه
على نفسه من شدة الخوف مأتما

صار قرين الهم طول نهاره
اخا السهد والنجوى اذا الليل اظلما

يقول حبيبى انت سؤلى وبغيتى
كفى بك للراجين سؤلا ومغنما

الست الذى غذيتنى وهديتنى
ولا زلت منانا على ومنعما

ففى يقظتى شوق وفى غفوتى منىً
تلاحق خطوى نشوة وترنما

۳۸۱ ؎

---

۳۷۹ ؎ معرفة السنن والآثار للبيهقى (۱۲۱، ۱۲۲). تاريخ بغداد (۲/۶۲)

۳۸۰ ؎ تاريخ بغداد (۲/۶۳، ٦٤).

۳۸۱ ؎ ديوان الشافعى (ص: ۱۱۵)

(ترجمہ :

(۱) فضیلتوں کی طرف پیش قدمی کرنے والے عارف کی خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو فرطِ وجد میں اپنی آنکھوں سے خون بہاتا ہے۔

(۲) جس وقت رات اپنی تاریکی پھیلا دیتی ہے یہ شدتِ خوف سے کامل طور پر اپنے نفس کو کھڑا کر دیتا ہے۔

(۳) دن بھر کیلئے غم کا رفیق بن جاتا ہے جب رات تاریکی پھیلاتی ہے تو یہ بیداری اور سرگوشی کا بھائی بن جاتا ہے۔

(۴) کہتا ہے اے میرے حبیب تو ہی میرا مقصود اور مرغوب ہے امیدواروں کیلئے تیری ذات جائے التجاء و غنیمت ہے۔

(۵) آپ وہ ذات نہیں ہیں جس نے مجھے غذا دی اور ہدایت دی اور مجھ پر ہمیشہ کیلئے احسان اور نعمتیں مہیا کرنے والا رہا ہے۔

(٦) پس میری بیداری میں شوق اور میری اونگھ میں مقصود ہے جس کے ساتھ مستی اور ترنم کے جذبات شامل ہیں۔

قیام
امام احمد بن حنبل
امام اهل السنة رحمه اللّٰه

سب سے پہلے آپ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سب سے بڑے شاگرد امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے درس حدیث کے حلقہ میں بیٹھے اور آپ سے حدیث سیکھی۔ ۳۸۲ـ

۳۸۲ـ حسن التقاضی فی سیرة الامام أبی یوسف القاضی للعلامه زاهد الکوثری رحمه اللّٰه -مناقب الامام أبی حفنفه رحمه اللّٰه و صاحبیه للذهبیؒ

فقہ کے نادر مسائل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دوسرے شاگرد امام محمد کی کتابوں سے بیان کرتے تھے۔ ۳۸۳ ۔

ابراہیم بن شماس رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا کرتا تھا کہ آپ بچپن کی حالت میں بھی ساری رات عبادت میں گذارتے تھے ۳۸۴ ۔

آپ کے صاحبزادے عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے والد روزانہ قرآن کریم کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور ہر ساتویں دن ختم کرتے تھے اور دن کی نمازوں کے علاوہ ہر سات راتوں میں قرآن کریم کا ایک ختم ہوتا تھا آپ نماز عشاء کے بعد کچھ دیر کیلئے ہلکی نیند کرتے تھے پھر اٹھ کر صبح تک نماز اور دعا میں مصروف ہو جاتے تھے۔ ۳۸۵ ۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد مصنف عبد الرزاق کے مؤلف امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ امام عبد الرزاق صنعانی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل کے متعلق فرماتے ہیں "جزاك الله عن نبيك خيرا" (اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جزاء خیر عطاء فرمائے)۔ ۳۸۶

حضرت ابو بکر مروزی فرماتے ہیں میں چار مہینے تک عسکر میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ رہا آپ نہ تو رات کو قیام اللیل چھوڑتے اور نہ دن کو قرآن کریم کی تلاوت مجھے ان کے کسی ختم کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا جب وہ ختم کرتے تھے بلکہ وہ اس کو مخفی رکھتے تھے۔ ۳۸۷

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے اے نفس (اللہ کی عبادت میں) کھڑے ہو جاؤ ورنہ تم عنقریب افسردہ ہو گے۔

---

۳۸۳ ۔ مناقب الامام أبی حنیفه و صاحبیه رحمه الله للإمام الذهبی۔

۳۸۴ ۔ أحمد بن حنبل إمام اهل السنة لعبد الحليم الجندی (ص: ٤٠)۔

۳۸۵ ۔ حلية الأولياء (٩/١٨١)۔

۳۸۶ ۔ طبقات الحنابله للقاضی أبی یعلی (١/٢٠٩)۔

۳۸۷ ۔ مناقب الإمام أحمد بن حنبل لابن الجوزی (ص: ١٩٥)۔

حضرت عبدالصمد بن سلیمان بن ابی مطر فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک رات گذاری آپ نے میرے لئے (تہجد کی نماز کے وضو کیلئے) پانی رکھدیا جب صبح ہوئی آپ نے مجھے اس حالت میں پایا کہ میں نے اس پانی کو استعمال نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا عالم حدیث کیلئے رات میں کوئی ورد نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا میں مسافر ہوں فرمایا اگرچہ تم مسافر بھی ہو دیکھو حضرت مسروق (تابعی) رحمہ اللہ نے حج کیا تو سجدہ کی حالت میں ہی نیند کی۔ ۳۸۸ -

(نوٹ): سجدہ کی حالت میں نیند کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایام حج میں نیند کے لئے کوئی علیحدہ وقت نہ نکالا تھا عبادت کرتے کرتے جب سجدہ میں چلے جاتے تھے تو چونکہ ان کی طویل عبادت کی وجہ سے ان کا سجدہ بھی طویل ہوتا تھا اور اس حالت میں ان کو طبعی سکون بھی ملتا تھا اس لئے ان پر نیند غالب ہو جاتی تھی اور جب کچھ بیداری محسوس ہوتی تھی تو سجدہ سے اٹھ جاتے تھے۔ فقہاء کرام کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ جب کسی کو سجدہ کی حالت میں نیند آجائے تو بیداری پر اپنی نماز کو مکمل کرے نہ تو اس کی نماز میں کچھ خلل ہو گا اور نہ ہی وضو ٹوٹے گا۔ بلکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر کسی شخص کو سجدہ کی حالت میں نیند آجائے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتے اور فرماتے ہیں کہ میرے بندے کی طرف دیکھو خود سجدہ میں ہے اور اس کی روح میرے پاس ہے (**الحبائك فى اخبار الملائك: ۲۷۳ و رواه الى احمد فى الزهد**)

حضرت ابو عصمت بن عصام البیہقی بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گذاری آپ نے پانی لاکر میرے پاس رکھ دیا جب صبح ہوئی تو پانی کی طرف دیکھا تو اسی حالت میں رکھا ہوا تھا جیسے تھا تو ارشاد فرمایا سبحان اللہ آدمی علم کی طلب کرتا ہے اور رات کو کوئی ورد نہیں رکھتا۔ ۳۸۹ -

حضرت ہلال بن العلاء فرماتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ

---

۳۸۸ - مناقب إمام احمد بن حنبل (ص: ۱۷۹).

۳۸۹ - مناقب امام احمد بن حنبل (ص: ۱۷۹).

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے جب مکہ پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ تو چت لیٹ رہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے جب صبح ہوئی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے مسلمانوں کیلئے فقہ کے دو سو مسائل حل کئے ہیں اور امام یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا آپ نے کیا کیا؟ فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ (کی احادیث) سے دو سو کذاب کو دور کیا اور امام بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو آپ نے کیا کیا؟ فرمایا میں نے چند رکعات پڑھی ہیں جن میں قرآن کریم کا ختم کیا ہے۔ ۳۹۰ –

قاضی ابو یعلی فرماتے ہیں ہمارے امام احمد بن حنبل نے ایک رات میں مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے قرآن کریم کا ختم کیا۔ ۳۹۱ –

حضرت ابراہیم بن ھانی بیان کرتے ہیں کہ آپ عشاء کی نماز کے بعد چند رکعات ادا کرتے تھے پھر ہلکی سی نیند کیلئے سو جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر وضو کرتے اور نماز شروع کر دیتے حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی جب تک آپ میرے پاس رہے آپ کی یہی حالت رہی میں نے ان کو کسی ایک رات میں بھی ناغہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور مجھے ان کے ساتھ عبادت میں مصروف رہنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ۳۹۲ –

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دن اور رات میں تین سو رکعت پڑھتے تھے پھر جب ایک خاص مسئلہ میں کوڑے مارے گئے تو کمزور ہو گئے تو دن رات میں ڈیڑھ سو رکعت پڑھتے تھے اور اس وقت اسی (۸۰) سال کے قریب عمر تھی۔ (اقامۃ الحجۃ)

---

۳۹۰ – مناقب الامام احمد بن حنبل ص: ۲۸۷).

۳۹۱ – طبقات الحنابلة (ص ۹).

۳۹۲ – مناقب الامام احمد بن حنبل (ص: ۲۸۸).

قیام
امام بخاری رحمہ اللہ
امیر المؤمنین فی الحدیث فی زمانہ

آپ رات کے نصف اور تہائی کے درمیان سحری کے وقت تک قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور ہر تیسری رات میں ایک ختم کرتے تھے۔ ۳۹۳۔
اہل بغداد نے آپ کی منقبت میں یہ شعر کیا ہے:

المسلمون بخير مابقيت لهم
وليس بعدك خير حين تفتقد

(ترجمہ): مسلمان اس وقت تک خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک آپ ان میں زندہ رہیں گے اور جب آپ وفات پا جائیں گے تو آپ کے بعد کوئی خیر نہ رہے گی۔

قیام
سیدنا ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ

آپ اپنے شاگرد حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے تھوڑی سی بھوک، تھوڑی سی کم لباسی، تھوڑی سی بے خوابی، تھوڑی سی فروتنی، تھوڑا سا سردی کا سہنا اور تھوڑے سے صبر کرنے سے تیری زندگی کٹ جائے گی۔
۳۹۴۔

آپ سے ابن ابی الحواری نے عرض کیا کہ حضرت! ابن داوٗد یوں فرماتے ہیں

---

۳۹۳ - تاريخ بغداد (۱ ۱۲)، هدى الساري لابن حجر (ص: ٤٨١).
۳۹۴ - حلية الأولياء (۹ ۲٥۷).

"لیت اللیل اطول مماھو" (کاش کہ رات اپنی طوالت سے زیادہ طویل ہوتی) آپ نے ارشاد فرمایا اس نے اچھا بھی کہا اور برا بھی۔ اچھا اس طرح سے کہ اس نے رات کی طوالت کی فرمانبرداری کے لئے تمنا کی اور برا اس لئے کہ اس نے اس چیز کی طوالت کی تمنا کی جس کو اللہ نے چھوٹا کیا اگر یہ ہم سے اپنے (چھوٹے ہونے کے ساتھ) بیت جائے گی تو اس کا بھی ہمیں عوض ملے گا۔

سیدنا ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ اپنے شاگرد سیدنا ابن ابی الحواری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے اے احمد ستارہ بن جاؤ، اگر ستارہ نہیں بن سکتے تو چاند بن جاؤ، اگر چاند نہیں بن سکتے تو سورج بن جاؤ ابن ابی الحواری نے عرض کیا اے ابو سلیمان چاند ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور سورج چاند سے زیادہ روشن ہے (پھر آپ کے ارشاد کا کیا مطلب ہے) فرمایا اے احمد اس ستارے کی مثل ہو جاؤ جو شروع رات سے طلوع ہو کر فجر تک رہتا ہے (یعنی) شروع رات سے اخیر رات تک عبادت میں رہو (اور اگر ساری رات عبادت کی طاقت نہیں رکھتے تو رات کا کچھ حصہ عبادت میں گذارو (جس طرح سے چاند بعض راتوں میں کچھ وقت کیلئے روشنی دے کر چھپ جاتا ہے) اور اگر رات کی عبادت پر کچھ بھی طاقت نہ رکھو تو سورج کی طرح ہو جاؤ جو شروع دن سے اخیر دن تک طلوع رہتا ہے (یعنی رات کو عبادت نہ کر سکو تو دن کو کرتے رہو)۔ اور اگر رات کو عبادت کی قدرت نہیں رکھتے تو دن میں اللہ کی نافرمانی بھی نہ کرو۔ ۳۹۵ ۔

آپ سے حضرت ابن ابی الحواری رحمہ اللہ نے عرض کیا کبھی ایک رات ہمارے پاس گذار لیں؟ فرمایا تم دن میں تو مجھے مشغول رکھتے ہو اب رات کو بھی مجھے مشغول رکھنا چاہتے ہو۔ ۳۹٦ ۔

آپ ابن ابی الحواری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے خواہشات نفسانی کا چھوڑنا بھی ثواب ہے اور نیک اعمال پر عمل پیرا رہنا بھی ثواب ہے۔ میری اور تمہاری مثال

---

۳۹۵ - حلیة الأولیاء (۹/ ۲٦۱).

۳۹٦ - حلیة الأولیاء (۹/ ۲٦۳).

اس شخص کی سی ہے جو ایک رات میں عبادت کرتا ہے اور دو راتیں سو کر گذارتا ہے۔ ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن چھوڑ دیتا ہے اس طرح دل روشن نہیں ہوتے۔ ۳۹۷ ۔

(اے ابو سلیمان! اللہ آپ پر رحمت نازل کرے ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم اپنے مونہہ خاک آلود کر رہے ہیں)۔

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بسا اوقات میں لگاتار پانچ راتیں ایک آیت کی تلاوت کے ساتھ گذارتا ہوں اسی آیت کو بار بار پڑھتا رہتا ہوں اور اپنے نفس سے اس پر عمل کا مطالبہ کرتا رہتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر غفلت کا احسان نہ فرماتے تو میں اپنی عمر بھر اس آیت سے آگے نہ پڑھ سکتا کیوں کہ مجھے ہر نئی سوچ میں ایک جدید علم حاصل ہوتا ہے اور قرآن کریم کے عجائبات ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ ۳۹۸

آپ نے فرمایا اگر رات نہ ہوتی تو میں دنیا میں زندہ رہنے کو پسند نہ کرتا۔ ۳۹۹ ۔

لذت طاعت نہ پائے تو اس پر رونا چاہئے

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر غافل آدمی اپنی عمر میں لذت طاعت کی محرومی پر نہ روئے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس محرومی پر عمر بھر روئے۔ ۴۰۰ ۔

پانچ صدیوں سے حور کی پرورش

شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات سو گیا تھا اور معمول کے وظائف بھی رہ گئے تھے خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت حسین حور ہے

---

۳۹۷ ۔ حلية الأولياء (۹ / ۲۷۱).

۳۹۸ ۔ تنبيه المغترين (ص: ۱۲۰).

۳۹۹ ۔ حلية الأولياء (۹ / ۲۷۵)، تاريخ بغداد (۱۰ / ۲٤۹)، البداية والنهايه (۱۰ / ۲۵۷)، سير اعلام النبلاء (ج ۱۰ ص: ۱۸٤).

۴۰۰ ۔ كتاب التهجد ص: ۱۹۳.

جو کہہ رہی ہے کہ ابو سلیمان تم تو مزے سے پڑے سو رہے ہو اور میں تمہارے لئے پانچ سو برس سے پرورش کی جارہی ہوں۔ ۴۰۱ ۔

قیام
حضرت علی بن بکار رحمہ اللہ
المرابط الصبار، المجاهد الكرار

آپ اتنا روئے کہ آنکھیں کھو بیٹھے آپ کی لونڈی آپ کیلئے بستر بچھاتی تھی آپ اس پر ہاتھ پھیر کر فرماتے واللہ انك لطيب، واللہ انك لبارد، واللہ لاعلوتك ليلتی (خدا کی قسم تو بہت عمدہ ہے، خدا کی قسم تو راحت پہنچانے والا ہے، خدا کی قسم میں اپنی اس رات میں تجھ پر نہیں سوؤں گا) پھر آپ فجر تک نماز پڑھتے رہتے۔ ۴۰۲ ۔

حضرت موسیٰ بن طریف رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ۴۰۳ ۔

مجھے طلوع فجر غمگین کرتا ہے

حضرت علی بن بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے چالیس سال سے کسی چیز نے غمگین نہیں کیا سوائے طلوع فجر کے۔ کہا جاتا ہے حرارت خوف نے نیند کی ٹھنڈک کو پگھلا دیا ہے۔ ۴۰۴ ۔

---

۴۰۱ ۔ روض الرياحين.

۴۰۲ ۔ حلية الأولياء (۹/۳۱۸).

۴۰۳ ۔ تهذيب التهذيب (۷/۳۸۶).

۴۰۴ ۔ كتاب التهجد ص: ۱۹۷

قیام
سیدنا ذوالنون مصری رحمہ اللہ

آپ ان اشعار کو دہرایا کرتے تھے۔

لم تشتکی ألم البلا
وأنت تنتهل المحبة

ان المحب هوالصبو
ر علی البلاء لمن أحبه

حب الإله هوالسرو
ر مع الشفاء لکل کربه

(ترجمہ):

(۱) تم تکلیف سے کیوں درد مند ہوتے ہو حالانکہ تم محبت کے راستہ میں چل رہے ہو۔

(۲) محبت کرنے والا آزمائش پر اس شخص کیلئے صبر کرتا ہے جس سے محبت کرتا ہے۔

(۳) اللہ کی محبت وہ سرور ہے جو ہر دکھ کی شفاء بھی ساتھ رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا تین چیزیں عبادت کی نشانیوں میں سے ہیں رات سے اس لئے محبت کرنا کہ اس میں جاگنے سے تہجد اور خلوت نصیب ہو گی اور صبح سے اس لئے کراہت کرنا کہ لوگوں کے دیکھنے کا اور غفلت کا سامنا کرنا پڑے گا اور آزمائش کے خوف سے نیک اعمال کی سبقت کرنا ۴۰۵۔

آپ ایک مرتبہ ساحل سمندر پر موجود تھے جب رات چھاگئی تو باہر نکل کر آسمان

۴۰۵۔ حلیة الأولیاء (۹ ۳۱۸)۔

اور پانی کی طرف دیکھا پھر فرمایا سبحان اللہ تمہاری کیا بڑی شان ہے بلکہ تمہارے خالق کی شان تم سے اور تمہاری شان سے بھی بڑی ہے۔

قیام
حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ

آپ ارشاد فرماتے ہیں خوش خبری ہو اس بندے کیلئے عبادت جس کا پیشہ ہو، فقر جس کا قصد ہو، تنہائی اس کا حرص ہو، آخرت اس کی منتہائے مقصود ہو، گذارے کی روزی اس کی طلب ہو، موت اس کی سوچ بچار ہو، دنیا سے کنارہ کشی اس کی نیت ہو اور مسکینی کی موت اس کی عزت ہو، اسکی حاجت رب کے پاس ہو، تنہائیوں میں خطاؤں کو ذکر کرتا ہو، رخسار پر آنسو بہاتا ہو، اور اپنی بے وطنی کی اللہ سے التجاء کرتا ہو، توبہ کے ساتھ اس کی رحمت کی طلب کرتا ہو، خوش خبری ہو اس بندے کیلئے جس کی یہ حالت ہو، گناہوں پر اس کو ندامت ہو، رات اور دن کو عبادت کے کام میں لانے والا ہو، اللہ کے سامنے اوقاتِ سحر میں شدت سے رونے والا ہو، رحمان سے مناجات کرتا ہو، جنتوں کا طلب گار ہو اور جہنم سے خائف ہو۔ ۴۰۶؎

قیام
حضرت سَری سقطیؒ
ذوالقلب التقی، الورع الخفی

آپ جنید بغدادی کے ماموں اور استاذ تھے۔

۴۰۶؎ حلیة الأولیاء (۱۰/۵۸).

آپ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

من لم یبت والحب حشو فواده
لم یدر کیف تفتت الأکباد

(ترجمہ): جو راتوں کو نہیں جاگتا اور محبت خداوندی اس کے دل کے باہر باہر تک ہے، اس کو کیا معلوم جگر کیسے پھٹتے (اور خون خون ہوتے) ہیں۔

آپ عابدین کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کا کھانا مریضوں کے کھانے کی طرح (ہلکا پھلکا) ہوتا ہے اور ان کی نیند اونگھنے والے کی سی ہوتی ہے۔

آپ یہ شعر بھی پڑھتے تھے۔

ما فی النهار ولا فی اللیل لی فرح
فما أبالی أطال اللیل أم قصرا

مجھے رات اور دن میں کوئی راحت نہیں ہے، مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے چاہے رات طویل ہو جائے یا چھوٹی رہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھتے تھے تو آپ ہمیں فرماتے تھے،

"أنا لکم عبرة، یا معشر الشباب إعملوا فإنما العمل فی الشبوبیة"

میں تمہارے سامنے قابل عبرت ہوں؟ اے نوجوانوں کی جماعت عمل صالح کرتے رہو کیونکہ عمل تو جوانی کا ہے۔ ۴۰۷

رات کی تاریکی میں فوائد کا نزول

حضرت سری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے فوائد کو رات کی تاریکیوں میں وارد ہوتے ہوئے دیکھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سری (سقطیؒ) سے

---

۴۰۷ - حلیة الأولیاء (۱۰/۱۲۶)

زیادہ عبادت گذار کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے (زندگی کے) اٹھانوے سال گذارے ہیں وہ مرض الوفات کے علاوہ کبھی لیٹے ہوئے دکھائی نہیں دیئے۔
۴۰۸۔

قیام
حضرت حکم بن ابان رحمہ اللہ
سید اهل الیمن

آپ رات کو نماز میں مصروف رہتے تھے جب آپ پر نیند غالب کرتی تو دریا میں چلے جاتے اور فرماتے "اب میں مچھلیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کروں گا۔ ۴۰۹۔

قیام
سیدنا سہل بن عبد اللہ تستری

حضرت ابوالحسن بن سالم فرماتے ہیں کہ میں حضرت سہل رحمہ اللہ کو ان کی عمر کے کئی سالوں سے جانتا ہوں آپ ساری ساری رات اپنے پروردگار کے سامنے مناجات کرتے ہوئے گذارتے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے "جب رات کا وقت ہو تو دن کا انتظار مت کرو حتی کہ رات میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو۔ ۴۱۰۔
آپ کے بعض اصحاب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک ان کی

۴۰۸۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۲.
۴۰۹۔ حلیة الأولیاء (۱۰/ ۱٤۱).
۴۱۰۔ حلیة الأولیاء (۱۰/ ۱۹۵).

خدمت کی میں نے کبھی ان کو بستر پر پہلو ٹیکتے نہ دیکھا نہ دن کو نہ رات کو اور فجر کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کرتے تھے اور لوگوں سے بھاگ کر آباد ان اور بصرہ کے درمیان ایک جزیرہ میں رہتے اور بھاگنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک شخص حج کو گیا جب وہاں سے واپس لوٹا تو اپنے بھائی سے کہا کہ میں نے سہل بن عبداللہ کو عرفات میں دیکھا ہے اس کے بھائی نے کہا ہم ان کے پاس آٹھویں ذی الحجہ کو ان کی خانقاہ میں تھے جو بشر حافی کے دروازہ کے سامنے ہے۔ اس نے اپنی بیوی کی طلاق کی قسم کھائی کہ اس نے انہیں عرفات میں دیکھا ہے اس کے بھائی نے کہا چلو ان سے جاکر سوال کرتے ہیں چنانچہ دونوں ان کے پاس حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا اور پوچھا کہ قسم کے متعلق کیا کیا جائے۔ سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تمہیں ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تم اللہ کی عبادت میں مشغول رہو اور اس حاجی سے کہا تو اپنی بیوی کو مت چھوڑو اور اس قصے سے کسی کو مطلع نہ کرو خدا ان سے راضی ہو.........اور ہمیں ان کی برکت سے فائدہ پہنچائے۔ آمین

قیام
سیدنا جنید البغدادی رحمہ اللہ
سید الطائفہ

محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے حضرت جنید بغدادی کو (وفات کے بعد) خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے فرمایا وہ اشاراتِ (تصوف) غبار کی طرح اڑ گئے، وہ عبادات غائب ہو گئیں، وہ علوم فنا ہو گئے، وہ نشانات مٹ گئے، ہمیں تو ان رکعات نے فائدہ پہنچایا جن کو ہم سحری کے وقت ادا کیا کرتے تھے۔ ۴۱۱ ؎

آپ ارشاد فرماتے تھے عارفین کیلئے عبادت بادشاہوں کے سروں کے تاجوں

---

۴۱۱ ؎ حلیۃ الأولیاء (۱۰ / ۲۵۷).

سے بھی زیادہ حسین و جمیل ہے۔ ۴۱۲ ۔
ابو محمد حریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا انہوں نے نماز کو بہت لمبا کر دیا جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں ہڈیاں لڑکھڑا رہی ہیں چمڑا ڈھلک گیا ہے قوت ضعیف پڑ گئی ہے کاش آپ اپنی مختصر سی نماز پر کفایت کرتے۔ آپ نے فرمایا خاموش! ہم نے اسی راستہ سے اپنے پروردگار کو پہچانا ہے ہمیں یہ کیسے زیب دیتا ہے کہ ہم تھوڑی سی نماز پر کفایت کرنے لگیں نفس کی تو یہ حالت ہے کہ اس پر جتنا بوجھ ڈالو اٹھا لیتا ہے اور نماز پروردگار سے ملنے کا رابطہ ہے اور سجدہ اس کا قرب ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا واسجد واقترب سجدہ کرو اور اس کا قرب حاصل کرو اور جو شخص قرب کا راستہ چھوڑتا ہے وہ بعد کے راستہ پر چل نکلتا ہے۔

صبرت عن اللذات حتى تولت
والزمت نفسي هجرها فاستمرت

وكانت على الأيام نفسيّ عزيزة
فلما رأت صبري على الذل ذلت

وما النفس إلا حيث يجعلها الفتى
فان توقت تاقت وإلا تسلت

(ترجمہ):
(۱) میں نے لذتوں سے صبر کیا حتی کہ وہ منہ پھیر گئیں اور اپنے نفس پر ان کے چھوڑنے کو لازم کر دیا تو وہ ان کے بغیر بھی رہنے لگا۔
(۲) کچھ زمانوں میں میرا نفس مجھ پر غالب رہا جب اس نے مسکنت پر میرا صبر دیکھا تو تابع ہو گیا۔

---

۴۱۲ ۔ حلية الأولياء (۱۰ / ۳۱۱)

(۳) نفس کی تو یہ حالت ہے کہ اس کو جوان جس حالت میں چاہے رکھ سکتا ہے۔ اگر اس کو خواہشات کا عادی بنایا جائے تو تقاضا کرتا ہے ورنہ صبر کر لیتا ہے۔ ۴۱۳ ؎

متواتر چوبیس گھنٹے نماز کا شوق

کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے پوچھا اے جنید! آپ کا افضل عمل کونسا ہے؟ فرمایا جب بھی میرا نماز کا ٹائم آتا ہے میں اس کے لئے تیار اور اس کا مشتاق ہوتا ہوں اور جب بھی کسی نماز سے فارغ ہوتا ہوں تو مجھے نماز کا شوق اسی طرح بدستور قائم رہتا ہے اگر فرائض چھوٹنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میری رات اور دن نماز میں رکوع اور سجدہ میں گذرے ۴۱۴ ؎

قیام
سیدنا ابراہیم خواص

آپ کا ارشاد ہے دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں: (۱) قرآن کریم کو تدبر کے ساتھ پڑھنا (۲) پیٹ کا خالی رکھنا (۳) رات کو عبادت کرنا (تہجد پڑھنا) (۴) سحری کے وقت مناجات کرنا (۵) صالحین کی صحبت میں بیٹھنا۔ ۴۱۵ ؎

---

۴۱۳ ؎ کتاب التهجد ص: ۱۹۲.

۴۱۴ ؎ کتاب التهجد ص: ۱۹۷.

۴۱۵ ؎ حلية الأولياء (۱۰/ ۳٤۷) رساله قشيرية.

قیام
حضرت محمد بن جحادہ الاودی
مولی بنی اود

آپ عابدین میں سے تھے کہا جاتا تھا کہ آپ رات کو تھوڑی دیر کیلئے ہی سوتے تھے آپ کے پڑوس کی ایک عورت نے دیکھا کہ گویا کہ کچھ پوشاکیں ہیں جن کو اہل مسجد پر تقسیم کیا جارہا ہے جب حضرت محمد بن جحادہ کا نمبر آیا تو ایک مقفل جامہ دان لایا گیا اور اس سے ایک پیلے رنگ کی پوشاک نکالی گئی جس پر میری نگاہ نہ ٹک سکی، آپ کو یہ لباس پہنایا گیا اور کہا گیا کہ یہ اس طویل بیداری کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ ۴۱۶ے

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے زیادہ کوئی عبادت گذار نہیں دیکھا انہوں نے زندگی کے اٹھانوے سال ایسے گذارے جن میں ان کو لیٹے ہوئے نہیں دیکھا گیا مگر مرض الوفات میں۔

۴۱۷ے

قیام
محدث یزید بن ہارونؒ
امام الجرح والتعدیل

حضرت علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون رحمہ اللہ سے

۴۱۶ے صفة الصفوة (۳/۱۱۱).

۴۱۷ے سیر اعلام النبلاء (۱۲/۱۸۶). بحر الدموع لابن الجوزی.

زیادہ کوئی شخص حافظ حدیث نہیں دیکھا۔

احمد بن سنان فرماتے ہیں میں نے حضرت یزید بن ہارون سے زیادہ بہتر طریقہ سے کسی عالم کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ اس طرح قیام کرتے تھے جیسے کوئی ستون کھڑا ہو۔ آپ مغرب اور عشاء اور ظہر اور عصر کے دوران بھی نماز میں مصروف رہتے تھے، دن اور رات میں نماز کا وقفہ نہیں کرتے تھے، آپ اور حضرت ہشیم رات اور دن میں طولِ نماز کے ساتھ مشہور و معروف تھے۔

حضرت عاصم بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن ہارون جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ساری رات نماز میں گذار دیتے۔ آپ نے اس وضو سے چالیس سال سے زائد عرصہ تک صبح کی نماز ادا کی۔

کسی شخص نے آپ سے پوچھا آپ نے رات کا کتنا حصہ عبادت کیلئے مخصوص کر رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا میں رات کو سوتا کب ہوں، اگر کبھی سوؤں تو اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو نیند نصیب نہ کرے، آپ اتنا روئے تھے کہ آپ کی آنکھیں چلی گئی تھیں جبکہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین آنکھوں کے مالک تھے۔

۴۱۸ـ

قیام

امام نووی رحمہ اللہ

الفقیہ. شارح الحدیث

حضرت بدر بن جمعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام نووی رحمہ اللہ سے ان کی نیند کے متعلق پوچھا تو فرمایا جب مجھ پر نیند غالب ہوتی ہے تو میں کچھ دیر کیلئے کتابوں سے ٹیک لگالیتا ہوں پھر اٹھ جاتا ہوں۔

۴۱۸ـ صفة الصفوة (۳/۱۷، ۱۸).

محمد بن ابو الفتح بعلی حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں رات کے آخری حصوں میں جامع دمشق میں ایک رات موجود تھا امام نووی رحمہ اللہ اندھیرے میں ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور یہ آیت بار بار خوف اور خشوع کے ساتھ لوٹا رہے تھے "وقفوهم انهم مسئولون" حتی کہ آپ کے اس پڑھنے سے مجھ پر ایک عظیم ہیبت طاری ہوئی۔۴۱۹؎

آپ رات کے وقت آنسو بہاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے ؎

لئن كان هذا الدمع يجرى صبابة
على غير ليلى فهو دمع مضيع

(ترجمہ): اگر یہ آنسو سوزش عشق میں لیلی کے علاوہ کسی غیر کیلئے بہتا ہو تو پھر یہ آنسو رائیگاں ہے۔

(یعنی) اس کے پڑھنے سے امام نووی کی مراد اللہ تعالیٰ سے محبت ہے مقصد یہ ہے کہ اگر میرے یہ آنسو اللہ کی محبت کے علاوہ کسی اور کی محبت میں بہتے ہوں تو یہ آنسو ضائع اور رائیگاں ہیں۔

علامہ سبکی رحمہ اللہ امام نووی کی جائے نماز میں پاؤں کی جگہ پر اپنا سر مٹی میں لتھیڑتے تھے اور یوں کہتے تھے

وفي دارالحديث لطيف معنى
على بسط منها أصبو و آوى

عسى أني أمس بحر وجهى
مكانا مسه قدم النواوى

۴۱۹؎ شيخ الاسلام ابوزكريا محى الدين النووى للحافظ السخاوى ص: ۳٦

قیام
علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ
شیخ الاسلام

آپ رات کے وقت لوگون سے الگ تھلگ ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں قرآن کریم کی ہمیشہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ تلاوت کرتے تھے رات اور دن میں مختلف قسم کی عبادات بار بار ادا کرتے تھے۔ جب نماز شروع کرتے کندھوں کا گوشت اور اعضاء کانپتے تھے حتی کہ آپ دائیں اور بائیں کو جھک جاتے تھے۔ ۴۲۰۔

قیام
حضرت احمد بن مہدی رحمہ اللہ

آپ بہت بڑے محدث تھے عبادت اور بیداری دونوں کو جمع کرنے والے تھے سنت اور صحابہ کے عمل کے پیروکار تھے۔ آپ بڑے مالدار واقع ہوئے تھے لیکن سب کا سب علم پر خرچ کر دیا اس مال کی مالیت تین لاکھ درہم تھی۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے بستر کا منہ نہیں دیکھا۔ ۴۲۱۔

۴۲۰۔ الکواکب الدریه.

۴۲۱۔ حلية الأولياء ۳۹۷/۱۰.

قیام
حضرت عرفجہ رحمہ اللہ

خلف بن تمیم فرماتے ہیں کوفہ میں ایک عبادت گذار نوجوان تھا جو عرفجہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا ساری رات نماز پڑھنے کیلئے جاگتا رہتا تھا اس کے بعض بھائیوں نے ایک رات اس سے ملاقات کی خواہش کی اور اس کی والدہ سے اس کی ملاقات کی اجازت مانگی تو اس نے اس کی اجازت دی۔ وہ بڑھیا ذکر کرتی ہے جب رات کا وقت ہوا اور مجھے نیند آگئی میں نے کچھ مردوں کو دیکھا جو میرے دروازے پر آ کھڑے ہوئے تھے اور کہنے لگے اے عرفجہ کی ماں تو نے آج رات ہمارے امام سے ملنے کیلئے کیوں اجازت دی۔ ۴۲۲ ـ

قیام
عابد کوفہ رحمہ اللہ
وا قتیل جهنماه

حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں مہمان ہوا، ایک تاریک رات میں، میں باہر نکلا مجھے اچانک ایک نوجوان کی آواز سنائی دی جو دعا بھی مانگتا تھا اور روتا بھی تھا وہ کہہ رہا تھا!

الهي وعزتك وجلالك ما اردت بمعصيتي مخالفتك ولقد عصيتك اذ عصيتك وما انا بنكالك جاهل، ولا لعقوبتك متعرض ولا بنظرك مستخف ولكن سولت لي نفسي فاعانتني عليها

---

۴۲۲ ـ حلية الأولياء ١٠/١٤٦.

شقوتی، وغرنی سترك المرخی علی، فقد عصیتك وخالفتك بجهلی فالی من احتمی، ومَن مِن عذابك یستنقذنی، ومن أیدی زبانیتك من یخصلنی، وحبل مَن أتصل إذاأنت قطعت حبلك عنی، واسوء تاه اذا قیل للمخفین جوزوا وللمثقلین حطوا، فیالیت شعری مع المثقلین نحط ام مع المخفین نجوز وننجو. کلما طال عمری و کبرسنی کثرت ذنوبی و کثرت خطا یای، فیا ویلی کم اتوب و کم اعود ولا استحیی من ربی – واشباباه – واشباباه.

(ترجمہ) الٰہی! آپ کے غلبہ اور جلال کی قسم! میں نے اپنی نافرمانی میں آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا، اور جب میں نے آپ کی نافرمانی کی میں آپ کے عذاب سے ناواقف نہیں تھا اور نہ ہی آپ کی سزا کا مقابلہ کر رہا تھا اور نہ ہی آپ کی نظر کی ہتک کر رہا تھا بس میرے نفس نے مجھے پھسلا دیا اور میری بدبختی نے اس پر مدد کردی تھی اور آپ کی مجھ پر پردہ پوشی نے دھوکہ میں ڈال دیا تھا، پس میں نے آپ کی نافرمانی کی اور اپنی جہالت سے مخالفت کی اب میں کس کا سہارا تلاش کروں، مجھے آپ کے عذاب سے کون چھڑائے گا، اور آپ کے زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کے ہاتھوں سے کون خلاصی دلائے گا، میں کس کے سہارے کو تھاموں گا جب آپ مجھ سے اپنے تعلق کو توڑ لیں گے۔ ہائے شرمندگی و تباہی! جب ہلکے پھلکے لوگوں کو کہا جائے گا کہ (پل صراط سے) گذر جاؤ اور گناہوں سے

لدے ہوؤں کو کہا جائے گا کہ جہنم میں گر پڑو، کاش مجھے معلوم ہوتا کہ ہم بھاری گناہگاروں کے ساتھ گریں گے یا ہلکے پھلکے لوگوں کے ساتھ گذر کر نجات پائیں گے۔ جب بھی میری عمر لمبی اور بڑی ہوتی ہے میرے گناہ بڑھتے چلے جاتے ہیں، ہائے میری ہلاکت میں کتنی بار توبہ کروں گا اور کتنی بار گناہوں میں لوٹوں گا اور اپنے رب سے حیا نہیں کروں گا۔ ہائے میری جوانی۔ ہائے میری جوانی۔

حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ مناجات سنی تو اپنا موںہہ اس کے گھر کے دروازہ پر رکھ کر یہ پڑھا:

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. یایھاالذین آمنوا قوا انفسکم وأھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارہ علیھا ملائکة غلاظ شداد لایعصون اللّٰہ ما امرھم و یفعلون مایؤمرون.

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس پر سخت مضبوط فرشتے مقرر ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے وہ وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کی آواز میں شدید اضطراب سنا پھر وہ آواز خاموش ہوگئی میں نے کہا یہاں کوئی صدمہ ہو گیا ہے، پھر میں نے اس دروازہ پر نشانی لگائی اور اپنے کام کو چلا گیا جب میں صبح کو واپس آیا تو ایک تیار جنازہ دیکھا جس کے کفن تیار ہو چکے تھے، ایک بڑھیا تھی جو گھر میں روتے ہوئے آجا رہی تھی۔ میں نے کہا اے اللہ کی بندی! یہ میت رشتہ میں تیری

کیا لگتی ہے، اس نے کہا مجھ سے دور ہو جاؤ میرے غم کو تازہ نہ کرو، میں نے کہا میں ایک مسافر آدمی ہوں مجھے بتلاؤ تو سہی، کہا اللہ کی قسم! اگر تم مسافر نہ ہوتے تو میں تمہیں کبھی نہ بتلاتی، یہ میرا بیٹا ہے جس نے میرا جگر پھاڑ دیا ہے میرا خیال تھا کہ یہ میری موت کے بعد میرے لئے نیک عمل کرے گا۔ میرے بیٹے کا قصہ یوں ہوا کہ جب رات تاریک ہوئی تو یہ اپنی محراب میں کھڑا ہوا اپنے گناہوں پر رو رہا تھا وہ یہ...... کام کرتا تھا اس کی کمائی کو تین حصوں میں تقسیم کرتا تھا ایک تہائی مجھے کھلاتا تھا اور ایک تہائی مساکین کو دیتا تھا اور ایک تہائی سے اپنا روزہ افطار کرتا تھا۔ ہمارے پاس کل رات ایک شخص گذرا اللہ اس کو اچھی جزا نہ دے، اس نے میرے بیٹے کے سامنے وہ آیت پڑھی جس میں جہنم کا ذکر تھا وہ لڑکا اضطراب اور آہ و فغاں میں رہا حتی کہ اس کی جان نکل گئی۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔ حضرت منصور رحمہ اللہ نے فرمایا خائفین کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ مقام خداوندی سے خائف ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۰ / ۱۸۸-۱۸۹)

قیام
سیدنا اسود بن یزیدؒ (تابعی)
استاذ اساتذۂ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

آپ رمضان المبارک کے علاوہ کی راتوں میں چھ راتوں میں ایک قرآن کریم کا ختم کرتے تھے۔ آپ نے اپنے نفس کو صوم وصلوٰۃ کی مشقت میں اتنا مشغول کیا کہ آپ کا جسم سبز اور پیلا پڑ گیا تھا (آپ کے ساتھی) علقمہ رحمہ اللہ آپ سے فرمایا کرتے تھے تم تباہ ہو جاؤ اپنے جسم کو عذاب میں کیوں ڈالتے ہو آپ فرماتے "إن الأمر جد، إن الأمر جد." (آخرت کا) معاملہ بہت اہم ہے، (آخرت کا) معاملہ بہت اہم ہے۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا تابعین میں زہد آٹھ آدمیوں پر ختم ہے ان میں

سے ایک حضرت اسود بن یزید ہیں۔
جب آپ کا آخری وقت آیا تو رو پڑے، عرض کیا گیا یہ گھبراہٹ کیوں ہے؟ فرمایا میں گھبرا نہیں رہا اس رونے کا مجھ سے زیادہ حق دار کون ہے؟ اللہ کی قسم! اگر اللہ تبارک و تعالیٰ میری بخشش بھی فرمادیں پھر بھی مجھے اپنے ان اعمال سے حیا آتی ہے جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں۔ ایک آدمی کی دوسرے کے حق میں معمولی سی خطاء ہوتی ہے جس کو وہ (حقدار) معاف بھی کر دیتا ہے مگر پھر بھی خطاوار اس سے حیا کرتا ہے (تو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حیا کے زیادہ حقدار ہیں)
۴۲۳۔ آپ دن رات میں سات سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ۴۲۴۔

قیام
حضرت عمرو بن عبداللہ السبیعی
ابو اسحاق التابعی رحمہ اللہ

حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میں حضرت ابو اسحاق کو دیکھتا تھا تو صحابہ کا زمانہ یاد آجاتا تھا۔ (تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من اثر السجود).
حضرت ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو اسحاق سبیعی رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہوئے سنا مجھ سے نماز چلی گئی میں ضعیف ہو گیا میری ہڈیاں بوڑھی ہو گئیں اب میں نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں تو سورۃ بقرہ اور آل عمران سے زیادہ نہیں پڑھ سکتا۔
آپ کھڑے ہونے سے عاجز ہو گئے تھے جب تک کھڑا نہ کیا جاتا تو آپ میں کھڑے ہونے کی قدرت نہ ہوتی مگر جب آپ کو کھڑا کر دیتے تو پھر سیدھے

۴۲۳۔ صفة الصفوة ۳/۲۳.

۴۲۴۔ اقامة الحجة

کھڑے رہتے حتی کہ کھڑے کھڑے ایک ہزار آیت پڑھ دیتے۔
حضرت سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو اسحاق گرمی کی ساری رات اور سردی کی رات کو شروع اور آخری حصہ عبادت میں گذارتے تھے۔ اس وقفہ کے دوران آپ ہلکی سی نیند کر لیتے تھے۔
آپ نے فرمایا چالیس سال ہونے کو ہیں میری آنکھوں نے اچھی طرح سے بند ہو کر نیند نہیں کی جب میں جاگ جاتا ہوں تو سوتا نہیں ہوں۔
آپ سے حضرت عون بن عبداللہ رحمہ اللہ نے پوچھا آپ کا کتنا وظیفہ باقی رہ گیا ہے؟ فرمایا ابھی میں نے نماز پڑھنی ہے اور سورۃ بقرہ کو ایک رکعت میں ختم کرنا ہے۔ حضرت عون رحمہ اللہ نے فرمایا آپ کا شر مٹ گیا خیر باقی رہ گئی۔ ۴۲۵ ۔

قیام
حضرت جحیر بن ربیع عدوی تابعی رحمہ اللہ

حضرت جحیر بن ربیع اتنا نماز پڑھتے تھے کہ اپنے بستر تک گھٹنوں یا سرین کے بل دھیرے دھیرے پہنچتے تھے۔ اس کے باوجود بھی عدوی قبیلے کے لوگ ان کو اپنے درمیان کوئی بڑا عبادت گذار نہیں جانتے تھے۔

قیام
امام موسیٰ کاظم رحمہ اللہ
(موسیٰؒ بن جعفرؒ بن محمدؒ بن علیؒ بن حسینؓ بن علیؓ)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے اصحابؒ نے بیان کیا کہ امام موسیٰ

---

۴۲۵ ۔ صفۃ الصفوۃ (۳/ ۱۰۴)، تذکرۃ الحفاظ للذھبی (۱/ ۱۱۵).

کاظم رحمہ اللہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور رات کے ابتدائی حصہ میں ایک سجدہ ادا کیا جس میں آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا

عظم الذنب عندی فلیحسن العفو عندك با اهل التقوی ویا اهل المغفرة. "اے تقوی کے مالک اے مغفرت کے مالک! میرا گناہ بڑھ گیا ہے آپ اپنی طرف سے حسن عفو کا معاملہ فرمادیں"۔

حضرت عمار بن ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق کو سندی کے پاس قید کر دیا گیا تو اس کی بہن نے اس سے حضرت الامام کی نگرانی کی ذمہ داری مانگ لی۔ یہ خاتون بہت دیندار تھیں۔ اس نے اس کا کہنا مان لیا اور یہ آپ کی خدمت کرنے لگی، اس نے ایک مرتبہ کہا کہ جب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتے، اس کی بزرگی بیان کرتے اور اس سے دعاء والتجاء کرتے، آپ اسی حالت میں رہتے حتی کہ رات گذر جاتی، جب رات گذر جاتی تو آپ کھڑے ہو کر (فجر کی سنتوں کی) نماز میں مصروف ہو جاتے حتی کہ صبح کی نماز بھی ادا کر لیتے۔ پھر کچھ دیر ذکر کرتے حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا، پھر چاشت کے وقت تک بیٹھے رہتے، پھر اٹھ جاتے، مسواک کرتے اور کھانا کھاتے، پھر زوال سے پہلے تک سو جاتے۔ پھر وضو کرتے اور نماز پڑھتے رہتے حتی کہ عصر کی نماز بھی پڑھ لیتے۔ پھر قبلہ رخ ہو کر ذکر میں مشغول رہتے حتی کہ مغرب کی نماز بھی پڑھ لیتے۔ پھر مغرب اور عشاء کے درمیان بھی نماز پڑھتے رہتے۔ یہ ان کا طریقہ رہا۔ سندی کی بہن کہتی ہیں جب میں ان کو دیکھتی تو کہتی کہ وہ قوم تباہ ہو گئی جو اس شخص کے درپے ہو گئی ہے یہ بہت نیک آدمی ہیں۔۴۲۶۔

۴۲۶۔ تاریخ بغداد (۱۳/۳۱).

قیام
امام باقر رحمہ اللہ
ابو جعفر سید بنی ھاشم فی وقتہ
الامام، المجتھد، کبیر الشان

حضرت عبداللہ بن یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقرؒ بن علیؒ بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب کو پیلے رنگ کے تہہ بند میں دیکھا، آپ روزانہ دن رات میں فرض نمازوں کے علاوہ پچاس رکعات مزید ادا کرتے تھے۔

اور عبداللہ بن محمد بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابو جعفر محمد باقر ہر دن اور رات میں ڈیڑھ صد (۱۵۰) رکعات ادا کرتے تھے۔ ۴۲۷ ؎

قیام
الملك الشهيد، قاهر الصليبيين
نور الدین محمود زنگی
اور ان کی اہلیہ عصمت الدین خاتون

حافظ ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد نور الدین زنگی جیسا کوئی بادشاہ نہیں گذرا۔ آپ سحری کے وقت سے سوار ہونے تک رات کو کثرت سے نماز ادا کرتے تھے۔

---

۴۲۷ ؎ سیر اعلام النبلاء (۴/ ۴۰۱-۴۰۵)، تذکرۃ الحفاظ (۱/ ۱۲۴)۔

جمع الشجاعة والخشوع لديه
ما أحسن الشجعان فى المحراب

انہوں نے اپنے اندر شجاعت اور خشوع کو جمع کر رکھا تھا وہ محراب میں بہادروں میں کتنے حسین و جمیل لگتے تھے۔

آپ کی اہلیہ عصمت الدین خاتون بنت اتابک معین الدین رات کو کثرت سے عبادت کرتی تھیں۔ ایک رات وہ اپنے ورد کے بغیر سو گئیں جب صبح کو اٹھیں تو بہت غضبناک تھیں۔ ان سے حضرت نورالدین نے غصہ کا سبب پوچھا تو انہوں نے اپنی نیند کا بتایا کہ اس کی وجہ سے میرا وظیفہ فوت ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت ملک نورالدین نے قلعہ میں سحری کے وقت طبل بجانے کا حکم دیدیا تاکہ اس وقت میں رات کی عبادت کیلئے سونے والے کو جگایا جا سکے اور اس طبل بجانے والے کیلئے بھاری اجرت اور انعام مقرر کیا۔

فالبس الله هاتيك العظام وان
بلين تحت الثرى عفوا وغفرانا

سقى ثرى اودعوه رحمة ملأت
مثوى قبورهم روحا وريحانا

۴۲۸۔

معتمد جماعت صوفیاء نے بیان کیا ہے کہ جب وہ بیت المقدس میں ان ایام میں داخل ہوئے جب فرنگیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا انہوں نے فرنگیوں سے سنا کہ نورالدین کا اللہ تعالیٰ سے کوئی مخفی تعلق ہے وہ ہم پر لشکر کی کثرت کی وجہ سے فتحیاب نہیں ہوا بلکہ وہ مہم پر ان دعاؤں اور رات کی عبادت کے سبب سے غالب ہوا ہے کیونکہ وہ رات کو نماز پڑھتا اور اللہ سے دعا کرتا ہے اور اس کی دعا قبول ہوتی اور پوری ہوتی ہے۔

۴۲۸۔ البدایہ والنہایہ ۱۲ ۲۸۳

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے پر (میدان جنگ میں) ان جیسا بہادر ترین اور خوب جم کر بیٹھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ جنگ میں بہادر اور مشقت برداشت کرنے والے تھے جس کی مثال دی جاتی ہے۔ آپ فرماتے تھے میں نے خود کو کئی مرتبہ شہادت کیلئے پیش کیا مگر حاصل نہ ہوئی، اگر مجھ میں خیر ہوتی اور اللہ کے نزدیک میری کوئی قیمت ہوتی تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کی سعادت عطاء فرماتا اور اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

ایک دن سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ سے قطب الدین نیشاپوری نے کہا اے ہمارے مولیٰ اور سلطان اپنے آپ کو خطرہ میں نہ ڈالیں اگر آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کے ساتھ سب مارے جائیں گے اور شہروں پر قبضے ہو جائیں گے اور مسلمانوں کا حال بگڑ جائے گا۔ سلطان نے ان کو جواب میں فرمایا "اے قطب الدین خاموش ہو جاؤ تمہاری یہ بات اللہ کے سامنے گستاخی ہے محمود کون ہوتا ہے؟ مجھ سے پہلے اللہ وحدہ لاشریک کے سوا دین اور شہروں کی کون حفاظت کرتا تھا، محمود کون ہوتا ہے؟ یہ سن کر سب حاضرین رو پڑے۔ ۴۲۹ –

ایک بزرگ نے فرمایا کہ شام کے سلطان نور الدین زنگی ہمارے نزدیک چالیس اولیاء میں گنے جاتے ہیں اور سلطان صلاح الدین تین سو کے گروہ میں منسوب ہیں۔ ابدال جب نور الدین کو دیکھتے ہیں اور نور الدین پوچھتے ہیں میں تمہارے نزدیک کیسا ہوں؟ تو ابدال فرماتے ہیں کہ تم ظالموں کی اصلاح کرنے والے ہو اور تم میں ولایت کے اوصاف ہیں۔ ۴۳۰ –

---

۴۲۹ – البدایہ والنھایہ ۱۲ ۲۸۰۔

۴۳۰ – روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی یمنی رحمہ اللہ۔

قیام
صلاح الدین ایوبی
ملك، بطل حطين، قاهر الصلبيين

آپ نماز کی زبردست پابندی کرتے تھے ایک دن انہوں نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے اتنے سال سے جماعت کے بغیر نماز نہیں پڑھی۔ آپ سنن اور نوافل کی بھی پابندی کرتے تھے اور جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو کچھ نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے۔ ورنہ طلوع فجر سے پہلے تو تہجد ضرور ہی پڑھتے تھے۔ قرآن کریم کی سماعت بڑی محبوب تھی۔ دل میں خشوع اور آنکھیں پر نم تھیں جب قرآن سنتے تھے تو دل میں خشوع پیدا ہوتا تھا اور بسا اوقات آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ ۴۳۱ ۔

قیام
سلطان محمد بن مراد الفاتح
مجاہد، فاتح قسطنطنیہ

یہ وہ سلطان ہیں جنہوں نے عیسائیوں اور صلیبیوں کو ناکوں چنے چبوا دیے تھے، تاریخ اسلام میں قسطنطنیہ کو فتح کرنے کیلئے صحابہ کرام سے لیکر ان کے زمانہ تک کے مسلمان فاتحین جہاد کرتے رہے مگر قسطنطنیہ کی فتح انہیں کے نصیب میں تھی، انہوں نے قسطنطنیہ (حالیہ استنبول) کو فتح بھی کیا اور ایا صوفیا کے کلیسا (چرچ، گرجا گھر) کو ایا صوفیا مسجد میں تبدیل کیا اس فتح قسطنطنیہ کی بڑی عجیب

---

۴۳۱ ۔ صلاح الدين ايوبى بطل حطين للشيخ عبدالله ناصح علوان ص: ۱٤۰، ۱٤۱، ناشر دار السلام۔

تاریخ ہے اس کی فتح کیلئے سلطان نے خشکی پر دس میل تک بحری جہاز چلا دیئے تھے تفصیل کیلئے محقق العصر مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ''جہان دیدہ'' صفحہ ۳۲۵ ملاحظہ فرمائیں۔

سلطان محمد فاتح روزے رکھنے والے راتوں کو عبادت کرنے والے تھے ان کی عبادت الٰہی میں انس اور سکینت ٹپکتی تھی۔ آپ ہر معرکہ میں جانے سے پہلے کثرت سے نماز، روزہ، دعا اور مناجات کرتے تھے۔ ۴۳۲۔

قیام
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
صاحب فتح الباری شرح صحیح البخاری

آپ رات کی تہجد، نماز چاشت اور مسلسل روزے پابندی سے ادا کرتے تھے۔ پھر اخیر میں ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے تھے۔ فقراء کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ رکھتے تھے۔ ۴۳۳۔

قیام
ریاح القیسی ابن عمرو رحمہ اللہ

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی بن ابی مریم نے بیان کیا کہ حضرت ریاح القیسی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے چالیس سے کچھ زائد گناہ ہیں

۴۳۲۔ السلطان المجاهد محمد الفاتح، فاتح القسطنطنية ص: ۱۹۳، زياد ابو غنيمه — دار الفرقان.

۴۳۳۔ مقدمه تغليق التعليق ص: ۶۰

میں نے ہر گناہ کیلئے ایک ایک لاکھ مرتبہ استغفار کیا ہے۔ ۴۳۴ ۔

حضرت محمد بن حرمین عبدربہ قیسی رحمہ اللہ حضرت ریاح قیسی کے اقرباء میں سے تھے یہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس مسجد میں گیا تو وہ رو رہے تھے، گھر میں گیا تو رو رہے تھے جب ان کے ہاں مقبرہ یا صحراء میں گیا تب بھی رو رہے تھے۔ میں نے ان سے ایک دن کہا، آپ سارا زمانہ ماتم ہی کرتے رہیں گے؟ تو وہ رو پڑے پھر فرمایا کہ اہل مصائب اور گناہگاروں کا یہی حق ہے کہ وہ اس طرح رہیں۔

حضرت محمد بن مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ریاح قیسی رحمہ اللہ نے اپنے پاس لوہے کا ایک طوق بنوا رکھا تھا جب رات تاریک ہو جاتی تھی تو وہ اس کو اپنی گردن میں ڈال لیتے تھے اور عاجزی اور زاری سے صبح تک روتے رہتے تھے۔ ۴۳۵ ۔

حضرت عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ایک عبادت گذار مخہ نامی خاتون نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ریاح قیسی کو ایک رات مقام ابراہیم کے پیچھے دیکھا تو میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی حتی کہ کھڑے کھڑے تھک گئی تو لیٹ گئی مگر وہ کھڑے ہی رہے اور میں ان کی طرف دیکھتی ہی رہی پھر میں نے غمناک آواز میں کہا عابد حضرات مجھ سے سبقت لے گئے اور میں تنہا رہ گئی ہائے نفس کی محبت، تو حضرت ریاح نے چیخ ماری اور مونہہ کے بل غش کھا کر گر پڑے اور ان کا مونہہ ریت میں بھر گیا اسی طرح سے صبح تک پڑے رہے پھر ہوش آ گیا۔ ۴۳۶ ۔

---

۴۳۴ ۔ سیر اعلام النبلاء (۸/ ۱۵۵).

۴۳۵ ۔ صفة الصفوة (۳/ ۳٦٧).

۴۳٦ ۔ صفة الصفوة (۳/ ۳٦۹).

قیام

حضرت طلق بن حبیب العنزیؒ

حضرت ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ (تابعین میں) حضرت حسن بصری کی فقہ، حضرت ابن سیرین کی پرہیزگاری، حضرت مسلم بن یسار کا حلم اور حضرت طلق کی عبادت کی شہرت تھی۔

امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالکریم سے سنا فرمایا کہ طلق جب سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کرتے جب تک سورۂ العنکبوت نہ پڑھ لیتے رکوع نہیں کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ میں اس سے زیادہ قیام کرنا چاہتا ہوں مگر میری کمر دکھنے لگتی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلق بن حبیب سے زیادہ عبادت گذار نہیں دیکھا۔ حضرت غندر حضرت عوف سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمَ الْخَائِفِیْنَ مِنْكَ، وَخَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِكَ، وَیَقِیْنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُوْقِنِیْنَ بِكَ وَاِنَابَةَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْكَ وَاِخْبَاتَ الْمُنِیْبِیْنَ اِلَیْكَ وَشُكْرَ الصَّابِرِیْنَ لَكَ وَصَبْرَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ وَلِحَاقًا بِالْأَحْیَاءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ عِنْدَكَ.

حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمارے شہر میں حضرت طلق بن حبیب سے بہتر نماز ادا کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ ۴۳۷

۴۳۷۔ سیر اعلام النبلاء (۶۰۳،۶۰۱/۴)، حلیۃ الأولیاء (۶۴-۶۳/۳)

قیام

حضرت وہب بن مُنبہؒ

الامام، العلامه، الاخباری، القصصی

اخی همام بن منبه

حضرت مسلم زنگی سے مروی ہے کہ حضرت وہب بن منبہ نے چالیس سال ایسے گذارے جن میں بستر پر نہ سوئے، اور بیس سال تک عشاء اور صبح کے درمیان وضو نہ کیا (یعنی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی اور عشاء اور صبح کے درمیان وضو کرنے کی ضرورت نہ ہوئی)۔

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ شب بیداری باوقار کو باعظمت اور بے عزت کو باعزت بناتی ہے اور دن میں روزہ رکھنا روزہ رکھنے والے کی شہوات کو ختم کرتا ہے اور مؤمنین کیلئے جنت میں داخل ہونے سے پہلے راحت نہیں ہے (قیام اللیل)۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی راتوں کو عبادت کرتا ہے تو حق تعالیٰ کے نزدیک وہ باعزت ہو جاتا ہے اور چونکہ قلوبِ عباد اللہ ہی کے دست قدرت میں ہیں اس لئے لوگوں کے قلوب کو اس کی طرف مائل کر دیتے ہیں حتی کہ سارے لوگ اس کی عزت کرنے لگتے ہیں اور روزہ رکھنے سے چونکہ قدرے ضعف ہو جاتا ہے اس لئے انسان کی شہوت ٹوٹ جاتی ہے اور پھر وہ گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیٹ بھرنے کے بعد ادھر ادھر کی سوجھتی ہے کسی بھوکے پیٹ کو دیکھو وہ کبھی ایسے کاموں کے لئے تیار نہ ہوگا جو شہوت کے متعلق ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ پھر دن اور رات اسی میں لگا رہے نماز پڑھتا رہے روزہ رکھتا رہے اس میں تو بہت مشقت ہے۔ اس کا جواب دیا کہ مؤمن کیلئے راحت تو آخرت ہی میں جنت میں پہنچ کر ہوگی۔ (فضائل تہجد)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں تہجد پڑھنے والے میدان حشر سے ہرگز نہ جائیں گے یہاں تک کہ عمدہ بہترین موتی لائے جائیں گے ان میں روح ڈالی جائے گی اور تہجد پڑھنے والوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں اپنے اپنے مکانوں کی طرف سوار ہو کر چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ ان پر سوار ہو جائیں گے اور پرندے ان کو اونچا اڑائیں گے لوگ دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ (جل شانہ) نے احسان فرمایا ہے پس وہ اسی طرح اڑتے رہیں گے یہاں تک کہ جنت میں اپنے مکانوں تک پہنچ جائیں گے۔

تمام رات جاگ کر عبادتِ الٰہی میں گذارتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے گھر میں شیطان کو دیکھنا بہ نسبت تکیہ کے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کا کھجور کی چھال سے تیار کردہ بستر تھا، جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اس پر کچھ جھپکیاں لیتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔ (فضائل تہجد)

محدث عبدالرزاق بن ہمام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت وہب کو دیکھا کہ جب وہ وتر کیلئے کھڑے ہوئے تو (ثناء کی جگہ یہ الفاظ) کہے:

لَكَ الْحَمْدُ السَّرْمَدُ، حَمْدًا لَايُحْصِيْهِ الْعَدَدُ، وَلَا يَقْطَعُهُ الْاَبَدُ كَمَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تُحْمَدَ وَكَمَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَكَمَا هُوَ لَكَ عَلَيْنَا حَقٌّ.

(ترجمہ): آپ کیلئے دائمی حمد ہو جس کو عدد شمار نہ کر سکے اور زمانہ طے نہ کر سکے، جس طرح سے آپ کو حمد لائق ہے اور آپ اس کے اہل ہیں اور جیسا کہ ہم پر اس کیلئے آپ کا حق ہے ۴۳۸۔

۴۳۸۔ سیر اعلام النبلاء (۵/ ۲۲۴-۲۲۵)۔

قیام
ابو جعفر القاری یزید بن القعقاع المدنی
احد الائمة العشرة فی حروف القراءات

حضرت امام قاری نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رات کو عبادت کرتے تھے جب تلاوت کرتے تو (کثرت لذت و سکون سے) اونگھنے لگ جاتے۔ شاگردوں سے فرماتے میری انگلیوں کے درمیان کنکریاں رکھ کر ان کو دباؤ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے تھے مگر نیند غالب ہونے لگتی تھی پھر فرماتے میں سونے لگوں تو میری داڑھی کے گچھے سے کھینچ لینا۔ اسی حالت میں ان کا مالک پاس سے گذرا اور وہ سب کچھ دیکھا جو وہ کر رہے تھے تو کہا اے شیخ تمہاری غفلت جاتی رہی ہے۔ تو ابو جعفر فرماتے اس میں ابھی کمی رہ گئی ہے ہمیں قبرستان کے گرد گھماؤ (تاکہ ہمیں کچھ عبرت اور تیقظ حاصل ہو)۔

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو جعفر کو غسل دیا گیا تو انہوں نے ان کے سینے سے دل تک قرآن کریم کا ایک ورقہ سا دیکھا اس سے حاضرین کو شک نہ رہا کہ یہ قرآن کریم کا نور ہی ہے ۴۳۹۔

قیام
سیدنا کرز بن وبرہ حارثی
الزاھد، القدوۃ
کان له الصیت البالغ فی النسك والتعبد

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت کرز کی محراب میں

۴۳۹۔ سیر اعلام النبلاء (۵/ ۲۸-۲۸۶)۔

ایک لکڑی ہوتی تھی جب عبادت کرتے ہوئے آپ کو نیند تنگ کرتی تھی تو اس کی ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت فضیل بن غزوان سے مروی ہے کہ حضرت کرز اتنا عبادت کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورما جاتے تھے اس پر انہوں نے اپنے پیروں کے نیچے گڑھا کھود لیا تھا۔

حضرت ابو سلیمان المکتب فرماتے ہیں کہ میں حضرت کرز کے ساتھ مکہ تک رہا ایک دن وہ روانگی سے روک دیئے گئے، تو وہ کہیں علیحدگی میں جاکر عبادت میں مصروف ہو گئے۔ ان کی طلب میں لوگ نکل کھڑے ہوئے میں نے انہیں تلاش کر ہی لیا وہ ایک گڑھے میں شدید گرمی میں نماز ادا کر رہے تھے اور ان پر ایک بدلی نے سایہ کر رکھا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اس بات کو چھپا کر رکھنا اور مجھ سے اخفاء کیلئے قسم لے لی۔

حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ حضرت کرز بن وبرہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے انہوں نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا حتی کہ ان پر چڑیا کے گوشت کی مقدار سے زیادہ گوشت نہ رہا جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنی آنکھ دائیں اور بائیں اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔ آپ اللہ کے محب اور عاشق تھے اور اس میں فریفتگی کی حد کو پہنچے ہوئے تھے۔ ان سے بسا اوقات بات کی جاتی تھی تو وہ شدت شوق و تعلق الٰہی سے بہت دیر کے بعد جواب دے پاتے تھے ۴۴۰۔

قیام
عطاء بن سائب
محدث الکوفہ، کبیر العلماء

حضرت ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن سائب

۴۴۰۔ سیر اعلام النبلاء (۶/ ۸۴-۸۶)

اور حضرت ضرار بن مرہ کو دیکھا ان کے رونے نے ان کے رخساروں پر جھریاں ڈال دی تھیں ۱۴۴؎

قیام
سلیمان بن طرخان تیمی
الامام، شیخ الاسلام، ابو معتمر رحمہ اللہ

ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ بہت ہی کثرت سے عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے، بہت بڑے محدث اور معتمد راوی حدیث تھے، ساری رات عشاء کے وضو سے نماز میں مشغول رہتے تھے۔ یہ اور ان کے صاحبزادے رات کے وقت مساجد میں پھرتے تھے کبھی اس مسجد میں نماز ادا کرتے، کبھی اس مسجد میں اسی حالت میں صبح ہو جاتی تھی۔

حضرت محمد بن عبد الاعلی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے آپ کے صاحبزادہ حضرت معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تم میرے اہل خانہ میں سے نہ ہوتے تو میں اپنے ابا جان کی یہ بات نہ بتاتا، میرے والد نے چالیس سال اس حالت میں گذارے کہ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے اور عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے۔

حضرت معاذ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت تیمی کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے کوئی نوجوان ہو اور اس نے خوب شوق اور چستی سے نماز شروع کی ہو۔ دیکھنے والے حضرات یوں کہتے تھے کہ انہوں نے عبادت کرنا حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ سے سیکھی تھی۔

حضرت مثنی بن معاذ رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت سلیمان تیمی کی عبادت کو کسی نئے شوق والے جوان سے ہی تشبیہ دوں گا

۱۴۴؎ سیر اعلام النبلاء (۶/۱۱۲)۔

جو اس محنت و مشقت کے ساتھ عبادت کر رہا ہو۔
حضرت عبداللہ بن مبارک یا کوئی اور حضرت بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی چالیس سال تک جامع بصرہ کے امام رہے، اور عشاء اور صبح کی نماز کو ایک ہی وضو سے پڑھتے رہے۔
حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی نے بیس سال تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگایا۔ ۴۴۲۔

قیام
حضرت عمران بن مسلم
القصیر الربانی، العابد ابو بکر البصری رحمہ اللہ

ان کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ نیند سے مغلوب ہوئے بغیر نہیں سوئیں گے ۴۴۳۔

قیام
حارث بن یعقوب بن عبداللہ
من فضلاء التابعین و عبادهم

آپ اکثر بیشتر ساری ساری رات نماز میں گذار دیتے تھے۔
حضرت شعیب بن اللیث اپنے والد سے نقل کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عمرو بن حارث اور ان کے والد حضرت حارث بن یعقوب میں فضیلت کے اعتبار سے

۴۴۲۔ سیر اعلام النبلاء (۶/ ۱۹۵-۲۰۰)
۴۴۳۔ سیر اعلام النبلاء (۶/ ۲۲۵)۔

آسمان و زمین کا فرق ہے اور حضرت حارث بن یعقوب اور ان کے والد حضرت یعقوب کے درمیان میں بھی فضیلت کے اعتبار سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ۴۴۴۔

قیام
مصعبؒ بن ثابتؒ بن عبداللہؓ بن الزبیرؓ
الامام، القدوۃ

آپ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ عبادت گذار تھے یہ اور ان کے بھائی اپنی عمر کے پچاس سال تک روزے رکھتے رہے۔ ان کی صاحبزادی حضرت اسماء بنت مصعب رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میرے والد دن اور رات میں ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت مصعب بن عثمان اور خالد بن وضاح فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن ثابت رحمہ اللہ سارا سال روزے رکھتے تھے اور رات اور دن میں ایک ہزار رکعات ادا کرتے تھے۔ عبادت کرتے کرتے جسم خشک ہو گیا تھا آپ اپنے زمانہ کے بڑے فصیح و بلیغ انسان تھے ۴۴۵۔

یحییٰ بن مسکین فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو رکوع و سجدہ کرنے والا نہیں دیکھا۔ ۴۴۶۔

۴۴۴۔ سیر اعلام النبلاء (٦/٣٤٩-٣٥٤).

۴۴۵۔ سیر اعلام النبلاء (٧/٦٥).

۴۴۶۔ صفة الصفوة ٢/٩٩.

قیام
ابو بکر بن ابو مریم
الامام، القدوۃ، المحدث، الربانی

محدث یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ خوب عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔
محدث بقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک بستی میں ہمارے آدمی حضرت ابو بکر بن ابو مریم تھے جو اس بستی پر زیتون کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر عبادت کرتے رہے۔
کہا گیا ہے کہ ان کے دونوں رخساروں پر رونے سے جھریاں پڑ گئی تھیں۔

قیام
فتح موصلی کبیر رحمہ اللہ
زاہد زمانہ، احد الاولیاء الکبار

آپ بڑے مقامات اور اونچے احوال کے مالک تھے، تقوی میں قدم راسخ تھا بیٹھے بیٹھے ہی نیند کر لیتے تھے۔ خوب رونے والے، بہت خوف کھانے والے اور بڑے تہجد گذار تھے ۷۴۴۔
فتح موصلی کو ایک مرتبہ درد سر ہوا تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ اے اللہ آپ نے انبیاء کے امتحان کی طرح میرا امتحان کیا میں اس کا شکر ادا کروں گا میں رات کو چار سو رکعات پڑھوں گا۔

۷۴۴۔ سیر اعلام النبلاء (۷/ ۳۴۹).

قیام
سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ
الامام، القدوۃ، مفتی دمشق

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عبد العزیز کا اہل شام میں وہی مقام تھا جو امام مالک کا اہل مدینہ میں تھا علو مرتبہ اور فقہ اور امامت میں۔

ولید بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ ساری ساری رات عبادت کرتے تھے، جب فجر طلوع ہوتی تھی تو نیا وضو بنا کر مسجد کی طرف چلے جاتے تھے۔

حضرت ابو نضر اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نماز میں چٹائی پر حضرت سعید بن عبد العزیز کے آنسو گرنے کی آواز سنا کرتا تھا۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن الاسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے عرض کیا آپ نماز میں کیوں روتے ہیں فرمایا اے بھتیجے تم کیوں پوچھتے ہو؟ میں نے عرض کیا شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائیں۔ تو فرمایا میں جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم مجھے سامنے نظر آتی ہے۔

جب آپ کی جماعت کی نماز چھوٹ جاتی تو آپ روتے تھے۔ ۴۴۸ ؎

امام اوزاعی سے جب حضرت سعید کی موجودگی میں کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ فرماتے ان سے پوچھو۔ اہل فضیلت کی فضیلت تو اہل فضیلت ہی جانتے ہیں۔

---

۴۴۸ ؎ سیر اعلام النبلاء (۸/۳۲-۳۵)۔

قیام
ابو معاویہ هُشَیم سُلَّمْی
الامام، شیخ الاسلام

حضرت عمرو بن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہشیم نے عشاء کے وضو سے موت سے پہلے بیس سال تک فجر کی نماز ادا کی۔
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں چار یا پانچ سال ہشیم رحمہ اللہ کے ساتھ رہا میں نے ان سے کوئی مسئلہ بھی ہو ہیبت کے مارے دو مرتبہ پوچھا۔ آپ حدیث پڑھانے کے دوران کثرت سے تسبیح ادا کرتے تھے اسی دوران زور سے لا الہ الا اللہ بھی کہدیتے تھے۔ ۴۴۹ ؎

قیام
اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ
محدث الشام، من بحور العلم، صادق اللهجه متین الدیانه، صاحب سنة و وقار واتباع وجلالة

حضرت ابو الیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل کا گھر میرے گھر کے ساتھ تھا۔ آپ ساری رات بیدار رہتے۔ آپ بسا اوقات تلاوت شروع کرتے پھر چھوڑ دیتے، پھر شروع کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایک جگہ سے تلاوت شروع کی پھر چھوڑ دی، میں ایک دن ان سے ملا اور عرض کیا اے چچا جان! میں آپ کی

۴۴۹ ۔ سیر اعلام النبلاء (۸ : ۲۹۰)

تلاوت اس اس طرح سے سنتا ہوں؟ فرمایا اے بیٹے تم کیوں پوچھتے ہو؟ میں نے کہا جاننے کیلئے۔ فرمایا اے بیٹے! میں نماز شروع کرتا ہوں تو اس میں قراءت شروع کر دیتا ہوں پھر مجھے کوئی حدیث اپنے ابواب مخرجہ کے متعلق یاد آجاتی ہے تو میں وہ نماز جلدی سے پوری کر کے وہ حدیث لکھ لیتا ہوں، پھر نماز شروع کر دیتا ہوں اور اسی جگہ سے شروع کرتا ہوں جہاں سے چھوڑا تھا۔ ۴۵۰۔

قیام
ابوبکر بن عیاش
شیخ الاسلام و بقیۃ الاعلام رحمہ اللہ

حضرت ابو عبداللہ نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش کیلئے پچاس سال تک بستر نہیں بچھایا گیا تھا (یعنی آپ نے پچاس سال تک کی راتیں عبادت میں کاٹ دیں)۔

محدث یزید بن ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عیاش بہت اچھے اور فاضل شخصیت کے مالک تھے، آپ نے چالیس سال تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگایا۔

آپ فرماتے تھے اے میرے (کراما کاتبین) فرشتو! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو کیوں کہ آپ لوگ مجھ سے زیادہ اللہ کے فرمانبردار ہو۔

بہت سے لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر چالیس سال تک ہر رات دن میں قرآن کریم کا ختم کرتے تھے ۴۵۱۔

۴۵۰۔ سیر اعلام النبلاء (۸/ ۳۲۱)، (۸/ ۳۱۵)۔

۴۵۱۔ سیر اعلام النبلاء (۸/ ۴۹۵)، (۸/ ۵۰۳)۔

قیام

امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم

قاضی القضاۃ، الامام المجتہد

تلمیذ امام ابو حنیفہ و صاحبہ رحمہ اللہ

حضرت ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا روزانہ کا دو سو رکعات کا وظیفہ ہوتا تھا۔ ۴۵۲ ؎

قیام

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الرقاشی

المحدث، الامام، الحافظ

امام عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ اور عباد صالحین میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ روزانہ رات دن میں چار سو رکعات نماز ادا کرتے تھے۔ ۴۵۳ ؎

قیام

بشر بن مفضّل

الامام، الحافظ، ابو اسماعیل الرقاشی

محدث ابن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشر رحمہ اللہ روزانہ چار سو

---

۴۵۲ ؎ سیر اعلام النبلاء (۸ ۵۳۷)۔

۴۵۳ ؎ تذکرۃ الحفاظ (۲ ۴۶۲)۔

رکعات نماز ادا کرتے تھے، اور (ماہ رمضان کے علاوہ کے) ایک دن کا روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔ ۴۵۴۔

قیام
عبد الرحمٰن بن القاسم رحمہ اللہ
عالم الديار المصريه، صاحب الامام مالكؒ
مثله كمثل جراب مملوء مسكا

امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے ابن القاسم رحمہ اللہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا "ان کی مثال اس مشکیزہ کی سی ہے جو مشک سے بھرا ہوا ہو"۔

آپ کی یہ دعا ہوتی تھی:

اَللّٰهُمَّ امْنَعِ الدُّنْيَا مِنِّيْ، وَامْنَعْنِيْ مِنْهَا.

(اے اللہ! دنیا کو مجھ سے اور مجھے دنیا سے دور کر دے)

فقیہ اسد بن فرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن القاسم رحمہ اللہ روزانہ رات دن میں قرآن شریف کے دو ختم کرتے تھے۔ ۴۵۵۔

قیام
ابو عبید قاسم بن سلام
الامام - الحافظ

حضرت ابو بکر ابن الانباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۴۔ سیر اعلام النبلاء (۹/ ۳۷)، تذکرۃ الحفاظ (۲/ ۳۱۰)

۴۵۵۔ سیر اعلام النبلاء (۹/ ۱۲۱-۱۲۳)

نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک تہائی میں نوافل پڑھتے تھے، ایک تہائی میں سوتے تھے اور ایک تہائی میں کتابیں تصنیف کرتے تھے۔ ۴۵۶۔

قیام
احمد بن حرب
الامام، القدوہ، کبیر الفقہاء والعباد

ابو عمرو محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احمد بن حرب کچھ بچوں کے پاس سے گذرے جو کھیل رہے تھے، ان میں سے کسی نے کہا ٹھہر جاؤ (ان کے احترام میں کچھ دیر کھیلنا چھوڑ دو) یہ احمد بن حرب ہیں جو رات کو نہیں سوتے تو آپ نے اپنی داڑھی کو پکڑ کر فرمایا کہ بچے تو تم سے اتنا ہیبت کھاتے ہیں اور تم سوتے رہتے ہو؟ اس کے بعد اپنی وفات تک ساری رات عبادت میں گذار دیتے تھے۔

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ جب کبھی حجام کے سامنے اپنی مونچھیں بنوانے کیلئے بیٹھتے تھے تو تسبیح کہتے رہتے تھے۔ ان سے حجام نے کہا آپ کچھ دیر خاموش ہو جائیں فرمایا تم اپنا کام کرتے رہو۔ کبھی کبھار اس میں ان کے ہونٹ بھی کٹ جاتے تھے اور ان کو پتہ بھی نہ چلتا تھا۔

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی لیکن عبادت کی لذت نہ پائی مگر تین چیزیں چھوڑنے پر (۱) میں نے لوگوں کو خوش کرنا چھوڑا تو اس کی قدرت ہوئی کہ حق کی بات کر سکوں (۲) فاسقین اور نافرمانوں کی صحبت چھوڑی تو صالحین کی صحبت حاصل ہوئی (۳) دنیا کے مزے چھوڑے تو آخرت کی لذت نصیب ہوئی۔ ۴۵۷۔

۴۵۶۔ سیر اعلام النبلاء (۱۰ ۴۹۷)۔

۴۵۷۔ سیر اعلام النبلاء (۱۳ ۱۳۳-۱۳۴)۔

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں "بڑے تعجب کی بات ہے اس شخص کیلئے جو یہ جانتا ہے کہ جنت اس کے اوپر مزین ہو چکی ہے اور دوزخ اس کے نیچے دہکائی جا چکی ہے ان دونوں کے درمیان میں رہنے والا کیسے سو سکتا ہے ؟"
۴۵۸۔

قیام
داود بن رُشید
الامام، الحافظ، الرحال، الجوال

آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نماز کیلئے کھڑا ہوا تو مجھے سردی لگنا شروع ہو گئی اس لئے کہ میرے پاس ہلکے پھلکے کپڑے تھے (جن سے سردی سے دفاع نہ ہو سکتا تھا) پھر مجھے نیند آ گئی۔ میں نے دیکھا کہ گویا کوئی کہہ رہا ہے "اے داود! ہم نے ان کو سلا دیا ہے اور تمہیں بیدار کیا ہے پھر تم ہمارے لئے روتے کیوں نہیں ہو؟ حربی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس کے بعد داود کبھی نہیں سوئے یعنی تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ ۴۵۹۔

قیام
ہناد بن سَری رحمہ اللہ
الامام، الحجة، القدوه، زین العابدین

حافظ احمد بن سلمہ نیشاپوری فرماتے ہیں کہ حضرت ہناد رحمہ اللہ بہت رونے

۴۵۸۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۳۔

۴۵۹۔ سیر اعلام النبلاء (۱۱/ ۱۳۳-۱۳۴)۔

والے تھے، آپ نے ایک دن ہمارے لئے تلاوت سے فارغ کیا، وضو کیا اور مسجد میں تشریف لائے اور زوال تک نماز میں مصروف رہے اور میں بھی ان کے ساتھ مسجد میں رہا، پھر وہ گھر لوٹ آئے وضو کیا اور ہمارے ساتھ ظہر کی نماز کیلئے (مسجد) آگئے۔ پھر اپنے قدموں پر عصر تک نماز پڑھتے رہے، پھر زور سے تلاوت فرمائی اور بہت روئے۔ پھر ہمارے ساتھ عصر کی نماز ادا کی اور قرآن شریف اٹھا کر تلاوت کرتے رہے (کیونکہ عصر کے بعد نوافل پڑھنا درست نہیں ہیں) حتیٰ کہ مغرب کی نماز ادا کی۔ میں نے ان کے کسی پڑوسی سے پوچھا ان کو عبادت پر اتنا صبر کہاں سے حاصل ہوا۔ اس نے کہا ان کی دن کی یہ عبادت ستر سال سے اسی طرح جاری ہے، اس وقت آپ کیا کہیں گے جب ان کی رات کی عبادت دیکھیں گے۔ آپ کو "راہب الکوفہ" کہا جاتا تھا۔ ۴۶۰ ؎

قیام
احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ
صاحب ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ

امام الجرح والتعدیل حضرت یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا تو فرمایا میرا خیال ہے اہل شام پر اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ہی بارش برساتا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ کا رات کے وقت رونا سنتے تھے تو کہہ اٹھتے تھے کہ آپ کی جان نکل چکی ہو گی۔

---

۴۶۰ ؎ سیر اعلام النبلاء (۱۱/۴۶۵-۴۶۶)، تذکرۃ الحفاظ (۲/۵۰۷-۵۰۸)۔

حضرت محمد بن عوف حمصی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت احمد بن ابی الحواری کو اپنے ہاں انطر سوس میں دیکھا جب آپ نے عشاء کی نماز پڑھی تو کھڑے ہو کر (نوافل میں) الحمدللّٰہ شریف شروع کی اور ایاك نعبد تک پہنچے میں تمام دیوار گھوم کر واپس آیا تو وہ اس مقام سے آگے نہ پہنچے تھے۔ پھر میں سو گیا اور سحری کے وقت ان کے پاس سے گذرا تو ہ ایاك نعبد کی ہی قراءت کر رہے تھے آپ اس کو صبح ہونے تک دہراتے رہے۔ ۴۶۱ ـ

قیام
سیدنا ابو قلابہ رحمہ اللہ
محدث البصرہ، الحافظ، العابد

حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ روزانہ دن رات میں چار سو رکعات نوافل ادا کرتے تھے۔ آپ کی والدہؒ نے حالت حمل میں خواب دیکھا گویا کہ انہوں نے ہد ہد جنا ہے۔ ان کو معبر نے بتایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تجھ سے ایسا بچہ پیدا ہو گا جو کثرت سے نماز پڑے گا۔ ۴۶۲ ـ

قیام
علی بن حمشاذ رحمہ اللہ
الامام، الحافظ، شیخ نیشاپور

آپ کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ میرے والد نے کبھی

---

۴۶۱ ـ سیر اعلام النبلاء (۱۲/۸۶-۸۷-۸۸)، الجرح والتعدیل (۲/۴۷)، حلیة الأولیاء (۱۰/۲۲).

۴۶۲ ـ سیر اعلام النبلاء (۱۳/۱۷۸-۱۷۹)، تاریخ بغداد (۱۰/۴۲۶).

رات کی عبادت چھوڑی ہو۔

حضرت ابوبکر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن حمشاذ کا سفر اور حضر کا ساتھی رہا مجھے علم نہیں کہ فرشتوں نے ان کا کوئی گناہ لکھا ہو۔ ۴۶۳ے

قیام
حافظ عبدالغنی المقدسی
الامام، الصادق، القدوۃ، العابد، الاثری، عالم الحفاظ

آپ نماز بھی پڑھتے تھے اور قرآن کا درس بھی دیتے تھے اور کبھی حدیث شریف کا بھی۔ پھر کھڑے ہو کر وضوء کر کے ظہر سے پہلے فاتحہ اور معوذتین سمیت تین سو نفل ادا کرتے اور ظہر کی نماز سے پہلے کچھ دیر سو جاتے۔ پھر ظہر کی نماز ادا کرتے اور سماعت حدیث میں یا تصنیف میں مشغول ہو جاتے۔ پھر اگر روزہ دار ہوتے تو روزہ افطار کرتے ورنہ مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتے۔ پھر عشاء کی نماز پڑھتے اور آدھی رات یا کچھ بعد تک سو جاتے۔ پھر اس طرح سے اٹھ بیٹھتے جیسے ان کو کسی انسان نے جگا دیا ہو۔ پھر کچھ دیر نماز پڑھتے پھر وضو کر کے قرب فجر تک نماز ادا کرتے رہتے۔ اور بسا اوقات رات میں سات یا آٹھ مرتبہ وضو کرتے تھے اور فرماتے تھے جب تک میرے اعضاء صحیح سلامت ہیں میری نماز عمدہ رہے گی پھر طلوع فجر تک کچھ دیر کیلئے سو جاتے تھے۔ یہی آپ کا طریقہ رہا۔ ۴۶۴ے

حضرت ابو المظفر واعظ نے مرآۃ الزمان میں حافظ عبدالغنی مقدسی کے متعلق

۴۶۳ے سیر اعلام النبلاء (۱۵/ ۳۹۸-۳۹۹)، تذکرۃ الحفاظ ص: ۸۵۵.

۴۶۴ے سیر اعلام النبلاء (۲۱/ ٤٥٣-٤٥٥-٤٦٣-٤٦٤).

نقل کیا ہے کہ آپ روزانہ رات دن تین سو نوافل ادا کرتے تھے اور رات کو بیواؤں اور یتیموں کے گھروں پر خفیہ طریقہ پر جاکر ممکنہ مدد کرتے تھے۔ کثرت گریہ اور مطالعہ سے آپ کی نگاہ کمزور پڑ گئی تھی۔

قیام
فقیہ ابن قدامہ المقدسی حنبلی
شیخ الاسلام، الامام، المحدث، البرکۃ

حافظ ضیاء الدین المقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ جو دعا بھی سنتے تھے اکثر طور پر آپ اس کو حفظ کر لیتے اور اس کو مانگتے تھے، اور جو حدیث سنتے تھے اس پر عمل کرتے تھے، اور جس نماز کا سنتے تھے اس کو ادا کرتے تھے، آپ لوگوں کے ساتھ نصف (شعبان) میں بوڑھے ہونے کے باوجود سو رکعات ادا کرتے تھے۔ اور تہجد کی نماز بوڑھے ہونے کے باوجود نہیں چھوڑتے تھے۔ جب سفر میں لوگوں کے ساتھ چلتے تھے تو وہ سو جاتے تھے مگر آپ ان کا نماز پڑھتے ہوئے پہرہ دیتے تھے۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ قدوہ تھے، صالح تھے، عابد تھے، اللہ کے سامنے کھڑے ہونے والے تھے، ربانی تھے، خشوع کرنے والے مخلص تھے عدیم النظیر، کبیر القدر، کثیر الاوارد والذکر تھے۔ کثیر المروءۃ والفتوہ والصفات الحمیدہ تھے ان جیسا آنکھوں نے بہت کم ہی دیکھا ہوگا۔

بسااوقات تہجد میں جب اونگھنے لگتے تھے تو اپنے پیروں پر لکڑی مارتے تھے حتی کہ نیند اڑ جاتی تھی۔ ہر رات نماز میں قرآن کریم کا ساتواں حصہ ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے تھے، اور دن میں دو نمازوں کے درمیان قرآن کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے۔ مغرب اور عشاء کے درمیان طویل نماز پڑھتے تھے، ہر

شب جمعہ صلوۃ التسبیح ادا کرتے تھے۔ آپ کی روزانہ دن اور رات کی (۷۲) رکعات نوافل ہوتی تھیں۔ ۲۶۵

قیام
احمد بن مہدی بن رستم
الزاھد، العابد، الاصبھانی

امام ابو نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صاحب جائیداد تھے آپ نے اہل علم پر تین لاکھ درہم خرچ کئے تھے۔
حضرت محمد بن یحییٰ بن مندہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے شہر (اصبہان) میں چالیس سال کے عرصے سے ان سے زیادہ کسی معتمد محدث نے احادیث بیان نہیں کیں۔ آپ نے مسند کی تصنیف بھی فرمائی۔ آپ نے چالیس سال سے بستر کا مونہہ نہیں دیکھا آپ بڑے عبادت گذار تھے۔

قیام
غلام شیخ ابو بکر ضریر رحمہ اللہ

شیخ ابو بکر ضریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک خوبصورت غلام تھا دن کو روزہ رکھتا تھا رات بھر قیام کرتا تھا۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ آج میں سو گیا تھا کہ معمولی اوراد بھی ترک ہو گئے۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سامنے سے محراب پھٹ گئی ہے اور اس سے چند حسین لڑکیاں نکلی ہیں ان میں سے ایک لڑکی نہایت ہی بد صورت تھی میں نے عمر بھر ایسی کبھی نہ دیکھی

۲۶۵۔ سیر اعلام النبلاء (۲۲ / ۶-۷)۔

تھی، میں نے پوچھا کہ تم سب کس کے لئے ہو اور یہ بد صورت کس کے لئے ہے؟ انہوں نے کہا ہم سب تیری گذشتہ راتیں ہیں اور یہ بری صورت والی تیری آج کی رات ہے جس میں تو سو رہا ہے۔ اگر تو اسی رات میں مر گیا تو یہی تیرے حصے میں آئے گی۔

یہ خواب بیان کر کے اس جوان نے ایک چیخ ماری اور جان حق تسلیم ہو گیا۔

۴۶۶۔

قیام
حضرت زمعہ رحمہ اللہ

قاسم بن راشد شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت زمعہ رحمہ اللہ ہمارے پاس وادی محصب میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کے ساتھ ان کی بیوی اور بیٹیاں بھی تھیں، یہ رات کو عبادت کرتے اور طویل رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو بلند آواز سے یہ کہتے اے خوشیوں میں مصروف قافلہ والو! کیا تم اس تمام رات میں سوتے رہو گے؟ کیا تم اٹھ کر کوچ نہیں کرو گے؟ تو وہ اچھل کر کھڑے ہو جاتے پھر کسی طرف سے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی اور کسی طرف سے دعائیں کرنے کی اور کسی طرف سے قرآن پاک پڑھنے کی اور کہیں سے وضو کرنے کی۔ پھر جب صبح طلوع ہوتی تو یہ بلند آواز سے فرماتے ’’صبح کے وقت مسرور قوم کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنی چاہئے‘‘۔

حضرت زمعہ رحمہ اللہ طویل رات تک نماز پڑھتے اور جب سحر ہوتی تو بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے۔

۴۶۶۔ روض الریاحین

ایھا الرکب المعرسونا
اکل ھذا اللیل ترقدونا
الاتقومون فترحلونا

۴۶۷

ترجمہ: آرام کی خاطر ٹھہرنے والے سوارو! کیا تم پوری رات سوتے رہو گے؟ اٹھو کوچ کرو۔

قیام
حضرت ازہر بن مغیث رحمہ اللہ

حضرت ازہر بن مغیث رحمہ اللہ راتوں کو عبادت کرنے والے حضرات میں سے تھے۔ یہ فرماتے ہیں میں نے (ایک رات) خواب میں ایک عورت کو دیکھا جو دنیا والوں کی عورتوں کے مشابہ نہیں تھی۔ میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا حور ہوں۔ میں نے کہا تم اپنے ساتھ میری شادی کرو گی؟ اس نے کہا میرے مالک (اللہ تعالیٰ) کو میرے نکاح کا پیغام دو اور میرا حق مہر ادا کرو۔ میں نے پوچھا تمہارا حق مہر کیا ہے؟ اس نے کہا طویل تہجد ادا کرنا۔ ۴۶۸

قیام
حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ

ابو محمد مغازلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ ایک سال

۴۶۷۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۴۔
۴۶۸۔ صفة الصفوة ج ۲ ص: ۱۳۰۔

تک مکہ مکرمہ میں عبادت کرتے رہے (اس عرصہ میں) نہ تو آپ کبھی سوئے ہیں نہ کوئی بات کی ہے نہ کسی ستون کی ٹیک لگائی ہے نہ کسی دیوار کی اور نہ کبھی اپنے پاؤں پھیلائے ہیں۔ ۴۶۹

قیام
حضرت عبدالعزیز بن عثمان رحمہ اللہ

عبدالعزیز بن عثمان رات کو لیٹنے کے وقت بستر پر ہاتھ پھیرتے اور اسکے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز ہی میں مصروف رہتے۔ ۴۷۰

قیام
صہیب عابد رحمہ اللہ

صہیب عابد رحمہ اللہ ایک عورت کے غلام تھے، رات کو قیام کرتے اور عبادت و بندگی میں گذارتے۔ ان کی سیدۃ نے ایک دن کہا، تیرے رات کے جاگنے سے دن کی خدمت میں نقصان ہوتا ہے۔ صہیب نے جواب دیا، میں کیا کروں جب مجھے دوزخ یاد آجاتی ہے تو میری نیند اڑ جاتی ہے۔ ۴۷۱

۴۶۹۔ المتجر الرابح ص: ۱۰۲۔

۴۷۰۔ المتجر الرابح (ص: ۱۰۲)

۴۷۱۔ فضائل تہجد (ص: ۸۸)۔

قیام
محافظ سرحد عسقلان

ایک عابد جو عسقلان کی سرحد کے محافظ تھے ایک رات تہجد کے ارادہ سے چھت پر چڑھے ناگاہ سمندر کی جانب سے ایک ہاتف کو کہتے سنا کہ اے بندو! میں نے عبادت کے تین حصے کیے ہیں۔ اول تہجد دوسرے روزہ تیسرے دعا، تسبیح اور استغفار۔ یہ اچھی تقسیم ہے ہر ایک سے پورا پورا حصہ لیا کرو یہ سن کر وہ سجدے میں گئے خدا ان سے راضی ہو۔ ۲۷۴

قیام
ثوبان عابد رحمہ اللہ

لذت دعا کا انعام

مروی ہے کہ حضرت ثوبان عابد رحمہ اللہ کا ایک للہ فی اللہ بھائی تھا آپ رحمہ اللہ نے اس سے افطار کا وعدہ کر لیا لیکن نہ گئے۔ آپ سے ان کا بھائی ملا اور کہا آپ نے میرے پاس افطار کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر ایفاء نہ کیا۔ میرے ساتھ آپ نے وعدہ خلافی کی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر میں نے تم سے وعدہ نہ کیا ہوتا تو میں تمہیں یہ اطلاع نہ دیتا کہ مجھے کس چیز نے وعدہ وفا نہ کرنے سے روکے رکھا۔ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور تمہاری طرف چلنے کا ارادہ کیا تو خیال آیا کہ وتر پڑھ لوں کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں کب آجائے اگر موت آگئی تو وہ مجھے وتر پڑھے ہوئے پائے گی جب میں نے وتر میں دعا مانگی تو میرے سامنے ایک سرسبز باغ

۲۷۴۔ فضائل تہجد (ص: ۸۹)، کتاب التہجد ص: ۱۹۷۔

پیش کیا گیا جس میں انواع واقسام کے پھول تھے پس میں ان سے لطف اندوز ہونے لگ گیا حتی کہ صبح ہو گئی۔ اس حالت نے مجھے تیرے اس وعدہ کو بھلا دیا جو میں نے تم سے کیا تھا۔ ۴۷۳ ؎

۴۷۳ ؎ روض الریاحین۔

قیام
الراکعات الساجدات

مقدساتِ اسلام کی
عبادت و تہجد

أما لك بالرجال أسوة
أتسبقك وأنت رجل نسوة

قیام

خدیجہ بنت خویلد

ام المؤمنین، زوج النبی ﷺ

اول المسلمین، اول زوجات النبی ﷺ

(حدیث): حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ہماری والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کہاں ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

فی بیت من قصب لا لغوفیہ ولانصب بین مریم و آسیۃ إمرأۃ فرعون. قالت امن ھذا القصب؟ قال: لا، من القصب المنظوم بالدر واللؤلؤ والیاقوت.

۴۷۴ـ

(ترجمہ): سرکنڈہ کے محل میں جس میں کوئی فضول کام نہیں، نہ کوئی تھکاوٹ اور مشقت ہے، حضرت مریم اور حضرت آسیہ فرعون کی بیوی کے درمیان میں ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا یہ محل اس سرکنڈے سے بنایا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں (بلکہ) اس سرکنڈہ سے جو موتی، لؤلؤ اور یاقوت سے جوڑا گیا ہے۔

جب سورۂ مزمل کی کچھ آیات نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو

۴۷۴ـ مجمع الزوائد (۹/۲۲۳)، نہایہ فی الفتن والملاحم ص: ٤٩ بحوالہ طبرانی (اوسط) والحدیث ضعیف ولہ شاھد (فتح الباری).
جنت کے حسین مناظر ص ۳۳۷ مؤلفہ امداد اللہ انور غفرلہ

رات میں عبادت کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت خدیجہ بھی رب کے حضور میں آپ ﷺ کے ساتھ قیام اللیل میں کھڑی ہوتی تھیں اور اس وقت تک ایمان لانے والے حضرات صحابہ بھی یہ سب بارہ ماہ تک یہ عمل کرتے رہے حتی کہ ان کے پاؤں پھول گئے حتی کہ اسی سورۃ مزمل کے اخیر میں تخفیف کا حکم نازل ہوا۔ اس وقت تک نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں۔

قیام
عائشہ بنت ابی بکرؓ
ام المؤمنین، زوج النبی ﷺ
الصدیقہ بنت الصدیق

آپ کے برادر زادے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے گذرتا تھا ان کو سلام کر کے جاتا تھا، ایک دن میں نکلا تو وہ کھڑی (نفلی) نماز میں تسبیح پڑھ رہی تھیں اور یہ آیت دہرا رہی تھیں "فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم" اور دعا بھی کر رہی تھیں اور روبھی رہی تھیں میں یہ دیکھ کر کھڑا رہا حتی کہ اکتا گیا اور اپنے کام کیلئے بازار میں نکل گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اسی طرح سے کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں اور رو رہی تھیں۔ ۴۷۵ -

یہ تو آپ کی دن کی حالت ہے جب رات ہوتی ہوگی تو آپ کیا عبادت کرتی ہوں گی۔ ان کے قیام اللیل کو سمجھنے کیلئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ شہادت ہی کافی ہے فرمایا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی نماز وتر کی سب سے زیادہ عالم تھیں۔ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوات

---

۴۷۵ - السمط الثمین (ص: ۹۰)۔

والتسلیمات والتحیات کی عبادت شبانہ کو جاننے والی تھیں۔ اور یہ علم ان کو سونے سے نہیں ملا تھا بلکہ آپ بھی رات کو عبادت کرتی تھیں اور بیدار ہو کر آپ کی عبادت شبانہ کی تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ اگر حضور ﷺ سید العابدین تھے تو آپ سیدة المتهجدات تھیں۔

قیام
حفصہ بنت عمر بن الخطابؓ
ام المؤمنین، زوج النبی ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال جبریل: راجع حفصة فانها صوّامة قوامة ۴۷۶۔

(ترجمہ): حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ آپ حفصہ سے رجوع کر لیں یہ خوب روزے رکھنے والی اور راتوں کو عبادت کرنے والی ہیں۔

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ نے اس حالت میں وفات پائی کہ روزہ افطار بھی نہ کر سکی تھیں۔ ۴۷۷۔

۴۷۶۔ اخرجه الحاكم فى المستدرك عن انس و عن قيس بن زيد. و ابو نعيم فى الحلية عن عمار بن ياسر. وابو نعيم فى الحلية والحاكم فى المستدرك عن قيس بن زيد مرسلا. وابن سعد عن قيس مرسلا.

۴۷۷۔ اخرجه ابن سعد بسند صحيح كما فى الاصابه ٤ /٢٧٣.

قیام
زینب بنت جحش
ام المؤمنین، زوج النبی ﷺ

(حدیث) : آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے تو ایک رسی کو دیکھا جو دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ رسی کیا ہے؟ عرض کیا گیا یہ حضرت زینب کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہیں تو خود کو اس سے باندھ لیتی ہیں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں اس کو کھول دو، تم میں سے ہر ایک اپنی نشاط کے مطابق نماز ادا کرے جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ ۴۷۸ ؎

آنحضرت ﷺ کی یہ وہ اہلیہ محترمہ ہیں جن کا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں سے بھی اوپر سے کر دیا تھا۔

قیام
دیگر ازواج مطہرات
رضوان اللہ علیہن اجمعین

آنحضرت ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو رمضان المبارک آخری عشرہ میں خود جگاتے تھے۔ ۴۷۹ ؎

---

۴۷۸ ؎ فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب التهجد.

۴۷۹ ؎ کنز العمال.

قیام
ام الصہباء معاذہ
بنت عبداللّٰہ العدویہ
زوجہ صلۃ بن اشیم

آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا اور ام المؤمنین کی صحبت سے برکت پائی تھی۔

جب آپ کے خاوند حضرت صلۃ بن اشیم کے ساتھ رخصتی کی گئی تو حضرت صلہ کے چچازاد بھائی نے حضرت صلہ کو حمام میں غسل دلایا پھر ایک معطر و مزین کمرہ میں داخل کر دیا آپ اس میں ساری رات نماز میں مصروف ہو گئے حتی کہ صبح ہو گئی، حضرت معاذہ نے بھی ایسا ہی کیا جب صبح ہوئی تو حضرت صلہ کو ان کے چچا زاد بھائی نے اس کام پر جھڑ کا آپ نے ان سے فرمایا جب تم نے مجھے حمام میں بھیجا تو جہنم یاد دلا دی پھر ایسے کمرے میں داخل کیا تو جنت یاد دلا دی بس میری تو انہیں جنت و دوزخ میں ہی فکر گھومتی رہی حتی کہ صبح ہو گئی۔ ۴۸۰ ؎

حضرت معاذہ کی یہ حالت تھی کہ جب دن چڑھتا تو کہتیں شاید میں اس دن میں مر جاؤں گی اس طرح سے سارا دن نہ سوتیں، جب رات آتی تو کہتیں شاید میں اس رات مر جاؤں گی پھر بھی نہ سوتیں حتی کہ صبح ہو جاتی۔ جب سردی آتی تو ایسے کپڑے پہنتیں کہ جن سے سردی ان کو سونے نہ دیتی۔ ۴۸۱ ؎

حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس دن آپ کو آپ کے خاوند حضرت صلہ بن اشیم اور ان کے صاحبزادہ کی شہادت کی خبر ملی تو ان کے پاس اس دکھ میں

---

۴۸۰ ؎ التخویف من النار لابن رجب الحنبلی رحمه الله ص: ۲۳.

۴۸۱ ؎ صفة الصفوة ۲۲/٤، مختصر قیام اللیل ص: ۲٦، المتجر الرابح (ص: ۱۰٤).

تسلی دینے اور تعزیت کرنے کیلئے کچھ خواتین جمع ہوئیں تو انہوں نے فرمایا اگر تم مجھے خوشخبری دینے آئی ہو تو مرحبا اور اگر کچھ اور کہنے آئی ہو تو واپس چلی جاؤ۔
جب آپ کے خاوند شہید ہو گئے تو انہوں نے کبھی بستر استعمال نہیں کیا۔
حضرت عفیرہ عابدہؒ فرماتی ہیں کہ جب حضرت معاذہ کی موت کا وقت قریب آیا تو رو کر ہنس پڑیں۔ ان سے پوچھا گیا تم کس وجہ سے رو کر ہنس پڑی ہو؟ رونا اور ہنسنا کیوں ہوا تھا؟ فرمایا رونا تو اس لئے تھا کہ میں نے روزہ، نماز اور ذکر کا سلسلہ ختم ہوتے دیکھا تو رو پڑی۔ اور ہنسنا اور مسکرانا اس لئے تھا کہ میں نے اپنے خاوند کو دیکھا جو اس گھر کے صحن میں آئے ان پر دو سبز چادریں تھیں، اللہ کی قسم میں نے ان جیسی نہیں دیکھیں اس وجہ سے ہنس پڑی۔ اس کے بعد وہ کسی وقت نماز کے آنے سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ۴۸۲ ۔

قیام
حفصہ بنت امام ابن سیرین رحمہ اللہ

حضرت حفصہ نے ایک سندھی لونڈی خریدی جب اس لونڈی سے پوچھا گیا کہ تو نے اپنی مالکن کو کیسے دیکھا ہے؟ تو اس نے فارسی میں کچھ کہا جس کا معنی یہ تھا کہ وہ نیک عورت ہیں بس میں نے ایک بڑا گناہ یہ دیکھا ہے وہ ساری رات روتی اور نماز پڑھتی رہتی ہیں۔
حضرت عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت حفصہ کا ذکر کیا گیا کہ وہ ہر رات نصف قرآن کی تلاوت کرتی ہیں، اور سارا سال روزہ رکھتی ہیں صرف ایام عیدین میں اور ایام تشریق میں روزہ کا ناغہ کرتی ہیں۔
۴۸۳ ۔

---

۴۸۲ ۔ صفة الصفوة ٤ / ٢٢ - ٢٤ .
۴۸۳ ۔ صفة الصفوة ٤ / ٢٤ .

قیام
ام الدرداء الصغریٰ
بنت حیی الاوصابیہ رحمہا اللہ

حضرت یونس بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام درداءؒ کے پاس جاتے تھے آپ کے پاس کچھ نیک خواتین آتی تھیں جو ساری رات کھڑے ہو کر عبادت میں گذار دیتی تھیں طول قیام سے ان کے پاؤں ورما جاتے تھے۔ ۴۸۴ ؎

قیام
بنت ام حسان الاسدیہ رحمہ اللہ

حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بنت ام حسان الاسدیہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ کی پیشانی پر دنبہ کے گھٹنہ کی مثل سجدہ کرنے کا نشان تھا۔
حضرت سفیان ہی فرماتے ہیں کہ جب رات تاریک ہوتی تھی وہ اپنی محراب میں چلی جاتی تھیں اور اس کو بند کر دیتی تھیں اور یہ مناجات کرتی تھیں:
اِلٰهِیْ خَلاَ کُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِه، وَ اَنَا خَالِیَةٌ بِكَ یَا مَحْبُوْبُ فَمَا کَانَ مِنْ سِجْنٍ تُسْجِنُ بِه مَنْ عَصَاكَ اِلاَّ جَهَنَّمُ وَلاَ عَذَابٌ اِلاَّ النَّارُ. ۴۸۵ ؎
(ترجمہ): الٰہی ہر محبّ اپنے محبوب سے خلوت میں چلا گیا ہے اے محبوب میں تیرے سامنے تنہا ہوں۔ جو تیری نافرمانی کرے اس کو تو جہنم کی جیل میں قید کرے گا اور وہاں آگ کا ہی عذاب ہو گا۔

---

۴۸۴ ؎ صفة الصفوة ٤/ ۲۹٦-۲۹۷.

۴۸۵ ؎ صفة الصفوة (٤/ ۳۲)، المتجر الرابح (ص: ۱۰۳).

قیام

رابعہ عدویہ بصریہ

ایک دن امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ان کے سامنے کہا "واحزناہ" (ہائے غمگینی) تو حضرت رابعہؒ نے فرمایا جھوٹ مت بولو بلکہ یوں کہو "واقلة حزناہ" ہائے غم کی قلت۔ اگر تو غمگین ہوتا تو تجھے سانس لینے کی بھی طاقت نہ ہوتی۔
آپ کی خادمہ کہتی ہیں کہ رابعہ ساری رات نماز پڑھتی تھیں، جب فجر طلوع ہوتی تھی تو یہ اپنے مصلی پر ہی فجر روشن ہونے تک ہلکا سا اونگھ لیتی تھیں۔ میں ان کی یہ بات سنا کرتی تھی کہ وہ اپنی اس جگہ سے گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اور کہتی تھیں اے نفس! تو کب تک سوتا رہے گا تو کب کھڑا ہوگا، وہ وقت قریب ہے جب تو ایسی نیند سوئے گا کہ پھر قیامت کے نفخہ کے وقت ہی کھڑا ہو سکے گا۔ ۴۸۶۔
یہی ان کی حالت وفات تک رہی۔ جب وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے مجھے بلا کر کہا کہ میری موت کی کسی کو خبر نہ کیجیو اور ایک جبہ اونی بتلا کر کہا اس سے میرا کفن بنانا۔ جس کو وہ تہجد کے وقت پہنا کرتی تھیں جب سب لوگ سو جاتے تھے۔ چنانچہ ہم نے اسی جبہ اور ایک اون کی چادر میں جسے وہ اوڑھا کرتی تھیں کفنایا۔ شب کو خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ان پر ایک جبہ سبز استبرق کا اور اوڑھنی سبز ابریشم کی ہے ویسی کبھی میں نے نہیں دیکھی تھی میں نے دریافت کیا اے رابعہ وہ جبہ اور اوڑھنی کیا ہوئے جن میں تمہیں کفنایا تھا۔ فرمایا وہ کفن میرا اتار کر مہر کر کے اعلیٰ علیین پہنچا دیا گیا تاکہ قیامت میں میرے اعمال کے ساتھ شریک کیا جائے۔ اس کے عوض یہ لباس دیا گیا جو تم دیکھتی ہو۔ میں نے کہا تم اسی لئے دنیا میں عمل کرتی تھیں۔ کہا حق تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے واسطے ایسی

۴۸۶۔ تنبیہ المغترین ص: ۱۱۶.

ایسی نعمتیں عنایت فرمائی ہیں کہ ان کے سامنے یہ ہیچ ہے میں نے کہا مجھے کوئی بات بتاؤ جس سے قرب الٰہی حاصل ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا کرو تم اس کی وجہ سے قابل رشک ہو جاؤ گی۔

قیام

سیدہ حبیبہ عدویہؒ

عبداللہ مکی ابو محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیبہ عدویہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتیں تو چھت پر کھڑی ہو جاتیں، اپنا دوپٹہ اور اوڑھنی مضبوط کر لیتیں پھر کہتیں:

اِلٰھِیْ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوْکُ اَبْوَابَھَا وَبَابُکَ مَفْتُوْحٌ وَخَلَا کُلُّ حَبِیْبٍ بِحَبِیْبِہٖ وَھٰذَا مَقَامِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ.

الٰہی! ستارے چھپ گئے، آنکھیں سو گئیں، بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے صرف تیرا در کھلا ہے۔ ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت میں ہے اور میں آپ کے سامنے حاضر ہوں۔

پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتیں۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو کہتیں:

اَللّٰھُمَّ! وَھٰذَا اللَّیْلُ قَدْ اَدْبَرَ، وَھٰذَا النَّھَارُ قَدْ اَسْفَرَ، فَلَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ قُبِلَتْ مِنِّیْ لَیْلَتِیْ فَاُھَنّٰی، اَمْ رَدَدْتَھَا عَلَیَّ فَاُعَزّٰی، فَوَعِزَّتِکَ لِھٰذَا دَاْبِیْ وَدَاْبُکَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ، وَعِزَّتِکَ لَوِانْتَھَرْتَنِیْ مَابَرِحْتُ عَنْ بَابِکَ، وَلَا وَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ جُوْدِکَ وَ کَرَمِکَ.

اے اللہ! یہ رات گذر چکی اور دن روشن ہو چکا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری یہ رات قبول گئی تو میں خوش ہو جاتی۔ یارد ہو گئی تو آہ و فغاں کرتی۔ مجھے آپ کے غلبہ اور قدرت کی قسم! جب تو مجھے زندہ رکھے گا میرا اور آپ کا یہی حال رہے گا۔ مجھے آپ کے غلبہ کی قسم! اگر تو نے مجھے جھڑک دیا میں تب بھی تیرے دروازے کو چمٹی رہوں گی، میرے دل میں تو صرف تیرا جود و کرم ہی پیش نظر ہے۔

آپ یہ بھی کہتی تھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ سُوْءَ اَدَبِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ.

اے اللہ! میری نماز میں میری بے ادبی کو معاف کر دے۔

قیام
سیدہ عفیرۃ العابدہؒ

ان سے کہا گیا کہ تم رات کو کیوں نہیں سوتی ہو؟ تو وہ رو کر کہنے لگیں "میں بسا اوقات سونے کی خواہش کرتی ہوں مگر سو نہیں سکتی۔ پھر وہ شخص سو بھی کیسے سکتا ہے جس کے کراماکا تبین نہ رات کو سوتے ہوں نہ دن کو۔ ۴۸۷

آپ رات کو اپنا پہلو زمین سے نہیں لگاتی تھیں بلکہ یہ کہتی تھیں مجھے ڈر لگتا ہے کہ مجھ پر موت آجائے اس حالت میں کہ جب میں نیند میں ہوں۔ آپ رونے سے نہیں تھکتی تھیں۔ کسی نے ان سے کہا تم کثرت گریہ سے سیر نہیں ہوتی ہو؟ تو فرمایا انسان اپنی دوا اور شفاء سے کیسے سیراب ہو سکتا ہے۔ ۴۸۸

آپ اپنی مناجات میں کہتی تھیں:

۴۸۷۔ مختصر قیام اللیل (ص: ۲۹).

۴۸۸۔ صفة الصفوة (۴ / ۳۴)، تنبیه المغترین (ص: ۱۱۶).

عَصَیْتُکَ بِکُلِّ جَارِحَۃٍ مِنِّی عَلٰی حِدَتِہَا، وَ اللّٰہِ! لَئِنْ اَعَنْتَ لَاُطِیْعَنَّکَ مَا اسْتَطَعْتُ بِکُلِّ جَارِحَۃٍ عَصَیْتُکَ بِہَا. ۴۸۹ ـ

میں نے اپنے ہر عضو سے علیحدہ علیحدہ نافرمانی کی ہے، اے اللہ! اگر آپ میری مدد کریں تو میں اپنی حسب توفیق ہر ہر عضو سے جس سے تیری نافرمانی ہوئی ہے تیری فرمانبردار بن جاؤں۔

آپ کا ایک بھائی عرصہ دراز سے غائب تھا جب وہ لوٹا تو ان کو خوشخبری سنائی گئی تو وہ رو پڑیں ان سے پوچھا گیا یہ رونا کیسا ہے؟ آج تو خوشی اور سرور کا دن ہے تو وہ اور بھی زیادہ رونے لگیں پھر فرمایا میں ذکر آخرت کے ساتھ اپنے دل میں سرور کا کوئی مقام نہیں پاتی۔ اس کے آنے سے مجھے اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا وہ دن یاد آگیا جب کوئی مسرور ہوگا اور کوئی موت کی پکار میں ہوگا۔ ۴۹۰ ـ

قیام
سیدہ عمرۃ امرأۃ حبیب عجمی

ایک رات یہ بیدار ہوئیں تو ان کے خاوند سوئے ہوئے تھے ان کو سحر کے وقت جگایا اور عرض کیا اے میرے آقا اٹھئے رات چلی گئی، دن آگیا، آپ کے سامنے دور کا سفر ہے، زادراہ قلیل ہے، صالحین کے قافلے ہم سے پہلے نکل چکے ہم ہی باقی رہ گئے ہیں۔ ۴۹۱ ـ

---

۴۸۹ ـ صفة الصفوة (٤ / ٣٤).

۴۹۰ ـ صفة الصفوة (٤ / ٣٤).

۴۹۱ ـ صفة الصفوة (٤ / ٣٥).

قیام
جاریہ خالد الوراقؒ

حضرت خالد وراق فرماتے ہیں کہ میری ایک لونڈی عبادت میں بہت محنت کرتی تھی۔ میں ایک دن اس کے پاس گیا اور اس کو اللہ کی نرمی اور تھوڑے سے عمل کی قبولیت کی بات بتلائی تو وہ رو پڑی پھر کہا اے خالد! میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اگر ان کو پہاڑوں پر ڈالا جائے تو وہ ان کے اٹھانے سے گھبرا جائیں جس طرح سے امانت خداوندی (قرآن) اٹھانے سے کمزور پڑ گئے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم میں ہر گناہ گار کیلئے استغاثہ کی جگہ موجود ہے مگر سبقت کی حسرت میں میرا کیا بنے گا؟ میں نے کہا سبقت کی حسرت کیا ہے؟ فرمایا کل حشر میں اہل قبور نکلیں گے، ابرار عمدہ اعمال کے ساتھ پل صراط کی طرف سبقت کر جائیں گے۔ مجھے اپنے آقا کی عزت کی قسم! عبادت سے جی چرانے والا کبھی آگے نہیں نکل سکے گا۔ ۴۹۲ ؎

قیام
شعوانہ مجنونہؒ

آپ اتنا روتی تھیں کہ لوگوں نے ان کے نابینا ہونے کا خوف کیا اور اس کے متعلق نصیحت کی، تو انہوں نے فرمایا قسم بخدا! دنیا میں رونے سے اندھا ہو جانا آخرت میں جہنم سے اندھا ہونے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ ۴۹۳ ؎

آپ فرماتی تھیں مجھے پسند ہے کہ (محبتِ خدا میں) اتنا روؤں کی میرے آنسو ختم

---

۴۹۲ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٤٦، ٤٧).

۴۹۳ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٥٥، ٥٦).

ہو جائیں، پھر خون کے آنسو روؤں حتی کہ میرے جسم کے کسی عضو میں خون کا کوئی قطرہ نہ رہے۔ لیکن مجھے رونا کہاں نصیب ہے لیکن مجھے رونا کہاں نصیب ہے ...... یہی کلمہ کہتی رہیں حتی کہ بے ہوش ہوگئیں۔ ۴۹۴ ؎

قیام
بردہ الصریمیہؒ

آپ کا قیام بصرہ میں تھا راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت میں گذار دیتی تھیں۔ جب شور ختم ہو جاتا اور آنکھیں لگ جاتیں اس وقت غمگین آواز میں یہ مناجات کرتی تھیں:

هَدَاتِ الْعُيُوْن، وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيْبٍ بِحَبِيْبِهِ، وَقَدْ خَلَوْتُ بِكَ يَا مَحْبُوْبِيْ، افَتَرَاكَ تُعَذِّبُنِيْ وَحُبُّكَ فِيْ قَلْبِيْ؟ لَاتَفْعَلْ يَا حَبِيْبَاهُ. ۴۹۵ ؎

آنکھیں لگ گئیں، ستارے چمک اٹھے، ہر دوست اپنے دوست کے ساتھ خلوت میں چلا گیا، اے میرے محبوب میں آپ کے سامنے تنہا ہوں، کیا آپ مجھے عذاب دیں گے جبکہ آپ کی محبت میرے دل میں ہے۔ اے میرے دوست ایسا نہ کرنا۔

آپ اتنا روتی تھیں کہ دیکھنے والے کو ترس آتا تھا، آپ اتنا روتی تھیں کہ آنکھیں جاتی رہیں لوگوں نے ان کو ملامت کی تو فرمایا اگر تم قیامت کے دن نافرمانوں کا روناد یکھ لو تو کہہ اٹھو کہ یہ رونا تو کھیل کی مثل ہے۔ ۴۹۶ ؎

---

۴۹۴ ؎ صفة الصفوة (٤/ ٥٥، ٥٦).

۴۹۵ ؎ صفة الصفوة (٤/ ٣٦).

۴۹۶ ؎ تنبيه المغترين (ص: ١١٦).

آپ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے فرمایا اے ابو سعید! اگر میں اہل جنت میں سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے اس نگاہ سے بھی بہتر نگاہ عطاء کر دیں گے اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ نگاہ چھین لے۔ ۴۹۷ ؎

قیام
ام طلق رح

حضرت ام طلق کثرت سے تہجد ادا کرنے والی تھیں۔ فرماتی تھیں میں اپنے نفس کی خواہش کو پورا نہیں کر سکی جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دیا ہے۔
آپ اپنے صاحبزادہ طلق سے فرماتی تھیں تمہاری قرآن پڑھنے کی آواز کتنی خوبصورت ہے کاش کہ یہ قیامت کے دن تجھ پر وبال نہ بن جائے۔ ۴۹۸ ؎

قیام
ام حیان سلمیہ رح

حضرت ابو خلدہ فرماتے ہیں میں نے کسی مرد یا عورت کو ام حیان سلمیہ سے زیادہ طویل قیام میں قوی اور صبر والا نہیں دیکھا۔
آپ ایک رات دن میں پورا قرآن کریم تلاوت کرتی تھیں۔ ۴۹۹ ؎

---

۴۹۷ ؎ تنبيه المغترين (ص: ١١٦).

۴۹۸ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٣٧).

۴۹۹ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٣٨).

قیام
حسنہ عابدہ

آپ بہت حسین و جمیل تھیں، دنیا کی نعمتوں کو چھوڑ دیا تھا اور عبادت کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں دن کو روزہ رکھتی تھیں اور رات کو عبادت کرتی تھیں، آپ کے گھر میں کوئی چیز نہیں تھی۔

کسی عورت نے ان سے کہا شادی کر لو، فرمایا تو پھر ایسا زاہد شخص لاؤ جو مجھ سے دنیا کا کام نہ لے اور تم میری اس طلب کو پورا نہیں کر سکتی ہو۔ اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ بالکل نہیں ہے کہ میں دنیا کی خدمت کروں اور دنیا کے مردوں سے لطف اندوز ہوں۔ اگر تو کوئی ایسا شخص پالے جو خود بھی رونے والا ہو اور مجھے بھی رلانے والا ہو، خود روزہ رکھے اور مجھے اس کا حکم کرے، خود صدقہ کرے اور مجھے اس کی ترغیب دے تو بہتر ورنہ مردوں کو میرا سلام۔ ۵۰۰ ؎

قیام
زجلہ العابدہؒ
مولاۃ سیدنا معاویہؓ

محدث شام حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام اور عراق میں زجلہ سے زیادہ افضل کوئی نہیں ہے۔ ان کے پاس قراء حضرات کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور ان کو انکے نفس کے متعلق نرمی کرنے کیلئے کہا تو فرمایا مجھے اپنے نفس سے نرمی سے کیا کام، یہ تو آگے نکلنے کے دن ہیں، جو عمل آج کرنے

---

۵۰۰ ؎ صفة الصفوة (٤/ ٣٩ - ٤٠).

سے رہ گیا وہ کل نہیں ہو سکتا۔ اے بھائیو! خدا کی قسم! میں اس وقت تک نماز پڑھتی رہوں گی جب تک میرے اعضاء میں جان ہے اور میں اللہ کے لئے روزے رکھتی رہوں گی جب تک زندگی ہے اور اس کیلئے روتی رہوں گی جب تک میری آنکھوں میں آنسو ہیں۔ پھر فرمایا "تم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے غلام کو کوئی حکم دے اور اس میں تقصیر کو پسند کرے؟"

آپ نے اتنی عبادت کی کہ کھڑے ہونے سے معذور ہو گئیں، اتنے روزے رکھے کہ (کمزوری سے) سیاہ پڑ گئیں، اتنا روئیں کہ آنکھیں چندھیا گئیں۔

آپ فرماتی تھیں "میرے نفس کے بارے میں میرے علم نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے اور جگر کو چھلنی کر دیا ہے اللہ کی قسم! میں پسند کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتے اور میں صفحہ ہستی میں کچھ نہ ہوتی"۔ ۵۰۱؎

آپ ساحل سمندر پر چلی جاتی تھیں اور مجاہدین فی سبیل اللہ کے کپڑے دھویا کرتی تھیں۔

قیام
غصنہؒ و عالیہؒ

یہ دونوں بصرہ کی عابدات میں سے تھیں۔

ابو الولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں بسا اوقات میں غصنہ اور عالیہ کو دیکھا کرتا تھا کہ ان میں سے کوئی ایک رات کو عبادت کیلئے کھڑی ہوتی تھیں تو ایک ہی رکعت میں سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام اور اعراف کی قراءت کرتی تھیں۔

۵۰۲؎

۵۰۱؎ صفة الصفوة (٤ / ٤٠ – ٤١).

۵۰۲؎ صفة الصفوة (٤ / ٤١).

قیام
امرأۃ ابی عمران الجونیؒ

آپ بصرہ کی عابدات میں سے تھیں رات کو کھڑے ہو کر اتنا نماز پڑھتی تھیں کہ ان کی پنڈلیاں سوج جاتی تھیں۔ ان سے سیدنا ابو عمران الجونی رحمہ اللہ نے فرمایا: "اری اس سے کچھ کم عبادت کیا کرو" تو اس نے عرض کیا "یہ طول قیام قیامت کے قیام کے مقابلہ میں بہت کم ہے" تو وہ خاموش ہو گئے۔ ۵۰۳ ؎

قیام
جاریہ قاضی البصرہ
عبید اللہ بن الحسن العنبری رحمہ اللہ

عبید اللہ بن الحسن عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک نہایت حسین و جمیل عجمی لونڈی تھی میں اس کو دیکھ دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ وہ ایک رات میرے پہلو میں لیٹی ہوئی تھی۔ میں بیدار ہوا تو اس کو نہ پایا، اس کو ڈھونڈا تو وہ سجدہ میں ملی وہ یہ کہہ رہی تھی "آپ کو مجھ سے محبت کا واسطہ مجھے بخش دیں" میں نے کہا اے لونڈی یوں نہ کہو "آپ کو مجھ سے محبت کا واسطہ" بلکہ یوں کہو "مجھے جو آپ کو محبت ہے اس کا واسطہ مجھے بخش دے" اس نے کہا "اے بے کار! اسی محبت نے مجھے شرک سے اسلام کی طرف نکالا، تجھے سلایا اور مجھے جگایا" میں نے کہا "چلی جاؤ تم اللہ کی رضا کی خاطر مجھ سے آزاد ہو" اس نے کہا اے میرے آقا "آپ نے مجھ سے اچھا نہیں کیا، میرے دو ثواب تھے اب ایک رہ گیا" ۵۰۴ ؎

---

۵۰۳ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٤٣).

۵۰۴ ؎ صفة الصفوة (٤ / ٤٦).

حدیث شریف میں ہے کہ غلام جب اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کا بھی تو اس کو دوہرا اجر ملتا ہے اس لونڈی کا اس جملہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔
(امداد اللہ)

قیام
الماوردیہؒ

آپ بصرہ کی عابدات میں سے تھیں، نیک و صالح بڑھیا تھیں لکھتی بھی تھیں پڑھتی بھی تھیں اور خواتین کو وعظ بھی کرتی تھیں نہ تو کھجور کھاتی تھیں نہ خشک نہ تازہ اور نہ ہی روٹی کھاتی تھیں بلکہ لوبیا پسوا کر روٹی پکواتی تھیں اور اس پر گذارہ کرتی تھیں۔ خشک انجیر کھاتی تھیں، زیتون، انگور اور معمولی سا گوشت تناول کرتی تھیں اور پچاس سال اس طرح گذارے کہ رات کو عبادت کرتے کرتے سوئی نہ تھیں۔ ۵۰۵

قیام
سیدہ رابعہ
زوجہ احمد بن ابی الحواریؒ

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے رابعہ سے کہا جب وہ رات کو عبادت میں کھڑی ہو چکی تھیں ہم نے سیدنا ابو سلیمان دارانی کی زیارت کی اور ان کے ساتھ رہ کر عبادت کی ہم نے کسی کو نہ دیکھا جو شروع رات سے ہی عبادت میں کھڑا ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! آپ جیسا آدمی ایسی بات

۵۰۵۔ صفة الصفوة (٤/ ٤٨).

کرتا ہے؟ میں تو اس وقت سے عبادت میں کھڑی ہوتی ہوں جب سے مجھے پکارا جاتا ہے۔ پھر میں کھانے کیلئے بیٹھ گیا اور وہ مجھے نصیحت کرتی رہیں۔ میں نے ان سے کہا ہمیں چھوڑ دو کھانا تو آرام سے کھانے دو کہا میں اور تم ان لوگوں میں سے ہیں جن کے نزدیک آخرت کا ذکر طعام کو بدمزہ نہیں کرتا۔

آپ کے خاوند شام کے عابدین کے سردار حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بسا اوقات اپنی بیوی کے چہرہ اور گردن کی طرف دیکھتا ہوں تو اس کے دیکھنے سے میرا دل اتنا حرکت میں آجاتا ہے کہ اتنا میرے حلقہ احباب کے ساتھ اثرِ عبادت کی گفتگو سے بھی حرکت میں نہیں آتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا میں آپ سے بیویوں والی محبت نہیں کرتی بلکہ بھائیوں والی محبت کرتی ہوں میں آپ کی خدمت کا شوق رکھتی ہوں میں پسند کرتی ہوں بلکہ تمنا کرتی ہوں کہ میرے مِلک اور مال کو آپ جیسا شخص اور آپ کے بھائیوں جیسا شخص ہی کھائے۔

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی ملکیت میں ستر ہزار درہم تھے جو اس نے مجھ پر خرچ کر دیئے۔ جب کھانا پکاتی تھیں تو کہتی تھیں اے میرے سردار! یہ کھانا تسبیح سے پکایا گیا ہے نہ تو میں اپنے سے آپ کو روکوں گی اور نہ اپنی سوکن سے جاؤ شادیاں کرلو۔ چنانچہ پھر خود ہی ان کا تین عورتوں سے نکاح کرایا۔ آپ گوشت کھلاتی اور کہتی تھیں جاؤ اپنی قوت اپنی بیویوں پر خرچ کرو۔

آپ فرماتی تھیں کہ جب میں اذان سنتی ہوں تو قیامت کا منادی یاد آجاتا ہے جب برف دیکھتی ہوں تو (قیامت میں) اعمالناموں کا اڑنا یاد آجاتا ہے اور جب ٹڈیوں کو دیکھتی ہوں تو میدان محشر یاد آجاتا ہے۔ ۵۰۶ے

۵۰۶ے صفة الصفوة (۳۰۲/۴).

قیام

جوہرہ العابدہ البراثیہ

زوجۃ ابی عبداللہ البراثیؒ

ایک بادشاہ کے پاس ایک لونڈی تھی اسے جوہرہ کہتے تھے اسے بادشاہ نے آزاد کر دیا وہ ابوعبداللہ البراثیؒ رحمہ اللہ کے پاس ان کے جھونپڑے میں جہاں وہ عبادتِ خدا میں مشغول تھے گئی اور ان سے نکاح کرلیا اور ان کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوگئی۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے خیمے ہیں میں نے پوچھا کس کے لئے ہیں، کہا گیا تہجد گذاروں کے لئے اس کے بعد اس نے سونا ترک کر دیا اور اپنے شوہر کو جگاتی اور کہتی اے ابوعبداللہ قافلہ نکل گیا اور یہ اشعار پڑھتی تھی۔ شعر:

ارانی بعید الدار لم اقرب الحمیٰ
وقد نصبت للساھرین خیام

علامة طردی طول اللیل نائم
وغیری یری ان المنام حرام

(ترجمہ): میں دیکھتی ہوں میں کہ میرا گھر دور ہے اور اپنے باغ کے باڑہ کے قریب بھی نہیں پہنچی اور شب بیداروں کے لئے خیمے گڑے ہوئے ہیں یہ میرے مطرود اور مردود ہونے کی دلیل ہے۔ میں ساری رات سوتی ہوں اور دوسرے لوگ اپنے اوپر خواب کو حرام کئے ہوئے ہیں۔ ۵۰۷ے

۵۰۷ے صفة الصفوة (۲/ ۵۲۱)، روض الریاحین.

قیام
عابدہ من بنی عبد القیس

جب رات کا وقت ہوتا تھا تو یہ صاف ستھرا لباس پہن کر
جائے نماز پر کھڑی ہوتی تھیں اور کہتی تھیں:

المحب لایسأم من خدمة حبيبه

(محب اپنے حبیب کی خدمت سے نہیں اکتاتا)

آپ کا ملفوظ ہے: اللہ تعالیٰ سے اپنے اوپر اس کی نعمت اور احسان کے بقدر معاملہ کرو، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اس کی پردہ پوشی کے بقدر کرلو، اور اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اس سے ثواب کی امید سے کرلو، اور اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اس کے عذاب کے خوف سے کرلو۔[۵۰۸]

فلو كانت النساء كماذكرنا
لفضلت النساء على الرجال

قیام
فاطمہ بنت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ

دن میں روزہ رکھتی تھیں اور جب رات ہوتی تھی تو غمگین ومحزون آواز سے فرماتیں ''رات پُرسکون ہے تاریکی چھائی ہوئی ہے، ہر عاشق اپنے محبوب کے پاس پہنچ چکا ہے اور مجھے آپ کے ساتھ تنہائی پسند ہے کاش مجھے دوزخ سے رہائی مل جائے۔[۵۰۹]

---

۵۰۸ صفة الصفوة (۴/۳۹۱).

۵۰۹ فضائل تهجد (ص: ۸۴).

قیام
جاریہ حسن بن صالحؒ

حسن بن صالح رحمہ اللہ کی ایک باندی تھی جس کو انہوں نے کسی شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا، وہ لے کر چلا گیا۔ رات کے وقت وہ باندی اٹھی اور کہنے لگی، اے گھر والو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ گھر والوں نے کہا کیا صبح ہو گئی؟ اس نے کہا کیا تم لوگ فرائض کے سوا اور نماز نہیں پڑھتے۔ انہوں نے کہا ہاں ہم سوا فرض کے (نوافل، تہجد وغیرہ) ادا نہیں کرتے۔ یہ جاریہ حسن بن صالح کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی اے میرے مولا! آپ نے مجھے ایسے لوگوں کے ہاتھ بیچا ہے جو تمام رات سوتے ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے آرام کو دیکھ کر میری ہمت پست نہ ہو جائے اس لئے آپ مجھے واپس لے لیجئے۔ چنانچہ حسن رحمہ اللہ نے ان لوگوں سے جاریہ کو واپس (خرید) لیا۔ ۵۱۰ھ

قیام
جاریہ عطاءؒ

خدا کو مجھ سے محبت ہے

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بازار میں گیا دیکھا تو وہاں ایک مجنونہ لونڈی فروخت ہو رہی ہے میں نے اسے سات دینار دے کر خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا۔ جب رات کا کچھ حصہ گذرا میں نے اسے دیکھا کہ وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز شروع کر دی اور نماز میں اس کی حالت یہ تھی کہ آنسوؤں سے اس کا دم گھٹا جاتا تھا اور یہ مناجات کرتی تھی کہ اے میرے معبود آپ کو مجھ سے محبت رکھنے

۵۱۰ھ فضائل تہجد (ص: ۸۹).

کی قسم مجھ پر رحم کیجئے۔ یہ حال اس کا دیکھ کر مجھے اس کے جنون کی حالت معلوم ہوئی کہ اسے اس قسم کا جنون ہے۔ میں نے اس کی یہ مناجات سن کر کہا لونڈی تو اس طرح نہ کہہ بلکہ اس طرح کہہ "اے اللہ تجھ سے میرے محبت رکھنے کی قسم"۔ یہ سن کر بولی چل دور ہو۔ مجھے قسم ہے اس حق کی اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو تجھے میٹھی نیند نہ سلاتا اور مجھے یوں کھڑا نہ رکھتا۔ پھر منہ کے بل گر پڑی۔

الکرب مجتمع والقلب محترق
والصبر مفترق والدمع مستبق

کیف القرار علی من لا قرار له
مما جناه الهوی والشوق والقلق

یا رب ان کان شیء فیه لی فرج
فامنن علی به مادام بی رمق

(ترجمہ) اضطراب جمع ہونے والا اور دل جلنے والا ہے اور صبر جدا ہے اور آنسو آگے بڑھنے والے ہیں جس کو عشق اور شوق اور تڑپ کے حملوں سے بالکل چین نہیں اس کو بھلا کس طرح سکون اور قرار ہو۔ میرے رب اگر کوئی شے ایسی ہو کہ اس سے غم دفع ہو تو جب تک کچھ جان باقی ہے ان سے مجھ پر احسان فرمائیے۔

پھر نہایت بلند آواز سے پکاری کہ اے اللہ میرا اور آپ کا معاملہ اب تک پوشیدہ رہا اور اب مخلوق کو بھی خبر ہو چکی ہے! اب مجھ کو آپ اپنے پاس بلا لیجئے، یہ کہہ کر زور سے ایک ایسی چیخ ماری کہ اس کے صدمہ سے جان دیدی اور فوت ہوگئی۔

؎۱۱۵

قیام
ایک خاتون کا

حضرت (ابراہیم) خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے قافلہ میں ایک عبادت گذار خاتوں آ کر شامل ہوئی جوروزے رکھ رکھ کر کالی پڑ چکی تھی، رورو کر اندھی ہو چکی تھی، نماز پڑھ پڑھ کر چلنے پھرنے کے قابل نہ رہی تھی یہ خاتون بیٹھ کر نماز ادا کرتی تھی، ہم نے اس کو سلام کیا اور کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور درگذر کا اس کے سامنے ذکر کیا تا کہ ہم اس کی مشکل کو آسان کریں۔ لیکن اس نے ایک چیخ ماری اور کہا میری ذات کے متعلق میرے علم نے دل کو زخمی کر ڈالا ہے اور میرے جگر کو زخم زخم کر دیا ہے اللہ کی قسم! میں تو پسند کرتی ہوں کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتے اور میں کوئی چیز نہ ہوتی۔ پھر وہ اپنی نماز میں مشغول ہو گئی۔[۵۱۲]

قیام
ایک بزرگ کی زوجہ کا

ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ عشاء کی نماز پڑھ چکتی تو عمدہ کپڑے اور خوشبو لگاتی اور دھونی لیتی اور مجھ سے کہتی کیا تجھے ضرورت ہے۔ اگر میں کہتا ہاں تو وہ میرے پاس رہتی اور اگر کہتا نہیں تو وہ کپڑے اتار دیتی اور صبح تک نماز میں کھڑی رہتی۔[۵۱۳]

---

۵۱۲ المتجر الرابح (ص: ۱۰۳)

۵۱۳ روض الریاحین

قیام
منکوحہ عبداللہ بن شجاع صوفیؒ

حضرت عبداللہ بن شجاع صوفی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنے سیاحت کے زمانہ میں مصر میں قیام پذیر تھا۔ وہاں مجھے نکاح کی ضرورت ہوئی میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا ان لوگوں نے کہا یہاں ایک عورت صوفیہ ہے اس کی لڑکی قریب البلوغ ہے۔ چنانچہ میں نے اس کو نکاح کا پیام دیا اور اس کے ساتھ میرا نکاح ہوگیا۔ جب میں اس کے پاس داخل ہوا تو وہ قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر نماز ادا کر رہی تھی، مجھے شرم آئی کہ ایسی کم سن لڑکی تو نماز پڑھے اور میں نہ پڑھوں۔ میں نے بھی قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھنا شروع کی اور جتنا مجھ سے ہوسکا ادا کیا اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی اور میں اپنے مصلے پر لیٹ گیا اور وہ بھی اپنے مصلے پر سوگئی دوسرے دن بھی یہ واقعہ پیش آیا۔ جب بہت دنوں تک یہی حالت رہی تو ایک دن میں نے اس سے کہا اے لڑکی ہمارے اس اجتماع کا کوئی مقصود بھی ہے اس نے جواب دیا میں اپنے مولا کی خدمت میں ہوں، لیکن جس کا مجھ پر حق ہے اسے میں منع بھی نہیں کرتی مجھے اس کی باتوں سے شرم آئی اور اسی گذشتہ طریقہ میں ایک مہینہ گذارا۔ پھر میرا قصد سفر کا ہوا میں نے کہا اے بیوی اس نے کہا لبیک۔ میں نے کہا میرا سفر کا ارادہ ہے۔ کہنے لگی تم عافیت کے ساتھ رہو اور خدا تم کو مکروہات سے سلامت رکھے اور مقصود عطا کرے۔ جب میں دروازہ تک پہنچا تو وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے میرے سردار ہمارے درمیان دنیا میں ایک عہد تھا جو پورا نہ ہوسکا۔ ممکن ہے ان شاء اللہ جنت میں پورا ہوگا۔ پھر کہا میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتی ہوں وہی سب سے بہتر امانت دار ہے چنانچہ اس سے وداع ہوکر چلا گیا۔ پھر دو سال کے بعد میں نے اس کی حالت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے زیادہ عبادت وریاضت میں مشغول ہے۔[۵۱۴]

---

۵۱۴ روض الریاحین۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے جس نے بندہ ناچیز سے ایسے عظیم کام کی خدمت لی، اللہ تعالیٰ اس کو میرے لئے صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائیں اور صرف اپنی رضا کی خاطر اس کو قبول و منظور فرمائیں، اس کتاب سے مجھے اور سب قارئین کو مستفید کر کے تہجد گذار بنادیں۔

اللہم اجعلنا بالخیر موصوفین ولا تجعلنا له وصافین واشفنا من النوم بالیسیر، وارزقنا سهرا فی طاعتک ومناجاتک واعنا علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک، وصل اللہم علی عبدک و رسولک محمد و علی آله و صحبه اجمعین والحمد لله رب العالمین.

امداد اللہ انور

۲ رجب ۱۴۲۲ھ

مآخذ و مصادر

قرآن کریم

(۱) الزھد والرقائق امام عبداللہ بن المبارکؒ

(۲) مختصر قیام اللیل للمقریزی

(۳) صفۃ الصفوۃ للإمام ابن الجوزی

(۴) رھبان اللیل دکتور سید حسین العفانی

(۵) سیر اعلام النبلاء امام ذھبی

(۶) الاصابہ فی تمییز الصحابہ حافظ ابن حجر العسقلانی

(۷) الزھاد الاوائل /لمصطفی حلمی

(۸) تنبیہ المغترین شیخ عبدالوھاب شعرانی

(۹) طبقات الکبری ابن سعد

(۱۰) تاریخ ابن عساکر

(۱۱) تفسیر تستری

(۱۲) المتجر الرابح علامہ دمیاطی شرف الدین عبدالمؤمن

(۱۳) اقامۃ الحجہ

(۱۴) روض الریاحین من حکایات الصالحین
امام ابو عبداللہ محمد بن اسعد الیافعی

(۱۵) کتاب الزھد امام احمد بن حنبلؒ

(۱۶) حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء
امام ابی نعیم الاصبھانیؒ

(۱۷) بستان العارفین امام نوویؒ

(۱۸) تھذیب التھذیب حافظ ابن حجر العسقلانیؒ

(۱۹) کتاب التھجد علامہ عبدالحق اشبیلیؒ

(۲۰) البدایہ والنھایہ للحافظ ابن کثیرؒ

(۲۱) التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار
حافظ ابن رجب حنبلی

(۲۲) اتحاف السادة المتقین بشرح احیاء علوم الدین
علامہ مرتضی زبیدی
(۲۳) دیوان فرزدق
(۲۴) احیاء العلوم امام غزالی
(۲۵) الجرح والتعدیل امام عبدالرحمن ابی حاتم الرازی
(۲۶) علماء احناف کے حیرت انگیز واقعات مولانا عبدالقیوم حقانی
(۲۷) تذکرة الحفاظ علامہ شمس الدین ذہبی
(۲۸) مقدمة الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم الرازیؒ
(۲۹) اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للامام الصیمریؒ
(۳۰) تاریخ بغداد علامہ خطیب بغدادی
(۳۱) معرفة السنن والآثار للبیهقی
(۳۲) دیوان الامام الشافعیؒ
(۳۳) حسن التقاضی فی سیرة الامام ابی یوسف
القاضی للعلامة الکوثری
(۳۴) مناقب ابی حنیفہ و صاحبیہ للامام الذہبی
(۳۵) احمد بن حنبل امام اهل السنة لعبد الحلیم الجندی
(۳۶) طبقات الحنابلہ للقاضی ابی یعلی
(۳۷) مناقب الامام احمد بن حنبل لابن الجوزی
(۳۸) ھدی الساری مقدمہ فتح الباری لابن حجر العسقلانی
(۳۹) الرسالة القشیریہ للاستاذ عبدالکریم القشیریؒ
(۴۰) بحر الدموع للعلامة ابن الجوزی
(۴۱) شیخ الاسلام ابو زکریا محی الدین النووی للحافظ السخاوی
(۴۲) الکواکب الدریہ
(۴۳) صلاح الدین ایوبی بطل حطین، للشیخ عبداللّٰہ ناصح علوانی
(۴۴) السلطان المجاهد محمد الفاتح، زیاد ابو غنیمہ
(۴۵) مقدمہ تغلیق التعلیق حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
(۴۶) مجمع الزوائد و منبع الفوائد للحافظ نور الدین الهیثمیؒ

(۴۷) النهایه فی الفتن والملاحم حافظ ابن کثیرؒ
(۴۸) معجم الطبرانی الاوسط
(۴۹) فتح الباری شرح الصحیح للبخاری حافظ ابن حجر عسقلانیؒ
(۵۰) السمط الثمین
(۵۱) المستدرک للحاکمؒ
(۵۲) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال علامہ علی المتقیؒ
(۵۳) فضائل تہجد
(۵۴) صحیح بخاریؒ
(۵۵) صحیح مسلمؒ
(۵۶) سنن ابو داودؒ
(۵۷) سنن نسائیؒ
(۵۸) سنن ترمذیؒ
(۵۹) سنن ابن ماجہؒ
(۶۰) قیام اللیل محمد بن نصر المروزیؒ
(۶۱) الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر للسیوطیؒ
(۶۲) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناویؒ
(۶۳) عمل الیوم واللیلہ امام نسائیؒ
(۶۴) مسند احمدؒ
(۶۵) نووی شرح صحیح مسلمؒ
(۶۶) مستخرج ابو عوانہؒ
(۶۷) مسند دارمیؒ
(۶۸) مشکوۃ المصابیح/خطیب تبریزی
(۶۹) الموطا للامام مالک بن انسؒ
(۷۰) الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد الشیبانی للساعاتی
(۷۱) معجم الکبیر للطبرانی
(۷۲) مسند ابو یعلی الموصلی
(۷۳) تلخیص المستدرک للامام الذہبیؒ

(۷۴) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح مع الطحطاویؒ
(۷۵) المکتفی فی الوقف والابتداء لابی عمر الدانیؒ
(۷۶) الشمائل للامام الترمذیؒ
(۷۷) الاربعین للامام النوویؒ
(۷۸) صحیح ابن حبان للبستیؒ
(۷۹) موارد الظمآن الی زوائد صحیح ابن حبان للهیثمیؒ
(۸۰) اخلاق النبی لابی الشیخ الاصبهانیؒ
(۸۱) تعظیم قدر الصلوۃ محمد بن نصر المروزیؒ
(۸۲) الترغیب والترهیب، عبدالعظیم المنذریؒ
(۸۳) کتاب التوحید محمد بن اسحاق بن مندهؒ
(۸۴) شرح معانی الآثار للامام ابی جعفر الطحاویؒ
(۸۵) مسند البزارؒ
(۸۶) سنن الدارقطنی
(۸۷) السنن الکبری للبیهقی
(۸۸) کتاب الاذکار للنووی
(۸۹) مصنف ابن ابی شیبه
(۹۰) التلخیص الحبیر
(۹۱) زاد المعاد لابن القیم الجوزیه
(۹۲) رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین الشامی
(۹۳) صحیح ابن خزیمه
(۹۴) التاریخ الکبیر للحاکم
(۹۵) تفسیر القرآن العظیم حافظ ابن کثیرؒ
(۹۶) التبصره للامام ابن الجوزی
(۹۷) تهذیب تاریخ دمشق
(۹۸) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب
(۹۹) مصنف عبدالرزاق
(۱۰۰) خلق افعال العباد امام بخاری

(۱۰۱) الجعدیات للامام البغوی
(۱۰۲) دلائل النبوه امام ابو نعیم الاصبهانی
(۱۰۳) محاسبة النفس لابن ابی الدنیا
(۱۰۴) کتاب الجهاد لابن المبارک
(۱۰۵)ربانیة لارهبانیة لأبی الحسن الندوی
(۱۰۶) مدارج السالکین لابن القیم الجوزیه
(۱۰۷) الفوائد لابن القیم الجوزیه
(۱۰۸) اللطف فی الوعظ لابن الجوزی
(۱۰۹) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی
(۱۱۰) لطائف المعارف لابن رجب الحنبلی
(۱۱۱) عمل الیوم واللیله لابن السنی
(۱۱۲) ابوالشیخ ابن حبان (کتاب الثواب)
(۱۱۳) کتاب التهجد لابن ابی الدنیا
(۱۱۴) کامل فی الضعفاء لابن عدی
(۱۱۵) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی
(۱۱۶) الالقاب للشیرازی
(۱۱۷) شعب الایمان للبیهقی
(۱۱۸) تاریخ جرجان للسهمی
(۱۱۹) مسند ابو داود طیاسی
(۱۲۰) الرد علی الصاغانی للعراقی
(۱۲۱) معجم طرانی اوسط
(۱۲۲) مسند عبد بن حمید
(۱۲۳) المختاره للضیاء المقدسی
(۱۲۴) جامع الاصول

تصانیف وتراجم مفتی امداد اللہ انور

کتاب	تالیف	قیمت
اسرار کائنات	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
اسم اعظم	مولانا مفتی امداد اللہ انور	80
اکابر کا مقام عبادت	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
جنت کے حسین مناظر	مولانا مفتی امداد اللہ انور	180
فضائل حفظ القرآن	مولانا مفتی امداد اللہ انور	120
لذت مناجات	مولانا مفتی امداد اللہ انور	150
مناجاۃ الصالحین (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور	100

نام کتاب	عربی	مصنف	مترجم	قیمت
آنسوؤں کا سمندر	بحر الدموع	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ	120
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	الاستغفارات	حضرت حسن بصریؒ	امداد اللہ	52
اوصاف ولایت	طبقات الصوفیہ	ابوعبدالرحمن سلمیؒ	امداد اللہ	120
بادشاہوں کے واقعات	التبر المسبوک	امام غزالیؒ	امداد اللہ	100
تاریخ جنات وشیاطین	لقط المرجان	امام جلال الدین سیوطیؒ	امداد اللہ	140
فتاویٰ جدید فقہی مسائل	فتاویٰ محمودیہ (اردو)	مفتی محمود گنگوہیؒ	امداد اللہ	180
جواہر الاحادیث	کنوز الحقائق	محمد عبدالرؤف المناویؒ	امداد اللہ	220
جہنم کے خوفناک مناظر	التخویف من النار	امام ابن رجب حنبلیؒ	امداد اللہ	120
رحمت کے خزانے	المتجر الرابح	امام دمیاطیؒ	امداد اللہ	180
عشق مجازی کی تباہ کاریاں	ذم الھوی	امام ابن الجوزیؒ	امداد اللہ	100
فضائل شادی	الافصاح	ابن حجر مکیؒ	امداد اللہ	100
فرشتوں کے عجیب حالات	الحبائک	امام سیوطیؒ	امداد اللہ	140
قیامت کے ہولناک مناظر	البدور السافرۃ	امام سیوطیؒ	امداد اللہ	140

زیر طبع تصانیف وتراجم

کتاب	مؤلف	قیمت
ادعیۃ الصحابہؓ (عربی)	مولانا مفتی امداد اللہ انور	80

اسماءالنبی الکریمؐ	مولانا مفتی امداداللہ انور	120
اسلاف کے آخری لمحات	مولانا مفتی امداداللہ انور	140
اکابر کی مجرب دعائیں	مولانا مفتی امداداللہ انور	60
تاریخ علم اکابر	مولانا مفتی امداداللہ انور	120
تصاویر مدینہ	مولانا مفتی امداداللہ انور	300
جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ	مولانا مفتی امداداللہ انور	100
حکایات علم وعلماء	مولانا مفتی امداداللہ انور	92
خدمت والدین	مولانا مفتی امداداللہ انور	80
خشوع نماز	مولانا مفتی امداداللہ انور	92
شرح وخواص اسماءحسنیٰ	مولانا مفتی امداداللہ انور	100
صحابہ کرامؓ کی دعائیں	مولانا مفتی امداداللہ انور	100
فضائل تلاوت قرآن	مولانا مفتی امداداللہ انور	120
گنہگاروں کی مغفرت	مولانا مفتی امداداللہ انور	100
مستند نماز حنفی	مولانا مفتی امداداللہ انور	130
معارف الاحادیث	مولانا مفتی امداداللہ انور	800

کتاب	ترجمہ	مصنف	مترجم	قیمت
ترجمہ قرآن پاک	=		امداداللہ انور	
اکابر کی تمنائیں	المتمنين	ابن ابی الدنیاؒ	امداداللہ انور	72
امتوں پر عذاب الٰہی کے واقعات	العقوبات	ابن ابی الدنیاؒ	امداداللہ انور	100
بادشاہوں کے واقعات	الشفاء	امام ابن جوزیؒ	امداداللہ انور	100
تیسیر المنطق		مولانا عبداللہؒ	امداداللہ انور	20
تفسیر ابن عباسؓ	صحيفه علی بن ابی طلحه	علی بن ابی طلحہؒ	امداداللہ انور	360
تفسیر عائشۃ الصدیقہؓ	مرويات ام المؤمنين	دکتور سعود	امداداللہ انور	400
عبادت سے ولایت تک	بداية الهدايه	امام غزالیؒ	امداداللہ انور	80
علم پر عمل کے تقاضے	اقتضاء العلم العمل	خطیب بغدادیؒ	امداداللہ انور	80

کتاب	عربی	مؤلف	اصلاح وتزئین	قیمت
فضائل شکر	الشکر للہ عزوجل	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور	80
فضائل شہادت	ابواب السعادۃ	علامہ سیوطیؒ	امداد اللہ انور	72
فضائل صبر	الصبر والثواب علیہ	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور	80
فضائل غربت	الجوع	ابن ابی الدنیاؒ	امداد اللہ انور	92
مشاہیر علماء اسلام	مشاہیر علماء الامصار	امام ابن حبانؒ	امداد اللہ انور	

دیگر علماء کے مطبوعہ تراجم

کتاب	عربی	مترجم یا مؤلف	اصلاح وتزئین	قیمت
حل قال بعض الناس	بعض الناس	؟ / عبد المجید انورؒ	امداد اللہ انور	60
خواص القرآن الکریم	الدر النظیم	امام یافعیؒ / ؟	امداد اللہ انور	120
سائنس علوم	حدائق الانوار	امام رازی / احمد بخشؒ	امداد اللہ انور	140
سیلاب مغفرت	کتاب التوابین	ابن قدامہؒ / ریاض صادق	امداد اللہ انور	116
الصرف الجمیل		مولانا ریاض صادق	امداد اللہ انور	100
صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے	فتوح الشام	امام واقدی / شبیر احمدؒ	امداد اللہ انور	150
قبر کے عبرتناک مناظر	شرح الصدور	امام سیوطیؒ / محمد عیسیٰؒ	امداد اللہ انور	120
کرامات اولیاء	روض الریاحین	امام یافعیؒ / جعفر علیؒ	امداد اللہ انور	120
محبوب کا حسن و جمال		محمد سلیمان منصور پوریؒ	امداد اللہ انور	100
معجزات رسول اکرمؐ	الکلام المبین	مفتی عنایت احمدؒ	امداد اللہ انور	140
نفیس پھول	صید الخاطر	ابن جوزیؒ / عبد المجید انور	امداد اللہ انور	140

دیگر علماء کے غیر مطبوعہ تراجم

کتاب	مصنف	مترجم	تسہیل وتزئین	قیمت
آثار السنن	محمد بن علی شوق نیمویؒ	فضل الرحمن دھرم کوٹی	امداد اللہ انور	240
الادب المفرد	امام بخاریؒ	مولانا ریاض صادق	امداد اللہ انور	200
سنن دارمی	امام دارمیؒ		امداد اللہ انور	300
ہدیہ درود وسلام	یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ	مفتی ابو سالم زکریا	امداد اللہ انور	160